

قَالَتِ الْأَعْرَابُ لَمَّا قَالَتْ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِمَّا أُنذِرْتُمْ ۖ قَالُوا كَذَّابٌ مُدْعًى ۚ فَأُولَٰئِكَ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۚ

# جماعت المسلمین

## قرآن و سنت کی عکالت میں



تالیف  
شیخ ذکاء الرحمن

پیشرو

مؤلفانہ  
محمد امین  
مولانا محمد یوسف

حلیہ  
حلیہ

مکتبہ صراط مستقیم



جہانگیر شاہ

## Final Results

پسند فرمود  
علاء الدین محمد بن  
محمد بن حسین بن  
علاء الدین محمد بن

الحبيب

Figure 1



## فہرست مضامین

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
۷	۱۔ اجماع	۱
۸	۲۔ اہم لغت	۲
۹	۳۔ احتساب	۳
۱۰	۴۔ تخریج : حضرت مولانا فرخ سلف مولانا مولوی رحمہ اللہ صاحب	۴
۱۱	۵۔ تخریج : حضرت مولانا امین اکبری صاحب	۵
۱۳	۶۔ تخریج : حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب	۶
۱۵	۷۔ قصیدہ	۷
۱۷	۸۔ عقود	۸
۱۹	۹۔ دعوتِ مسلمین کی اصل حقیقت	۹
۲۶	۱۰۔ دارالام سلمہ کی کھلی جہاد سے کام لیں؟	۱۰
۴۹	۱۱۔ کیا اللہ نے دارالام سلمہ کو کھلا ہے؟	۱۱
۲۷	۱۲۔ مسلم کے خلاف دہشت گردانہ کارروائی	۱۲
۳۱	۱۳۔ مسلم کون؟	۱۳
۳۳	۱۴۔ سرسبز مقام	۱۴
۳۶	۱۵۔ بانی فرقہ سید احمد علی - شیخ - سی - اعلیٰ صاحب	۱۵
۳۶	۱۶۔ خلیفہ اہل بیت	۱۶

## جملہ حقوق محفوظ ہیں

### ملے کے پتے

۱۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی	۲۔ کتبہ لورسٹون کی جامع مسجد کراچی کی لکھائی
۳۔ نیا ایڈیشن کراچی ۱۹۸۴/۱۹۸۵ء	۴۔ نیا ایڈیشن کراچی ۱۹۸۴/۱۹۸۵ء
۵۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی	۶۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی
۷۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی	۸۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی
۹۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی	۱۰۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی
۱۱۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی	۱۲۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی
۱۳۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی	۱۴۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی
۱۵۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی	۱۶۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی
۱۷۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی	۱۸۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی
۱۹۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی	۲۰۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی
۲۱۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی	۲۲۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی
۲۳۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی	۲۴۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی
۲۵۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی	۲۶۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی
۲۷۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی	۲۸۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی
۲۹۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی	۳۰۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی
۳۱۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی	۳۲۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی
۳۳۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی	۳۴۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی
۳۵۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی	۳۶۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی
۳۷۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی	۳۸۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی
۳۹۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی	۴۰۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی
۴۱۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی	۴۲۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی
۴۳۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی	۴۴۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی
۴۵۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی	۴۶۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی
۴۷۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی	۴۸۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی
۴۹۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی	۵۰۔ کتبہ طبعیہ مسجد جامعہ کراچی



نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۱۹	مسلم کا معنی	۳۷
۲۰	جمہوریت کی اہمیت	۴۱
۲۱	مذہب ایک اور دھرم کی طور پر بحث	۴۱
۲۲	"نظام جماعت المسلمین" والی صورت میں مسعود کا نظریہ اصلاح	۴۳
۲۳	موصوف کی ایک اور خیانت "کامیابی کیلئے تفریق" کا نام	۵۳
۲۴	"اصناف" کے مطلب میں	
۲۵	ایک اور خیانت - فرقہ "میں" مسعود کی مراد ہے، نہ خدا ہے	۵۶
۲۶	"تفریق تفریق" کا نام، ایک اہم بات	۵۹
۲۷	موصوف کا غیر اسلامی اثر اور موت	۶۰
۲۸	"نظام جماعت المسلمین" سے کیا مراد ہے	۶۲
۲۹	فیصلہ	۶۳
۳۰	مسعود احمد کی طاعتیں	۶۴
۳۱	مسعودی فرقہ کا قرآن کریم کیا ہے؟ عربی زبان میں	۶۶
۳۲	مسعودی فرقہ کا اعلان مبارک کیا ہے؟ عربی زبان میں	۶۸
۳۳	مسعودی فرقہ اور اصلاح امت	۷۰
۳۴	مسعود احمد صاحب کی اصلاح کے بارے میں نظریہ	۷۱
۳۵	انکشافی کی کرامت کا تصور	۷۳
۳۶	اسلام اعظم اور خلیفہ	۷۵

نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۳۷	مسعود احمد کی - انیس - کی کی بات	۷۶
۳۸	مسعود کا نظریہ اصلاح اور امت مسلمہ کو مرکز	۷۷
۳۹	موصوف کی اصلاحی بات کیلئے بحث کو فرض قرار دینا	۸۲
۴۰	موصوف کی تحریف "تسلیم الاسلام" کا نام	۸۵
۴۱	فرقہ "جماعت المسلمین" کے نام کا نام	۱۰۰
۴۲	حقید نمبر ۱ حقید کے حلق	۱۰۱
۴۳	حقید نمبر ۲ فرقہ بندی کے حلق	۱۳۸
۴۴	حقید نمبر ۳ انقلاب امت کے حلق	۱۴۲
۴۵	حقید نمبر ۴ اصلاح کا نام	۱۵۳
۴۶	حقید نمبر ۵ اعتقاد کا نام	۱۵۵
۴۷	حقید نمبر ۶ عقیدوں کا نام	۱۵۷
۴۸	حقید نمبر ۷ حق کا نام	۱۵۸
۴۹	حقید نمبر ۸ حق "خدا کا نام" کا نام	۱۶۱
۵۰	حقید نمبر ۹ "خدا کا نام" کا نام کے نام کی کیلئے بات	۱۶۳
۵۱	حقید نمبر ۱۰ ایمان کا نام	۱۶۶
۵۲	حقید نمبر ۱۱ دلیل کا نام	۱۶۹
۵۳	مسعودی فرقہ کے ناموں کے نام	۱۷۴
۵۴	"مسعودی فرقہ" کا نام	۱۷۴



### ”انتخاب“

جس وقت یہ کتاب تصنیف کی جا رہی تھی اس وقت سابق امیر فرقہ  
جماعت المسلمین تھے اسی لئے کتاب میں ان کو ہی مخاطب کیا گیا ہے  
اب چونکہ ان کا انتقال ہو چکا ہے لہذا موجودہ امیر فرقہ اپنے آپ کو مخاطب  
کھینچیں۔

از مصنف

### باسمہ تعالیٰ

نام کتاب	_____	جماعت المسلمین
تصنیف	_____	قرن وسنت کی عدالت میں
طہامت اول	_____	مفتی سید اکرام الرحمن
تعداد	_____	۱۳۸۷ھ
قیمت	_____	ایک ہزار
طہامت ثانی	_____	125 روپے
	_____	۲۰۰۶ء



اہم نوٹ

اس کتاب کے آخر میں ضمیمہ کے طور پر اسی موضوع سے متعلق

مولانا محمد امین صفدر اکاٹوی صاحب کے دو اہم مفید رسائل بھی

شائع کیئے گئے ہیں

انتساب

بسمہ تعالیٰ

خاکہ اپنی اس محنت کو

سید الکونین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے

نام سے منسوب کرنا اپنی سعادت سمجھتا ہے

کیونکہ اس محنت میں بالکل جانے والی تمام چیزیں اس ذات کا

استحقاق ہونے کا ہی ثبوت ہے۔

سید اکرم الرحمن



تقریر

احمد انور علی صاحب

لاہور

میرزا محمد علی صاحب کی تقریر کے اہم نکات کی روشنی میں لکھی گئی ہے۔ یہ تقریر اسلامی احکام کی روشنی میں لکھی گئی ہے۔ اس میں مذکور ہے کہ قرآن مجید میں مذکور ہے کہ "وَلَا تَجْعَلُوا دِينَكُمْ سُلُوكًا" (اور تم اپنے دین کو اپنا سلیقہ نہ بنانا)۔ اس کا مطلب ہے کہ دین کو اپنا سلیقہ نہ بنانا بلکہ اس کو اپنا اصول بنانا۔

اس تقریر میں مذکور ہے کہ قرآن مجید میں مذکور ہے کہ "وَلَا تَجْعَلُوا دِينَكُمْ سُلُوكًا" (اور تم اپنے دین کو اپنا سلیقہ نہ بنانا)۔ اس کا مطلب ہے کہ دین کو اپنا سلیقہ نہ بنانا بلکہ اس کو اپنا اصول بنانا۔

بسم



تقریر

مناظر اسلام

حضرت مولانا محمد امین صفدر لودکانوی صاحب

باسمہ تعالیٰ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ابواب

اسلام ایک کامل عمل اور یہ عمل دین ہے۔ یہی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ کے رسولین و دین اسلام کے پہلے کار ہیں۔ صرف اللہ صرف اللہ ہی ہے جو دین ہمیں ابلاغ امت پہنچاؤں، مومن نبی کا دین مومن ہی واسطے ہم تک پہنچا گیا اس لئے وہ اللہ کے لئے جنت کا درجہ ہے اور جن فرائض مسائل میں آخر بہتے ہیں ان کا انکار ہوا تو اللہ کے لئے رستہ دیا ہے لیکن ہم پر لازم ہے کہ جس طرح ملت انتہائی قراءت میں ہم اسی قراءت پر عمارت کرتے ہیں جو یہاں ملتا ہے۔ حوازیہ قراءتیں لکھیں ہیں۔ یہ بھی اسی غائب کے مطابق سنت نبوی پر عمل کیا جائے گا جو یہاں ملتا ہے۔ حوازیہ جب سے دور ہوتا ہے میں مسلمانوں میں ملت اسلامی کی مدد ہے اور اپنی خود رائی اور غرض پر عمل پائری اور عمل



1. *Journal of the American Medical Association*, 1997; 277: 1033-1038.



1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 2679, 26

1. *Chlorophyll a* and *Chlorophyll b* contents were determined by spectrophotometry using the method of Lichtenthaler and Whistler (1987).

[illegible][illegible]

**WILEY**

1999







مقدمہ

ہم قرطبیؒ اور ابن کثیرؒ ہیں جس نے اسان دینی کو پورا قرآن اور رسولوں کو دینی پر اپنا غلیل بنا کر دیکھا تاکہ وہ امت کی راہنمائی کر سکیں اور صلوات سلام ہو سید المرسلینؐ جو صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

الحمد

اللہ جبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

لَا تَمْنُنْ لِلَّذِينَ لَدُنْكَ وَالْكُفْرَ وَالْكَافِرِينَ

(سورہ حجر آیت ۷۶)

یعنی ہم نے یہ قرآن نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔  
 تو اس دین کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لوہ لیا کئی بھی اس دین میں تحریف و رد و بدل نہیں کر سکتا ہے اور ہر کئی کو مشغول کرنا ہے تو اللہ جبارک و تعالیٰ اپنے ایک بندوں کو اس بات کی فطرت دیتے ہیں کہ وہ تمام ظلم ہاتھ اور طاقت کو لوٹا ارباب سے لطف ثابت کر دیتے ہیں اور لوٹا ارباب یہ ہیں (۱) کتاب اللہ (۲) سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۳) افعال (۴) قیاس و اجتہاد۔

اور الحمد للہ ہمارا مقصد ہے کہ ہر چیز ان چار لوٹ پر اترے گی وہ کمال ہوگی جیسا کہ "دکھ" کی مثال نے لکھے اللہ پاک نے فرمایا "وَلَوْ كُنَّا كَمَا زُكِّرُوا" کہ دکھ کہ لکھ دکھ کا طریقہ میں بتاؤ کہ طریقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا اور اب یہ کہ دکھ میں صحیح کہتے چمکتے ہیں یا انکار؟

انکار (کہتے چمکتے) ہے امت کے علماء حق کا افعال ہو گیا پھر اس کے بعد یہ کہ فکر کسی نے صحیح نہیں چمکتے تو نواز ہوگی یا نہیں تو قیاس نے ثابت کر دیا کہ نواز ہو جائے گی کیونکہ صحیح سنت ہے اور سنت کو ترک کرنے سے نواز میں غلطی لازم نہیں آتی البتہ اس کو ایک سنت کے ثواب سے محروم ہوتا چاہے صرف قرآن و حدیث کا انکار ہی نہیں۔ بلکہ صحیح سنت کے مطابق اس پر عمل بھی ضروری ہے۔ چنانچہ بعض لوگوں نے بے گروہ فرقوں کے نام اس طریقے سے رکھنے کا اہتمام کیا جیسا کہ اکثریت جانتے تھے اور کسی کا نام ابراہیم رکھتے تھے کسی کا نام اسماعیل تو اس نام رکھنے سے ان کا حق ہوتا ثابت نہیں ہوگا۔ اسی طریقے سے بے گروہ فرقے اپنے نام قرآن و حدیث پر رکھتے ہیں جیسا کہ اہل قرآن اہل حدیث اور ایک یا گروہ فرقہ لگا جو کہ قرآن کی کتب سے اپنی جماعت مراد لیتا ہے اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اپنی جماعت مراد لیتا ہے۔ اور یہ ثابت کرتا ہے کہ ہمارا نام قرآن و حدیث سے ثابت ہے قضا ہم صحیح ہیں۔ یہ صرف لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے ہے اس کی مثال باطل الکی ہی ہے کہ خنزیر (سورہ کا نام بکری رکھنے سے نہ تو خنزیر بکری بن سکتا ہے اور نہ ہی وہ حلال ہو سکتا ہے بلکہ وہ حرام محض اور نفس مبین ہی رہے گا۔

القول والذنب المتواضع



## ”جماعت المسلمین کی اصل حقیقت“

صَلُّوْا وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ  
اَللّٰہُمَّ

میں اس سلسلے میں قریباً ”صوبہ“ پر بحث اختتام پر ضرور کی ہے۔ کہ  
مکہ بھی حسبہ و اختصار پر کلامی ثبوت داخل میں قبائی بلکہ اختلاف  
آزادی و سبب جاری تک۔ ”ازمانہ دلیہ میں ۳۲

میں لکھتے ہیں

”مگر کئی دعوادہ پر اجماع مسندت وراثت کا دوا تو دینی شخص ہو گا اور  
آزادی و سبب (خیر مصلحت) کو ثابت کرے ہے اور ایک خاص مذہب  
(اخلاقی) پر جو آپ رسول سے چلا کر آیا ہے غما ہوا ہے۔“

(ازمانہ دلیہ میں ۳۲)

ایک اور مقام پر آپ لکھتے ہیں۔

”جو کراچی مذہب اور سبب و سبب (اخلاقی و فطری) سے پیدا  
ہوا تو اس مذہب سے ہے۔“

(ازمانہ دلیہ میں ۳۰)

پھر لکھتے ہیں۔

”یہ لوگ (خیر مصلحت) سبب دینی میں دینی آزادی رکھتے ہیں جس کا  
انتشار بار بار انگریزی سرکار سے جاری ہوا ہے خصوصاً ویدار دلی سے جو  
سبب و سبب کا سہارا ہے۔ جو دماغی و سماجی دو ٹھنڈو مذہب  
میں سبب تک کہتے دیتے ہیں جو ظاہر حال میں اس بات پر کہ دینی اس  
طریقے کی توجہ مذہب خاص سے آزاد ہیں اور میں ضرور دماغی مذہب  
اس سماج کی طرف سے حتمی مذہب کے لئے گئے ہیں وہ سبب  
آزاد رہ چکے ہیں کہ ہم مذہب خاص کے عقیدہ و عقیدہ ہیں۔ ہم پر  
تواریک و دینی فرض و واجب ہے۔ آزادی مذہب سے کہہ واسطہ  
نہیں یہ آزادی سرکار وراثت کو یا اس کو جو اس حکومت میں اختیار اپنی  
آزادی مذہب خاص کا کہتے ہیں مذہب کو سبب ابائی کرنا چاہتے کہ  
دینی سرکار (انگریزی) کا دوا ہو کہ کسی توجہ مذہب (اخلاقی) میں اس پر

برادران اسلام ہے ایک تاریخی حقیقت ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں اسلام  
لانے اور اسلام پھیلانے کا سوا صرف اور صرف اہلسنت و اہلجماعت کے سر  
چہ۔ انھوں نے کافروں نے حق کی دعوت پر اسلام قبول کیا۔ وہ بھی اہل سنت  
مسلمان ہی کہلاتے اور تقریباً ”ایک ہزار سال اس ملک میں اسلامی حکومت  
قائم رہی اور کتاب و سنت پر مبنی فقہ حنفی اس ملک کا جائز مذہب اس کے بعد  
یہاں انگریز حکومت قائم ہوئی یہاں کے سبب دینی مسلمان ایک مذہب حنفی  
کے پابند تھے نہ یہاں اختلاف تھا نہ فرقہ پرستی کا نام و نشان تھا نہ وکندہ  
نے مسلمانوں کے اس عقیدہ و اعتقاد کو ہٹا کر ختم کرنے کیلئے آزادی مذہب  
(تخلیہ سے آزادی) کا اشتہار دیا جو وکندہ کی سطر ہوئی کے موقع پر تحسین  
کیا گیا۔

حکومت برطانیہ کی فراموشی کیلئے بلکہ لوگ پابندی مذہب حنفی سے آزاد ہو  
کر غیر مسلم ہیں گئے چنانچہ مذہب صوبہ صوبہ میں خیر مصلحت لکھتے ہیں۔

”قریباً ہزار ہوں کو ایک آزادی مذہب (خیر مصلحت) میں اس کو حق  
دین ہے جو خاص مقام آزادی مذہب کا ہے۔“







انزال ہے وہاں فرق بدی کے خلاف کہتے ہیں لیکن غت سے فرستے بدلتے  
رہتے ہیں۔ مسلمانوں کو کہتے ہیں کہ اگر نے اختلاف کیا۔ حالانکہ اس تک  
میں سب غلطی تھے یہاں شافعی یا کسی عقلی اختلاف کا دعویٰ نہ تھا۔ اس تک  
میں غیر سنیوں اختلاف کی برائیاں یہاں کہتے اور خود اس تک میں سے سے  
اختلاف پیدا کرتے۔

پروفیسر محمد مبارک غیر مسلم شاکر مولوی عطاء اللہ ضیف بمبئی والی غیر  
مسلم تھے ہیں۔

”ابوہدیہ فرما ابوہدیس کی ایسا مہل ہو جس کی حالت کے بعد کچھ  
دیکھ کر مہل کی حالت میں کہ کچھ ہو رہے تھے یہ اور چیز کی  
دیکھ کر حالت کے دیکھ کر اول کہنے کا ضرورت نہ تھی“

(عطاء اللہ اور کچھ پوری ص ۸۰)

ابن مسعود فرماتے ہیں یہ بات مداح مدفن کی طرح واضح ہو گئی کہ پاک و پیر  
میں مسلمانوں میں اختلاف و اختلاف کا باعث غیر مصلحت ہی تھی۔ فرقہ بندی اور  
فتن سے اختلافات ترک تھیو کے درخت کے ہی کاٹے ہیں۔ بہت سے  
ساری خاموشی کو عمل ابھرنے کے پردے کے نیچے چھپا کر ”ہاشمی کے وفات  
کاٹنے کے اور دکھانے کے اور ”کی مثال کو چمکا دیا جاتا ہے۔

فرقہ دو فرقہ دو فرقہ مسعودیہ

یہ آپ بیان کرتے ہیں کہ غلہ و کنواری کے اشتہار مذہب آؤدوی کی بناء پر  
فرقہ غیر مسلم پیدا ہوا جس کا مشن یہ تھا کہ ”مکریز سے جملہ حرام اور

مسلمانوں میں تفرقہ پانی ”اختلاف و اختلاف پھیلانا فرض۔“ اس فرقہ سے  
ایک اور فرقہ پیدا ہوا جس کا نام ”فرقہ ابوہدیس“ تھا اس کا مقصد بھی آپ  
چھوٹے تھے ہیں۔ اس فرقہ میں ایک شخص ”مسعود ابوہدیس“ تھا جس نے ابوہدیس  
ہوتے ہوئے کتب ”مناش حق“ لکھی تھے جماعت ابوہدیس کراچی نے شائع  
کیا۔ ایک رسالہ ”تحقیق فی جواب التحیید“ لکھا اسے بھی جماعت فرما  
ابوہدیس نے شائع کیا۔ مسعود ابوہدیس عالم نہیں ہے مگر جماعت فرما  
ابوہدیس نے اس کی سمت عزت افزائی کی۔ کچھ مشہور ہے کہ ”قریبوں کو  
دیکھ کر قریبوں تک پکڑتا ہے“ جماعت فرما ابوہدیس میں سلسلہ نارت تھا  
مسعود ابوہدیس کامل بھی ابھرے کچھ لکھنا نہیں چاہتے تھے لیکن فرقہ جماعت  
فرما ابوہدیس میں رہتے ہوئے یہ شوق چہرا ہوا حال تھا اسلئے انہوں نے  
فرقہ فرما ابوہدیس میں ایک عقلی شرح بنائی اس فرقہ کا نام ”جماعت المسلمین  
(ابوہدیس)“ رکھا تقریباً ”دس سال فرقہ عقلی شرح کی حیثیت سے رکھا جس  
کے بعد سے پہلے کہ ۱۳۳۵ھ میں جماعت فرما ابوہدیس سے بغاوت کر کے  
اس فرقہ دو فرقہ دو فرقہ کو ”جماعت المسلمین“ کہنے لگے۔ موصوف مسعود  
ابوہدیس نے حدیث میں اپنی جماعت کی بنیاد رکھی تھی جس کا نام ”جماعت  
المسلمین (ابوہدیس)“ رکھا تھا دوسری دفعہ ابوہدیس سے باطل کثرت کہ حدیث  
میں اپنی جماعت کی بناء بنیاد رکھی۔

چنانچہ موصوف فرماتے ہیں۔



”ہم نے جماعت کی بنیاد ۱۹۳۳ء میں ڈالی تھی اور یہ کہ ہمارا اس جماعت سے تعلق ہے حالانکہ یہ الزام ہے وہ جماعت ختم ہو چکی ہے ہمارا اس جماعت سے کوئی تعلق نہیں وہ ایک فرقہ کی ذیلی جماعت تھی اور اب ہم فرقہ واریت سے اجنب ہو کر مسلم ہو چکے ہیں۔“

(جماعت المسلمین کے حقیقی ائمہ فقیہ مسعود امیر عہدہ جماعت المسلمین کی کہانی)

ایک دوسرے مقام پر مسعود امیر لکھتا ہے۔

”مسلحہ قتل کا اثر ہے کہ ہم مسعود میں ائمہ غازی کی بنیاد ڈالی ہوئی جماعت میں شامل ہو گئے۔“

(دراور ماہیت)

اس جماعت کی بنیاد موصوف نے مسعود میں رکھی لیکن موصوف کا یہ دعویٰ ہے کہ ان کی جماعت کی بنیاد ائمہ غازی نے رکھی ہے اب یہ بات موصوف کو کیسے معلوم ہوئی؟ تو موصوف ہی کے ذمہ اسکی وضاحت کرنا ہے۔ وہی جانیں گے کہ ائمہ غازی نے ان کی جماعت کی بنیاد کس طرح رکھی؟ البتہ اس بات سے ان کی جماعت کا ”مفرقہ الجہودہ“ ہونا ثابت ہو گیا ہے کیونکہ اگر یہ جماعت پہلے سے پہلی آدمی ہے تو پھر موصوف کو اسکی بنیاد رکھنے کی قطعاً ضرورت نہ تھی۔ موصوف یہ بھی وضاحت فرمائیں کہ جس طرح کی ”جماعت المسلمین“ نام کی جماعت انہوں نے بنائی ہے اس طرح کی جماعتیں کس کس عہدہ میں بنائی گئی ہیں اور کتنے جاننے والے کون تھے؟ اور اگر موصوف کی یہ جماعت پہلے سے پہلی آدمی ہے تو موصوف سے پہلے اس

جماعت کے امیر کون تھے؟ یہ بات معلوم ہے کہ بی بی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفائے راشدین کی خلافت کو لوگوں نے خلافت راشدہ کے نام سے جانا پھر ابو موسیٰ آئے اور ابو موسیٰ کے بعد ابو عباس میں خلافت قائم رہی اور خلافت کا یہ سلسلہ ترکوں کی حکومت تک قائم رہا یہاں تک کہ اس خلافت کا خاتمہ ایک ترک لیڈر ”آنا ترک کمل پاشا“ نے کر دیا ان خلفاء کو لوگ امیر المومنین کے نام سے ضرور یاد کیا کرتے تھے لیکن ان میں سے کسی بھی خلیفہ کو ”جماعت المسلمین“ کے نام سے ترجیح کسی نے یاد نہیں کیا۔ اور نہ ”جماعت المسلمین“ نام کی جماعت سے کوئی واقف ہوا البتہ ہر دور کے مسلمین کی امارت کو مسلمین کی امارت ہی کہا گیا ہے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ”جماعت المسلمین“ کے نام سے یا ”المسلمین“ کے نام سے موسم کیا۔ ”جماعت المسلمین“ اس لفظ سے کہا گیا کہ وہ مسلمین کی امارت یا حکومت ہے نہ اس لئے کہ یہ لفظ عام دیکھ کر کچھ اشتباہ ہوئے لیکن صرف ”جماعت المسلمین“ کے نام سے مسلمین کی کوئی امارت یا اسلامی حکومت میں ”جماعت المسلمین“ نام کی کوئی جماعت ترجیح تک متعارف نہ ہو چکی اور جب موصوف دنیا میں نمودار پڑے ہوئے قزاقوں نے پہلی بار اس حدیث سے اشتباہ لکھ کر دیا ہے ”جماعت المسلمین“ کو بطور نام کے اختیار کیا اور نام ہی انہوں نے لکھا اس طرح دیکھا کہ دوسرے نام ان کے نزدیک ناقابل برداشت ٹھہرے اور انہوں نے اپنے ناموں کو غلط اور غیر اسلامی قرار دیا۔

سیدنا محمد بن عبد اللہ







ہوتی ہے یہ حدیث چونکہ موصوف کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے لہذا انہوں نے اس حدیث کا جو حشر کیا ہے وہ انہی کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں۔

”حکم رسول۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ہدایت کی راہ دکھائی وہ اہل دین میں سے ہے ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ وہ نماز پڑھے اور روزے رکھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگرچہ وہ نماز پڑھے اور روزے رکھے اگرچہ وہ“

”فأما بعد فقد علمت ما كنتم تعملون المؤمنین ہاں اللہ“

لہذا مسلمانوں کو ان ہی کتاب کے ساتھ ہمارے اہل کتاب سے اللہ تعالیٰ نے جس نے تمہارا نام سبکیں رکھا ہے پکارا ہے جتنی مؤمنین اللہ کے ساتھ۔

”وہو خیر فی جواب“ (مجلد ۱ ص ۱۰۰)  
 اللہ اللہ اب کتاب تک دیکھنے کی اجازت میں تو ہم دیکھ جائے  
 ہو سکتا ہے جس امر کی کوئی نہ ہم دیکھ اور ہم اس پر غور کریں  
 کہہ رہے ہیں۔ ”فأما بعد“ اب کو موصوف مسلم کے لیے پکارا نہیں۔“  
 (حدیث نام صرف ایک شخص مسلم ص ۵)

تو اس کا جواب یہ ہے کہ مسعود صاحب پر غور کی کیا بات صلی اللہ علیہ وسلم نے ہے ”چند طاہر است و ذلک کہ دوست چار لغ و بارو“ انہوں نے یہ ترجمہ اللہ کا خوف دل سے لال کر لیا ہے ایک معمولی عمل جاننے والا شخص بھی یہ کہہ سکتا ہے کہ مسلمان ”مؤمنین“ مہدائے حقیق ہیں ہم ”مسلمان“ کے بعد آتے ہیں۔ اگر ہم ہیں تو حقیق ہم ہیں اگر کتاب ہیں تو حقیق کا ایک ہی حکم ہے مگر مسعود صاحب نے بڑی احمالی اور دھڑلے سے مسلمانوں کو نام اور مؤمنین

اور مہدائے کو کتاب پکارا ہے تاکہ انہیں کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ مسلمان نام سے ”مہدائے مسلمان“ پکارتے ہیں تو مؤمن نام سے ”مہدائے المؤمنین“ کہیں نہیں جانتے مہدائے نام سے ”مہدائے مہدائے“ قائم نہیں کرتے؟ چنانچہ ہم صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ مؤمنین اور مہدائے بھی اللہ تعالیٰ ہی کے رکھے ہوئے نام ہیں۔

مسعود صاحب میں یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ آئی ہے۔

”فأما بعد المؤمنین ہاں ما كنتم تعملون اللہ عزوجل المؤمنین المؤمنین مہدائے عزوجل“

(مسعود صاحب نمبر ۳۰۳۰ ص ۲۰۳۰ ج ۱ ص ۲۰۳۰)

ترجمہ : ”جس تم مسلمانوں کو ان کے ان ناموں کے ساتھ پکارو کہ ہم اللہ عزوجل نے ان کے رکھے ہیں یعنی ”مسلمان“ ”مؤمنین“ ”مہدائے“ اس حدیث میں موصوف کی حد تکمیل نہیں ملتی جتنی ہم انہوں نے لوہ والی روایت میں کی تھی بلکہ یہ روایت موصوف کی تکمیل کا بھڑا چور ہے یہ پورنٹی ہے اس حدیث نے لوہ والی حدیث کی چوری طرح وضاحت کھائی ہے اور اس سے ثابت ہو گیا کہ موصوف نے ترجمہ میں غلطی کی ہے اس حدیث میں مسلمانوں کے لیے مسیح کا میزہ اسلام (امت سے نام) استعمال ہوا ہے جس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے بعد سے نام ہیں۔

اس سلسلہ کی ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

”ولكن نسوا باسم اللہ الذي سماكم مہدائے المؤمنین المؤمنین“

(مسعود صاحب ص ۳۳۳ ج ۵ دہل لائبریری دہلی ص ۳۳۳ ج ۵ ص ۳۳۳)



صحف عبد الرزاق ص ۳۳۱ ج ۲، قال الشیخ دود احمد درجہ ثقات رجال  
الحجۃ علی بن اخی السنلی و حشک دود احمد البرلی باقتدار مجمع الزوائد ص  
نمبر ۳۷ ج ۲)

ترجمہ : "اور لیکن نام رکھو تم اللہ کے (رکھے ہوئے) نام کے موافق  
اس نے نام رکھے تھو اسے مہلول، 'مسلمین' 'مؤمنین'۔"

اگر موصول کی طرح اس حدیث کا ترجمہ کیا جائے تو پھر مہلول نام  
فہرست کا اور اور مسلمین 'مؤمنین' القاصد یہی ظاہر ہوا کہ مسلمین کی  
طرح مؤمنین 'مہلول' بھی مسلمین کے نام ہیں۔

ایک اور حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ارکان اسلام پر عمل پیرا ہونے والے کو "مسلم" اور ایمانیت کے واسطے  
والے کو "مسلمین" اور ایمانی کو اعتقاد کرنے والے کو "مسلمین" قرار دیا۔

(دود احمد البرلی فی التکریر درجہ ثقاتی مجمع الزوائد ص ۳۷۰ ج ۲)  
گویا اس حدیث سے "مسلمین" نام بھی ثابت ہو گیا۔

جواب فیضانِ حق ج ۲، بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس میں ہلکا سے  
پہنچا۔

وَلَوْ كُنْ لِسَمِ الْأَنْصِلُو كُنْتُمْ تَسْمُونَ بِهَامٍ مَا كُنْ لَقَدْ ؟ قَالَ بَلِ سَمَاءُ لَقَدْ  
(حجی ابغدری کتاب المتقاب 'مناقب انصار)

ترجمہ : "انصار نام آپ حضرات نے خود ہی اپنے لئے رکھا ہے یا یہ  
نام اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے؟" جواب اس میں ہلکا نے فرمایا بلکہ اللہ نے رکھا  
ہے۔ "قرآن کریم کے مصاد سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ

کریم کو انصار اور مسابریجی جیسے ناموں سے یاد کیا ہے گویا یہ نام اللہ عزوجل  
نے ہی رکھے ہیں جیسا کہ ملاحظہ فرمائیں۔

وَالْمُتَّقُونَ الْأُولَآءِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصِلُو

(سورۃ التوبہ آیت نمبر ۱۰۰)

ایک حدیث میں "ضیف" نام بھی آیا ہے۔

(صحف ابن ابی شیبہ ص ۳۱۰ ج ۲، کتاب الاموال النبی)

ابن شیبہ وکیل الاموالی حجۃ الاسلام سورۃ ص ۳۱۰ ج ۲)

## مسلم کون؟

مسعود صاحب اور ابن کی جماعت اپنے آپ کو تو اپنے دود احمد سے  
مسلم کہتے ہیں اور اپنے علماء کسی اور کو مسلم مانتے کیلئے چار نہیں جانتے اس  
سلسلہ میں انہوں نے اپنے کلچر اور استعماریوں، یورپوں وغیرہ میں ہر جگہ  
اپنے آپ کو مسلمین شریک بلکہ حکومت پاکستان سے اپنی جماعت کو وہ مرجع  
دعویٰ بھی کرایا ہے (واضح رہے کہ ڈاکٹروں نے بھی یہ کہ غم نبوت کے منکر  
اور سحر انگیزی) کو نبی مانتے ہیں اپنی جماعت کو مسلم کے نام سے دعویٰ  
کرایا جس سے کسی جماعت کے دعویٰ ہونے کی حیثیت بھی واضح ہو جاتی  
ہے) اس لئے اب وہ اپنے علماء کسی اور کو مسلم مانتے کیلئے باطل چار نہیں  
ہیں ان کے نزدیک مسلم صرف وہی ہے جو کہ ابن کی جماعت میں شامل ہو  
کر امام جماعت المسلمین (مسعود احمد) کے ہاتھ پر بیعت کرے اس کے علماء



پاسے کوئی ناکہ اپنے آپ کو مسلم کہتا رہے لیکن "میں امت المسلمین" کے نزدیک وہ مسلم نہیں ہے بلکہ ایمانیت کے معاملہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلم وہی ہے کہ جس میں مسلم دانی مطلق موجود ہوں چنانچہ اہل بیت باگشت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ بَيْتَنَا وَاتَّكَى حَائِطَكَ الْمُسْلِمُ الْغَنَى لَهُ نَسَبُهُ  
الْقُدْرَةُ وَسُوءُ لَوْلَا نَظَرُوا الْقُدْرَةَ لَمْ يَسْمُ"

(بخاری، مشکوٰۃ، سنن نسائی، ج ۲)

ترجمہ : "جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور (نماز میں) ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرے اور ہمارے رخ کیے ہوئے ہمارے گناہوں کو کھائے تو وہ مسلم ہے جو اللہ اور اس کے رسول کے عہد دلائل میں ہے تو تم اللہ کے عہد دلائل میں خیانت نہ کرو۔" (معلوم ہوا کہ جو شخص مسلم کے مسلم ہونے کا انکار کرے وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں خیانت کرے گا)۔

جناب حمید غوثیؒ بیان کرتے ہیں کہ جناب یحییٰ بن سبطان نے جناب اہل بیت باگشت سے سوال کیا کہ اسے ابو حنیفہ کو کسی چیز ہفتہ کے خون لود ہل کو حرام کہتی ہے؟ انہوں نے ارشاد فرمایا

"مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَقْبَلَ بَيْتَنَا وَاتَّكَى حَائِطَكَ الْمُسْلِمُ لَمْ يَلْزَمْهُمُ وَلَا عَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُسْلِمِ"

(بخاری، کتاب السنۃ باب فضل استقبال القبۃ)

ترجمہ : "جو شخص اس بات کی شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود

نہیں اور ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرے اور ہماری طرح نماز پڑھے اور ہمارا رخ کھائے تو وہ مسلم ہے اور اس کا (مسلمین کے درمیان) وہی حق ہے جو ایک مسلم کا ہے اور اس پر بھی وہ غیر لازم ہے جو ایک مسلم پر لازمی ہے۔" مشہور حدیث "حدیث جبرائیل" میں ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیلؑ سے ارکان اسلام کا ذکر فرمایا تو یہ سن کر جبرائیل علیہ السلام نے کہا

"لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَاتَّكَى حَائِطَكَ الْمُسْلِمُ لَمْ يَلْزَمْهُمُ وَلَا عَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُسْلِمِ"

(طبرانی، کنز)

ترجمہ : "جس جگہ میں یہ کام کرے (یعنی اسلام کے ارکان پر عمل پیرا ہو جائے) تو کیا میں مسلم ہو جاؤں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لہجہ لائی ہاں جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا۔" یہ اور اس طرح کی احادیث ایک مسلم کے حدود حال کو پوری طرح واضح کرتی ہیں۔

## مؤمن نام

جیسا پہلے گزرا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام مسلم کے علاوہ مؤمن بھی رکھا ہے بلکہ قرآن کریم میں ہمیں بار بار مؤمن نام سے یاد کیا ہے اور جگہ جگہ کہا ہے

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا" (اے ایمان والو) کہیں فرمایا "يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ"

(اے مؤمن) لیکن کسی ایک جگہ پر بھی ہمیں مسلم نام سے نہیں پکارا یعنی



"بَلَايَا الْفَنَنِ الْمَلُوفَا" (اے وہ لوگوں جو اسلام لائے ہو) یا "کَلْبَا  
 الْمَسْلُوفَا" (اے مسلمانوں) کہ اگر خطاب نہیں کیا اس کا صاف مطلب یہ  
 ہے کہ اللہ کے نزدیک مؤمن نام مسلم نام سے بھی زیادہ دارا اور پندہ ہے  
 اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر مؤمن مسلم تو ہو سکتا ہے لیکن ہر مسلم کا مؤمن  
 ہونا ضروری نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ کسی مخالف کو جس نے اسلام کا اقرار کیا  
 ہو مسلم کہہ سکتے ہیں لیکن اسے طاعت میں اس کا جاسکتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا  
 ارادوں کے بارے میں ارشاد ہے کہ وہ دل سے اسلام میں لائے گئے تو اللہ  
 عزوجل نے فرمایا

"لَقَدْ اَلَّحَرَابَ لِمَا اٰتٰى لَمْ تَزَلْ تُوَلُّوْا لِكُنْ لَوْلَا السُّلْطَانُ وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ  
 فِى الْقُلُوْبِكُمْ"

(سورۃ الحجرات آیت نمبر ۳۰)

قرآن شریف میں مؤمن کا لفظ مختلف معنیوں پر مشتمل ہے "مُؤْمِنٌ" یا "مُؤْمِنَةٌ"  
 (مؤمن) میں ۱۳۳ بار استعمال ہوا ہے جبکہ مسلم کا لفظ مختلف معنیوں میں  
 صرف ۱۱ بار (۱۳۲) بار آیا ہے لیکن طاعت کے وجہ سے ہم یہاں مؤمن کے  
 ذکر والی آیتوں کو اصطلاح کا ذکر آپ کے سامنے نہیں کرتے ہیں کہ جس سے ہر  
 مسلم (مسلمان) واقف ہے۔

(۱) ام المؤمنین یا اہل بیت المؤمنین:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتوار معصومہ کو اللہ نے نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی بیویاں ہونے کے ساتھ تمام عورتوں میں ایک خاص مقام نصرت  
 فرمایا ہے اور انہیں مؤمنوں کی انہیں قرار دیا ہے۔ ارشاد باری ہے۔

"اَلَيْسَ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَوَلَوْ اَجْعَلُ مِنْهُمْ"

(سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۵۶)

اس لئے صحابہ کرام و عورتوں میں سے اہل بیت ام المؤمنین یا اہل بیت المؤمنین  
 کے ناموں سے یاد کرتے ہیں لیکن کسی نے کب تک انہیں ام المؤمنین یا  
 اہل بیت المؤمنین میں کہا۔

(۲) امیر المؤمنین:

عقائد و ارشاد میں اور بعد کے عقائد کے لئے امیر المؤمنین کا نام استعمال  
 ہوا تاہم یہ نام اہل بیت المؤمنین کی طرف امت میں مشہور و معروف  
 ہے لیکن کب تک ان عقائد کے لئے کسی نے بھی امیر المؤمنین کا نام استعمال  
 نہیں کیا۔ معروف اپنے نام کے ساتھ "امیر جماعت المؤمنین" تو کہتے ہیں  
 لیکن وہ اپنے آپ کو امیر المؤمنین نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہ بھی جانتے ہیں کہ یہ  
 نام صرف مسلمین کے عقیدے کے لئے استعمال ہو سکتا ہے چنانچہ معروف  
 کے اس عمل سے بھی ثابت ہوا کہ وہ خود بھی اپنی حقیقت سے واقف ہیں  
 لیکن کیا کیا جانے کہ کسی نے کہا ہے "خدا بھری مجھ کو" اللہ تعالیٰ نے اس  
 امت کو مسلم مؤمن اور مہدائے کے علاوہ دیگر ناموں سے بھی یاد کیا ہے  
 مثلاً "کَلِمَةُ حَيٰوةٍ" (تم غیر امت یعنی مجرمین امت ہو) "وَكَلِمَةُ  
 جِسْمِكُمْ لِمَا وَسَّطَا" (اور اسی طرح ہم نے تم کو امت وسط بنا دیا) "كَلِمَةُ  
 عَلٰى الْفَلَسِ" (لوگوں پر کوئی دینے والے) "كَلِمَةُ الْاِصْلَاحِ" (انصار میں  
 بدل)

"لَقَدْ حَرَّبَ اللّٰهُ عَمَ الْفُلُوْنَ" (ہاں ہے کہ حب اللہ ہی غالب رہے)



گی) ”ماہی صلی“ (اے میرے بندے) صحابہ کرامؓ کا ذکر ہوتا ہے تو انہیں انصار اور مہاجرین وغیرہ ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔ لہذا اس بحث سے معلوم ہوا کہ ہمارا نام ”صرف مسلم“ نہیں بلکہ اور نام بھی ہیں لہذا موصوف کا دعویٰ کہ ہمارا نام ”صرف مسلم“ ہے صحیح نہیں بلکہ سرے سے یہ دعویٰ ہی باطل ہے۔

بانی فرقہ مسعود احمد بی۔ ایس۔ سی کا علمی محاسب

خیانت اور جھوٹ

جیسا کہ پہلے آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ غیر منصف فرقہ سے ایک اور فرقہ پیدا ہوا جس کا نام ”غلام الہریٹ“ تھا اس کا مقصد بھی آپ پڑھ چکے ہیں اس فرقہ میں ایک شخص مسعود احمد بی ایس سی نے الہریٹ ہونے کو ”کتاب حاشیہ حق“ کہی جسے جماعت الہریٹ کراچی نے شائع کیا۔ ایک رسالہ ”تحقیق فی جواب التجوید“ لکھا اسے بھی جماعت غلام الہریٹ نے شائع کیا۔ مسعود احمد اگرچہ عالم نہیں ہے مگر جماعت غلام الہریٹ نے اسکی بہت عزت افزائی کی۔ شمس مشور ہے کہ ”غزوہ دے کو دیکھ کر غریزہ رنگ بکڑتا ہے“ چنانچہ یہی کچھ موصوف کے ساتھ چلی آیا اور سنی جماعت غلام الہریٹ میں سلسلہ اہانت تھا۔ مسعود صاحب کا دل بھی ابھرنے لگا تھا لیکن

فرقہ جماعت غلام الہریٹ میں دہتے ہوئے یہ شوق پیدا ہونا ممکن تھا اس لئے انہوں نے مصلحت میں غلطی شروع کی اس کے بعد سے پہلے کہ مصلحت میں فرقہ جماعت غلام الہریٹ سے جھگڑت کر کے اس فرقہ اور فرقہ اور فرقہ کو جماعت المسلمین“ کہنے لگا تو ابھری گیا اور ابھری جماعت کے نام سے رسالہ لکھ کر ثابت کیا کہ ”مسعود احمد“ کی جماعت فرض ہے۔ البتہ اتنی دقت کی کہ جماعت غلام الہریٹ کے ابھریہ کہتے تھے کہ یہی جماعت ہونا کہہ وہ الہریٹ نہیں انہوں نے یہ آکر دیا کہ جو مسعود احمد کو نام نہ مانے (جس کی جماعت فرض ہے) وہ سرے سے مسلم ہی نہیں۔ اسلامی اصطلاحات کے علوم بدلنے کی غرض تو انہوں نے دل صحت ہونے ہوئے ہی کر لی تھی۔ پس بعض افکار کے سببی تبدیلی سے وہ کہتے تھے وہ خواہش اب پر دی کہ اس نے سب سے پہلے ”مسلم“ اور ”مسلم“ کا معنی دیا

مسلم کا معنی۔

مسعود احمد صاحب نے ”حاشیہ حق“ نامی کتاب میں جو اصل صحت ہوتے ہوئے کہی۔ اگرچہ اصل صحت کو اب وہ غیر مسلم کہتے ہیں مگر اس کتاب کو موصوف نے کانت چھپت کر کے مشرف باسلام قرار دیا۔ فقہہ وغیرہ کرنے کے بعد اس کا نام ”حاشیہ حاشیہ حق“ رکھا اس میں فریاد ہے۔

مترجم: یہ کہ مسلمین کو کسی نام کی عقیدہ نہ کرنے والے ہیں۔

جہا۔



اس کتاب میں ہے کہ ایک شخص نے مسعود ابو صاحب کو لکھا۔

”میں تم پر پختہ ہیں اللہ کی طرف سے کہتے ہیں، جا کہتے ہیں (آقا)  
رسول ہیں اللہ پر پختہ ہیں اللہ کی طرف سے کہتے ہیں، رسالت ہے بھی انہی  
سے ہرگز نہیں ہے کہ تم کو اسلام سے خارج کرتے ہیں، حالانکہ کہتے  
کرتے ہوئے بھی تم ان ساری باتوں کے آگے ہیں اور انہی کا مل دیکھتے  
ہیں اور تم تنہا ان کے کہتے ہیں کہ انہی سے راستہ ہے کوئی شخص  
دوسرے انہی کے آگے نہ آسکے۔“

(السلام حوالہ ج ۱ ص ۱۰۰)

مسعود صاحب جواب میں لکھتے ہیں۔

”اللہ کی وحدانیت پر ایمان رکھنے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی  
رسالت پر ایمان رکھنے کے بعد بھی آپ مسلم نہیں اس لئے کہ آپ  
فرقہ کے مرتکب ہیں کہ تم کہتے ہیں کہ داخل فی علیہ کیا ہے  
اس کو امام قرار دیا ہے اس لئے کہ آپ فرقہ کے مرتکب ہیں۔“

(السلام حوالہ ج ۱ ص ۱۰۰)

گویا مسعود ابو صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو  
”من عبدني لا اله الا الله واستقبل قبضتي وصلى صلاتنا واكمل طبعنا  
فهو المسلم له ما للمسلم وعليه ما على المسلم“

(صحیح بخاری)

اور اس حدیث کو

”من صلى صلاتنا واستقبل قبضتنا امكنه الله الاسلام الفقه له  
فنت الله وصنعتنا سلام فلا نظير والله في ضمة“

(مکتوفہ صحیح بخاری)

ہوئی کی فکری میں پیچیدگی کہ اسلام کا معنی اپنی باتوں میں سے کیا ہے  
موصوف کو امام معترض الاعراض کہتے ہیں وہ مسلم ہے اور سب مشرک ہیں۔  
اور موصوف سے یہ پوچھا جاتا ہوں کہ آپ مجھے کوئی ایسی حدیث دکھائیے  
جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تنقید احمد کو مشرک کہا ہو تو آپ  
کی اعانت کو فرض یا واجب کہا ہو۔  
وہ مزید لکھتے ہیں۔

(السلام حوالہ ج ۱ ص ۱۰۰) ہاں امام احمد ہیں ان سب باتوں پر  
دلائل، مراثی، روایات، مکتوفہ حدیث اور اہل حق اور اللہ کا اعلان  
ہے لہذا سب مسلم ہیں۔“

(السلام حوالہ ج ۱ ص ۱۰۰)

مسعود ابو نے ان تمام ضررین، مہرین، مہرین اسلام کو مرزا نہیں جیسا  
غیر مسلم دیکھا جن کا ذکر طبقات حنفیہ، طبقات مالکیہ، طبقات شافعیہ اور  
طبقات حنبلیہ میں آیا ہے ان میں امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد، امام  
نسائی، امام ترمذی، امام ابن ماجہ، امام دارقطنی، امام بیہقی، صاحب مشکوٰۃ،  
حافظ ابن حجر، رحمہم اللہ حوالہ دینیہ شامل ہیں۔ اس کا نتیجہ ہوا کہ مسعود  
صاحب تک فرقہ بنجائے والے مشرک، حدیث جمع کرنے والے مشرک،  
اہل الجہل لکھنے والے غیر مسلم

مسعود صاحب فرقہ کیم کی صرف ایک ہیئت اور بی باک صلی اللہ علیہ  
وسلم کی صرف ایک حدیث ایسی حد سے پیش کرتی جس کے دلائل نے  
انہی کی تنقید کرنے والے کو مشرک وغیر مسلم کہا ہے۔ مسعود ابو نے اپنی



کتابیں ہیں غیر مسلموں کے حوالے سے لکھی ہیں۔ مسودہ صاحب جیسے افسوس کی بات ہے یہیں کوئی یہودی بھی ایسا نہیں ملتا جس نے اپنی عبادت کا طریقہ غیر یہودیوں یعنی یہودیوں دنیویوں کے حوالے سے لکھا ہو لیکن آپ کا سارا دین ہی غیر مسلموں کے حوالوں پر مبنی ہے۔ مقررہ مسودہ ابو صاحب نے مسلمانوں کا مطلب غیر مقلدین کیا ہے اس لئے مسودہ امیر کی "جماعت المسلمین" کا مطلب "جماعت غیر مقلدین" ہے اور یہ فرقہ چونکہ مسودہ امیر کی جماعت کو فرض مانتا ہے اس لئے اس کا نام مسعودی فرقہ ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن و حدیث میں جہاں مسلمانوں کا لفظ آیا ہے اس سے یہ فرقہ ہرگز ہرگز مراد نہیں ہے۔ قرآن میں لفظ "مسلّم" سے ہوا کہ سورۃ البقرہ آیت ۱۱۵ میں ہے "مردائیکم کا شر ہرگز مراد نہیں قرآن پاک کے لفظ "مسلوب اللہ" سے ہوا کہ سورۃ البقرہ کی آخری آیت میں ہے "مسودہ صاحب اپنے طریقہ کچھوں مسودہ امیر کی جماعت مراد نہیں لیتے؟" "مسلمان" سے یہاں فرقہ کیسے مراد لے کر قرآن پر بحث کرتے ہیں جبکہ اس فرقہ نے ابھی آج تک مراد اللہ کو مراد کیا ہے جب مسودہ صاحب قرآن میں لفظ "مسلّم" سے مراد "اہل ملت" نہیں لیتے۔ قرآن میں لفظ "حدیث" سے مراد آہل حدیث نہیں لیتے بلکہ کہتے ہیں کہ اہل حدیث مرکب انسانی ہے اور حدیث کا لفظ منہو ہے اس سے "اہل حدیث مرکب" کا ثبوت کیسے ہوا۔ مسودہ صاحب کا موقف یہ ہے کہ وہ ہے اس لئے وہ یہاں بھول گئے کہ "جماعت المسلمین" مرکب ہے قرآن نے "مسلمان" کا لفظ مسودہ نے قرآن کے خلاف چلنے ہوئے اپنے فرقہ کا نام "جماعت المسلمین" رکھ لیا۔ "جماعت المسلمین"۔ معنی جماعت

غیر مقلدین اور مسعودی فرقہ قرآن و حدیث میں کہیں بھی نہیں آیا۔ یہ لوگ دن و رات قرآن و حدیث پر بحث کرتے ہیں۔

## جھوٹ کی اختراع!

کسی بھوکے سے کسی نے یہ چھاپا اور وہ کہتے ہوئے ہیں تو اس نے کہا چار (۴) دہائیاں اس نے دہائیاں مراد لے لی تھیں اسی طرح اس فرقے کو یہاں "مسلم" کا لفظ نظر آئے اس سے مسعودی فرقہ مراد لیتا ہے یہ تو قرآن و حدیث پر بحث ہے اور سب اہل اسلام پر بحث ہوا کہ انہوں نے اللہ کے دینے ہوئے نام کو بھڑک کر فرقہ دارانہ بھول سے اپنے آپ کو موسوم کیا۔

(خلاصہ حاشیہ ص ۱ میں نمبر ۳)

کتنا بڑا جھوٹ ہے۔ مسودہ صاحب پہلے اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے تھے اب یہ نام بھڑکوا ہے۔ کیا کسی نئی عقل نے بھی بھی کہا ہے کہ ہم مسلمان نہیں ہیں۔ اس کے بارے میں یہ بحث کیوں لکھا کہ انہوں نے نام بھڑکوا۔ وہ تو نام کیا ہے اور اصلیت یہ انہی دیکھتے ہیں جن میں مسلمانوں کا ذکر ہے اور مسلمان کہلاتے ہیں۔

## مزید ایک اور دھوکہ دہی اور جھوٹ

بانی فرقہ بخاری ص ۳۳ نمبر ۳۳ کی حدیث سے بھی دھوکہ دیتا ہے جس میں حافظ حورثی کو مسلمانوں کی دعا میں شامل ہونے کا حکم ہے لیکن یہ نہیں جانتا



کہ بخاری میں اسی طرح اس سے صرف پانچ طریقے "وجہ تلخیص" کا ذکر ہے اور صحیح بخاری صفحہ ۳۹ ج ۱ پر بھی تلخیص کا ذکر ہے اس حدیث سے جماعت غیر مقلد ہیں، مسعودی فرق مراد لیتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بصورت اور اختراع ہے اور جس نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بصورت مراد لیا گویا اس نے اللہ عز و جل پر اختراع کیا اور مسعود اس آیت کا صدق ہو گیا ومن اعظم من الخنزیر علی اللہ کفایت (۱)۔

"تلزام جماعت المسلمین واماہم"  
والی حدیث سے مسعود کا غلط استدلال

پانی فرق نے اپنی جماعت کے نام کے بارے میں ثبوت پیش کیا ہے تو سب سے پہلے سورۃ الحج کی آیت پیش کی "هو شیعکم المسلمین" قرآن کریم میں اللہ نے ہمارا نام مسلمین رکھا ہے۔ اور حدیث میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا۔

"تلزام جماعت المسلمین واماہم"

(بخاری و مسلم)

ترجمہ : "جماعت المسلمین اور اس کے نام کو لازم پکڑو" اس حدیث سے پانی فرق اپنا نام ہونا مراد لیتا ہے جیسے مرزا غلام احمد دہلوی قرآن میں لفظ "عیسائی" سے اپنے گپ کو مراد لیتا ہے حالانکہ اس حدیث میں نام سے مراد خلیفہ ہے جیسا کہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں خود مراد لیا گیا ہے۔

(دیکھئے سنن ابوداؤد صفحہ ۵۷۲ ج ۲)

اور بے ہارے مسعود کو خلافت دیکھا یعنی وہ ایک غیر مسلم حکومت کے ماتحت بخاری کی زندگی بسر کر رہا ہے۔ لیکن آئیے پہلے ہم اس حدیث کی تفصیل معلوم کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ موصوف نے کن طرح اس حدیث سے استدلال کیا ہے اس کا اسی بخاری بخاری سے ہے تاکہ اس حدیث کا صحیح





منعوم واضح ہو جائے اور عام لوگوں، عوام کو موصوف کی پہلائی اور عوامی و  
مکاری کا پتہ بھی بتل جائے۔  
حدیث کے الفاظ یہ ہیں :

”بیت حنیف“ بیان کرتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
خبر کے بارے میں سوال کیا کرتے تھے اور میں شر کے حلقوں سوال کرتا تھا  
اس بارے کہ کہیں میں اس شر میں جلا نہ ہو جائوں میں نے عرض کیا  
اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم جاہلیت میں جلاتے اور برائیوں  
میں بگڑتے ہوئے تھے ہیں اللہ ہمارے پاس یہ خبر دیں (اسلام) لے آیا تو کیا  
اس خبر کے بعد بھی کوئی شر ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں میں  
نے پوچھا کیا اس شر کے بعد پھر خبر اسے کی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا ہاں لیکن اس میں کدورت ہوگی میں نے عرض کیا کدورت سے کیا  
موا ہے؟ فرمایا ایسے لوگ بھی ہوں گے جو میرے طریقے کی بجائے دوسرے  
طریقوں کی طرف راہنمائی کریں گے تم ان کی بعض باتوں کو ایسا سمجھو گے  
اور بعض باتوں کو برا سمجھو گے میں نے پوچھا کیا اس خبر کے بعد پھر شر ہوگا؟  
فرمایا ہاں لوگ اس طرح گمراہی پہنچائیں گے کہ گویا وہ جہنم کے دروازوں پر  
کھڑے ہو کر لوگوں کو ہارسہ ہیں جو ان کی دعوت کو قبول کرے گا وہ اسے  
جہنم میں داخل دیں گے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)  
ان کی کچھ مصلحت ہم سے جان فہم کیجئے فرمایا وہ عوامی قوم کے لوگ  
ہوں گے اور عوامی زبان میں باتیں کریں گے میں نے پوچھا اگر میں ان لوگوں  
کو پاؤں تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے کس بہت کا غم دیتے ہیں رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

”تکرم جماعت المسلمین ولما بهم قلت فلان لم تکن لهم جماعت ولا امام  
فلان فاستولت تلك الفرق كلها ولو ان تعضی بامل حجرة حتی يدركک  
الصوت والتعطل فلک“

ترجمہ : ”مسلمین کی جماعت اور ان کے امام کو لازم پکڑ میں نے کہا  
اگر مسلمین کی جماعت (حکومت) اور ان کا امام (ظیف) موجود نہ ہوتا (پھر کیا  
کرتوں) فرمایا تمام فرقوں (گمراہوں) سے علیحدہ ہو جائیں یہاں تک کہ تمہیں  
درختوں کی جڑیں ہی کیوں نہ پہنچی ہیں حتیٰ کہ تمہیں جب موت آئے تو اسی  
جاہلیت میں کہ تم سب سے علیحدہ ہو۔“

(بخاری و مسلم)

امام بخاریؒ اور ابن ماجہؒ نے اس حدیث کو ”کتاب الفتن“ میں نقل کیا  
ہے اور امام مسلمؒ نے صحیح مسلم کی ”کتاب الامارۃ“ باب الامر بکلام الامراء حد  
تطور الفتن“ میں ذکر کیا ہے اسی حدیث کو دوسرے طرق سے امام ابو داؤدؒ  
نے کتاب ”الفتن والاعلام“ میں اور امام حاکمؒ نے کتاب الفتن“ میں روایت  
کیا ہے۔

”فتن“ فقہ کی جمع ہے جس کے معنی فساد، لڑائی، اختلاف و فساد کے ہیں۔  
”املاہم“ کے معنی بھی لڑائیوں اور حقیقت و حقیقت کے ہیں اس حدیث کا حلق  
فتنہ و فساد کے بارے ہے اور اس میں بتایا گیا ہے کہ اگر مسلمین کی اہمیت  
و حکومت قائم ہو تو ایک مسلم کیلئے لازم ہے کہ وہ اس سے چٹا رہے جیسا کہ  
صحیح مسلم کی کتاب اور باب سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے اور اگر مسلمین کی



کوئی امارت یا حکومت قائم نہ ہو تو پھر دوسرے حکم پر عمل کیا جائے یعنی پھر تمام سیاسی جماعتیں اور پُر فتن لوگوں سے علیحدہ ہو کر گورنمنٹوں سے دور ہو کر ایک مسلم اپنی بقیہ زندگی گزارے اور یہ بات امام بخاریؒ کے قائم کردہ باب سے بھی ثابت ہے۔ امام بخاریؒ نے اس حدیث پر باب باز کیا ہے۔

”کتاب الاموال قائم نکن جب تک“

ترجمہ : ”جب جماعت (حکومت) قائم نہ ہو تو ایسے وقت میں کیا صورت حال ہوگی؟“ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ ان الفاظ کی وضاحت ”وہ لوگ الفاظ میں یوں فرماتے ہیں۔“

”والعسای مغلضی بقلل المسلم لی حل الاختلاف من قبل ان یبلغ الاجتماع علی غلیطہ“

ترجمہ : ”اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی ایک غلطی یا اختلاف سے پہلے اختلاف کی حالت میں ایک مسلم کیا طرز عمل اختیار کرے؟“ اور حافظ صاحبؒ کا یہ فیصلہ ان تمام اہلحدیث و آثار کے پیش نظر ہے کہ یہ اس دور کے فتن سے قفل دیکھتے ہیں۔ اور مسودہ جہاد المسلمین ولما مہم“ والی حدیث سے یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ ”مسلم“ سے مراد یہ کہ حدیث میں وہ ہیں جو ایسے مزاں بھولائی قرآن میں لفظ ”میں“ سے اپنے آپ کو مراد لیتا ہے اسی طرح مسودہ اس حدیث میں امام سے اپنے کو مراد لیتا ہے حالانکہ اس حدیث میں امام سے مراد خلیفہ ہے جیسا کہ طرز حدیث رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں صراحتاً آیا ہے۔ (مرداد ص ۷۷)

پھر وہی بات کہ ہے چارے اس مسودہ کو خلافت تو کیا فتنہ ایک غیر مسلم حکومت کے ماتحت خلافت کی زندگی بسر کر رہا ہے یہ بھی یاد رہے کہ اس حدیث میں جس فقرہ کا ذکر ہے وہ بالکل قریب قیامت کا نشانہ ہے۔ اور دائرہ سفر ۷۷۷ پر صراحتاً مسودہ ہے کہ گھوڑی حائل ہوگی مگر اس کے پچہ پینے سے پہلے قیامت آجائے گی کیا واقعی؟ یہ نشانہ ہے؟ مسودہ ہی قرآن نے تو یہودی کی یہ حالت بتائی ہے ”عزوفون الکلم عن مواضعہ“

ترجمہ : ”یہ باتوں کو اپنے موقع سے ہٹا کر بے موقع استعمال کرتے ہیں۔“ اور یہی حکم ہے کہ نیک حکم کی قرینہ ہے ”موقع فطری فی حدیث“

ترجمہ : ”ہمکنی چیز کو اس کے غیر محل میں رکھنا۔“ اور یہودی بھی ایسا ہی کرتے تھے آپ (مسودہ) نے قرآنی کتاب سے اور اہلحدیث کو بے موقع استعمال کر کے یہودی کی یاد مان کر دی اور مخالفوں کی نفرت میں اپنا نام گھسواڑا۔ اس حدیث میں ”(۲) بیچوں کا حکم ہے۔ (۳) جماعت المسلمین اور اس کا امام مسودہ ہے تو اس کے ساتھ وابستہ رہے۔ (۴) جماعت المسلمین اور اس کا امام مسودہ نہیں ہے تو پھر تمام فرقوں سے الگ ہو جائے۔ اول تو موصوف کا اس حدیث سے استنبال کرنا ہی غلط ہے لیکن چونکہ ان کا دعوئی ہے کہ وہ اور ان کی جماعت شدت سے اس حدیث پر عمل کرتا ہے بلکہ ان کی جماعت کی قیادہ اس حدیث پر قائم ہے۔ لہذا امام اس حدیث کے الفاظ پر غور کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ موصوف کا دعوئی کمال تک درست ہے۔ اس حدیث میں پہلا حکم یہ دیا گیا ہے کہ جماعت المسلمین اور اس کا امام مسودہ ہو تو اس کے







نور ان کے غیلہ سے ہے چنانچہ خلیفہ بن علیؑ کی اس صفت کے دوسرے طریق سے یہ مسئلہ ہے قہار ہو کر ہاتھ داغ ہو جاتا ہے۔ یہ صفت تین طریق سے موی ہے (۱) پہلا طریق بخاری و مسلم میں (۲) دوسرا طریق صحیح مسلم میں (۳) تیسرا طریق ابوداؤد، مسند احمد، نور مستدرک و فیہو میں ہے چنانچہ ملاحظہ فرمائیں۔

"ان کلان للہ خلقۃ فی الارض لغروب ظہورک والحد ملک المسیح والامت وقت حاسن یجزل عبیرۃ — ولی رواۃ فان لم تعد یوحنا خلقۃ لغروب حتی نموت فان تمت وقت حاسن"

(سنن ابوداؤد مع حوالہ البیہر ص ۳۳۵ ج ۳) و قال کانہی آخرہ ابو داؤد (۳۳۳ ۳۳۵) و اسر قلت : و هذا اخر حسن (مسند البیہر ص ۳۰۰ رقم ۱۷۷) و قال الاکم هذا صفت صحیح التواتر ولم یکن جاد و اقوالہ علیہی (مستدرک ص ۳۳۳ ج ۳) و سکت علیہ ابو داؤد و سنن ابی

ترمذی : "اگر اس وقت یا بعد ان میں اللہ کا غلیف موجود ہو تو اس کی (ہر صورت) امامت کرنا اگرچہ وہ بھی چننے پر مامور ہو تو ہماری بھی مجلس سے اور اگر ایمان نہ ہو (اور کوئی غلیف موجود نہ ہو) تو ہم مصلحتاً اس محل میں کہ تجھے کسی درست کی جزیں چاہی ہیں — اور ایک دلائل سے ہے کہ اگر تو اس زمانہ میں کسی غلیف کو نہ پاسے تو ہمارے ہاں یہی تک کہ تجھے سوت آجائے اگرچہ سوت تجھے (درست کی جزیں) چاہتے چاہتے آئے۔" اسی مضمون کی ایک صفت مسند احمد ص ۳۰۳ ج ۳ صحیح جامع الصغیر و البیہر ص ۳۰۳ ج ۳) و فیہو میں بھی موجود

ہے۔ اس صفت سے یہ بات واضح ہو گئی کہ بخاری و مسلم کی صفت میں جس نام کا ذکر ہے اس سے مراد مسلمان کا غلیف ہے اس صفت کو محدثین نے صحیح قرار دیا ہے اور موصوف اس کا صفت ہے خزانہ کا موصوف کوئی حیثیت نہیں رکھتا صحیح مسلم کی اسی صفت کے دوسرے طریق میں امام کی وراثت امیر کے القاد کے ساتھ کی گئی ہے چنانچہ اس صفت کے القاد ملاحظہ فرمائیں "میرے بعد ایسے امیر (مکروہ) ہوں گے جو میری دوا پر نہیں ہیں گے اور میری سنت پر عمل نہ کریں گے اور ان میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے دل شیطان کے سے اور بدن انسان جیسے ہوں گے (چنانچہ خلیفہؑ کہتے ہیں کہ) میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر میں ایسے لوگوں کو ہاں دیکھوں تو کیا کہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"تسبح و تطیع لاسیروا فان غروب ظہورک و انحد ملک المسیح و الخلیفۃ" ترمذی : "امیر کی بات میں اور اس کی امامت کر اگرچہ وہ بھی خلیفہ ہے اور یہ بخاری و سنن ابی ترمذی کے (اس کے بعد بھی تو اس کی) بات میں اور اس کی امامت اور قیادت داری کہ۔"

خلفہ پر ضرب دینی امیر لاکھتا ہے جس کے پاس اقتدار امت مطلق کیا موصوف صرف اپنے محل کی ہی کالوں کی دکانیں اور دکانیہ کی دکانیں کوٹنے والے کو اس فعل فحش سے روک بھی سکتے ہیں لہذا تو دور کی بات ہے اس صفت کے بعض القاد بھی اور دانی دلائل سے ملے ہیں لہذا اس میں مکروہوں کیلئے "میر" اور "امام" کے القاد آئے ہیں بلکہ امیر دانی دلائل میں "خلیفہ" کے القاد ہیں۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں جناب عبداللہ



انہی عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں "ابن عباس" کی روایت ان ہی کی دوسری روایت میں "سلمان" کے الفاظ کے ساتھ موجود ہے۔ قیامت کی علامات کے سلسلہ میں ایک نام کا تو کہ احادیث میں کثرت کے ساتھ موجود ہے جن کو "نام مہدی" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ کجی مسلم کی ایک حدیث میں اس نام کو غیلہ کہا گیا ہے۔

(کجی مسلم بحوالہ مکتوبہ باب اشراک الامم من باہر)

یہی ثابت ہوا کہ احادیث میں نام اور غیلہ کے الفاظ ایک دوسرے کی جگہ استعمال کئے گئے ہیں اس حدیث میں ترمذی وی مکی ہے کہ جاسق تکراروں کی بھی علامت کی جائے اور ان کے ساتھ دیا جائے تاکہ امت میں تفرقہ پیدا نہ ہو جبکہ موصوف فرقہ المہدی سے جدا ہو چکے ہیں اور فرقہ در فرقہ در فرقہ "ہدایت المسلمین" کے نام سے پایا



موصوف کی ایک اور خیانت "فلعنزل تلک الفرق" کلہا" اور "الجماعۃ" کے مطلب میں

موصوف کا خیال ہے کہ اس حدیث میں  
"فلعنزل تلک الفرق کلہا"

ترجمہ : "اور ہر نام فرقوں سے ملے، جو ہلاک" سے مراد وہی فرقے اور جماعتیں ہیں جبکہ حدیث کے سیاق و سباق اور دوسری احادیث کے قریب نظر اس سے سیاسی جماعتیں "حکومت کے باہلی اور گمراہ لوگ مراد ہیں۔ چنانچہ جناب میرزا کہتے ہیں کہ جب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قتل کر دیئے گئے تھے تو میں جناب ابو مسعود سے ظاہر میں نے ان سے کہا کہ آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھا ہوں کہ آپ نے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے یقین کے حلقے کو توڑ دیا ہے اسے جان کئے جناب ابو مسعود نے فرمایا کہ بے شک ہم کوئی فرقہ نہیں چھوڑا تھا

"علیک یحییٰ اللہ والصلوۃ والہدایۃ والفرقۃ لعلہا فی الضلالۃ وان اللہ لم یکن ليجعل لمة یصل علی اللہ علیہ وسلم علی الصلاۃ"

(رد المحتار فی رد ہذا ثلاث جمع الرواۃ ص ۲۸ ج ۵ معرک ص ۵۶)

ج ۳ دگر الحکم والذم ص ۱۰۶

ترجمہ : "آپ پر اللہ کا تعزیری اختیار کرنا اور ہدایت (یعنی اہمیت) کے ساتھ رہنا لازم ہے اور تفرقہ (فرقہ بازی) سے بچنا رہنا کیونکہ بے شک



یہ گمراہی ہے اور ہے شک اللہ تعالیٰ است محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی گمراہی پر جمع نہیں کرے گا۔" اس حدیث سے فرقہ کا مفہوم پوری طرح واضح ہوتا ہے۔ اسی طرح جب لوگ حضرت عثمانؓ کے قتل کرنے کے واسطے تھے تو حضرت حذیفہؓ نے اس پر تشویش کا اظہار فرمایا اور پھر حضرت ربیع بن خثالمؓ کو رسول اللہ صلی علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنا

"مَنْ قَتَلَ الْبَصِيصَةَ وَاسْتَلَّ الْأَمْرَةَ عَلَى اللَّهِ وَلَا وَجْهَ لَهُ حَتَّى"

(رداء احمد ص ۳۸ ج ۵ و درجہ شہادت جمع الزوائد ص ۳۳۲ ج ۵) ترجمہ : "جو شخص بھامت (مسلین کی لادیت) سے الگ ہوا اور حکومت کی توہین کی تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملے گا کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔"

اس حدیث میں حضرت حذیفہؓ نے "البرص" کی وضاحت (یعنی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے ذریعہ) لادیت کے الفاظ کے ساتھ فرمادی اس سے زیادہ فرقہ یا تفرقہ یا البرص کی وضاحت ممکن نہیں ہے اور اس طرح کی اصطلاح اپنے مفہوم پر پاگل واضح ہیں بلکہ جب مہد اللہ بن مسعودؓ نے ان سے فرمایا "الفرع جملۃ الناس" (یعنی جس تو تمام الناس) (لوگوں کی بھامت) کو لزم پکار۔"

(رداء البرائی و درجہ شہادت جمع الزوائد ص ۳۳۲ ج ۵) یعنی اہمیت کے ساتھ رہت حضرت ابن مسعودؓ نے "بھامت المسلمین" کی وضاحت "برص الناس" سے فرمادی ہے۔

نور جناب حذیفہ بن یمانؓ کی اسی روایت کے دوسرے طریق میں بھی

"برص" کی وضاحت لادیت (حکومت) کے الفاظ کے ساتھ موجود ہے چنانچہ ابو داؤد کی روایت کے یہ الفاظ ملاحظہ فرمائیں

"حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ وَصِيَّةٍ عَنْ عَلِيٍّ"

ترجمہ : "اس وقت صلح کی بنیاد کودت پر ہوئی (یعنی ظاہری صلح اور باطن میں کودت ہوگی) اور بھامت (لادیت) کی بنیاد خیار پر ہوگی۔" اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں

"كُلُّ نَسَمٍ تَكُونُ لِمَنْزِلَةِ عَلِيٍّ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ"

(ابو داؤد "مشکوٰۃ السباع ص ۳۸ ج ۳)

ترجمہ : "جس کی ہمارا لادیت ہوگی جس کی بنیاد خیار ہوگی اور صلح کی بنیاد کودت پر ہوگی۔" یہی اس حدیث کے دوسرے طریق سے دونوں ہی باتیں ثابت ہو گئیں (۱) تمام کی وضاحت حذیفہ کے الفاظ کے ساتھ (۲) بھامت المسلمین کی وضاحت مسلمین کی لادیت کے ساتھ۔

"كُلُّ نَسَمٍ تَكُونُ لِمَنْزِلَةِ عَلِيٍّ"

اور حضرت حذیفہؓ ہی سے دوسری روایت میں "البرص" کی وضاحت لادیت (حکومت و خلافت) کے الفاظ کے ساتھ موجود ہے۔





ایک اور خیانت۔ لفظ ”فرقہ“ میں جو مسعود کی مراد ہے وہ غلط ہے

موصول اپنے نزدیک فرقہ کے علاوہ اپنی تمام جماعتوں کو فرقہ قرار دیتے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ فرقہ کا اطلاق داخل پرستی پر ہی ہوتا ہے مگر فرقہ فرقہ کا مطلب جماعت ہے اور اس لفظ میں ذات خود کوئی اچھائی یا برائی نہیں ہے بلکہ اس میں اچھائی یا برائی منج کے لفظ سے پیدا ہوتی ہے چنانچہ قرآن و حدیث میں لفظ فرقہ کو اچھے معنوں میں بھی استعمال کیا گیا ہے۔ قرآن پاک کا ارشاد ہے

”قُلْ لِلّٰهِ اِسْمُ الْفِرَاقِ سُبْحٰنَہٗ لِمَا یُشْرِکُ بِالْحَمْدِ اِنَّ الْفِرَاقَ لَیَظْہَرُ عَلٰی الْبَشَرِ“

(سورۃ التوبہ آیت ۱۱۳)

ترجمہ : ”سمایا کیوں نہ ہو کہ ہر ایک فرقہ میں سے چند لوگ نکل کھڑے ہوں کہ وہ دین میں کچھ پیدا کریں“ یعنی ظم دین حاصل کریں قرآن کرم کی اس آیت میں پوری امت ہی کو فرقہ قرار دیا گیا ہے اور اس آیت میں تشابہ کی تعریف بیان کی گئی ہے اور یہاں فرقہ اچھے معنوں میں مستعمل ہوا ہے۔ حضرت ابو سعید الخدریؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نقل کرتے ہیں

”یکون لی امتی فرقان“ یعنی ”میری امت میں دو فرقے ہو جائیں گے“

(مجمع مسلم کتاب الزکوٰۃ صفحہ ۳۳۳، مسند احمد صفحہ ۳۵، ج ۳، ص ۳)

(ابن حبان رقم ۶۷۰۰)

اس حدیث میں حضرت علیؓ اور حضرت مصعبؓ کی جماعتوں کو دو فرقے کہا گیا ہے جناب زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم (صحابہ کرامؓ کے ساتھ فرمودہ کیلئے) اللہ کی طرف روانہ ہوئے تو کچھ لوگ (صحابہ کرامؓ) جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے تھے واپس لوٹ گئے۔

”وَكَانَ اصْحَابُ قَيْسِ صِلٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِرَاسِیْنِ فِرَاقَ تَقُولُ تَقَالِیْہُمْ وَفِرَاقَ تَقُولُ لَا تَقَالِیْہُمْ لِرَاسِیْنِ۔ اِنَّا لَنُكَلِّمُکُمُ فِی الْمَغْطِیْنِ الْفَتَنِ۔۔۔ الخ

(مجمع ابوالخدی کتاب المغازی باب غزوة احد)

ترجمہ : ”میں صحابہؓ میں ان کے حلقوں دو فرقے ہو گئے ایک فرقہ (گمراہ) نے کہا کہ ہم ان سے (لڑ) کریں گے اور دوسرے فرقہ نے کہا کہ ہم ان سے (لڑ) نہیں کریں گے چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی ”نہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے ہاتھ میں دو گمراہ بن گئے ہو۔“ اس حدیث میں زید بن ثابتؓ نے صحابہؓ کو دو فرقے قرار دیا اور قرآن کی وضاحت ”فرقہ“ سے کی گئی ہے اور فتنہ کے معنی بھی جماعت کے ہیں جس سے ثابت ہوا کہ لفظ فرقہ کا مطلب بھی جماعت ہے ایک حدیث میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ترکوں (نابراںوں) کے بعد لوہے حملہ کا ذکر فرمایا ہے جس کے بعض الفاظ یہ ہیں

”لَیَظْہَرُ عَلَیْہَا ثَلَاثُ اَفْرِاقٍ فِرَاقَہُ الْغُلَبِ الْبَیْہِ وَالرِّقَہُ وَهَلْکُوا“

وفِرَاقَہُ الْبَشَرِیِّونَ لَیَظْہَرُہُمْ وَکُفَرُوا“ وفِرَاقَہُ یَجْعَلُوْنَ فُرُوقَہُمْ خِلْفَ ظُہُورِہُمْ

وَقَالَتُلُوْہُمْ وَہُمْ اَشْہَبُہَا“

(مسن ابی داؤد کتاب الملام باب فی ذکر البصرۃ واداء حسن)



ترجمہ : "بے شک جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں۔" اور اسکی واضح مثال خواص ہیں کہ جو حضرت علیؑ اور حضرت مسیحؑ کی جماعتوں سے الگ ہو گئے تھے حضرت علیؑ اور مسیحؑ کی جماعتوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو فرقے قرار دیا لیکن خواص کو بارگاہ (نگئے واسطے) کا نام دیا اور مومنین اور نبی اس کی مثال موصول ہیں کہ فرقہ در فرقہ در فرقہ ہاں۔

### "تک الفرق کلتھا" میں ایک اہم جائزہ

اس حدیث سے ایک اہم بات یہ معلوم ہوئی کہ جن فرقوں سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے الگ اور جدا ہوجانے کا حکم دیا تھا ان کی تقسیم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی بیان فرمادی تھیں یعنی وہ گویا جہنم کے دو دروازوں پر کھڑے ہو کر اس کی طرف دعوت دینے والے ہوں گے اور جو ان کی دعوت کو قبول کرے گا وہ اسے جہنم میں گرا دیں گے اور وہ ہماری قوم کے لوگ ہوں گے اور ہماری زبان میں انہیں کریں گے "تک الفرق کلتھا" میں "تک" اسم اثنا عشر یعنی گیارہ فرقوں کی طرف ہے بلکہ موصول نے اسکا مراد اہل سنت والجماعت کی طرف بھی بکھیر دیا ہے نیز یہ کہ گیارہ لوگ ہوں گے اور ایسے لوگوں سے اہل حق کو باطل الگ کرنا چاہیے۔

ترجمہ : "میں (خبر) کے لوگ تین فرقوں (جماعتوں) میں تقسیم ہوجائیں گے ایک فرقہ (جماعت) تو بیٹوں کی دھنیں اور یہ ان کو اختیار کرے پاک ہوجائے گا اور دوسرا فرقہ اپنی جانوں کو بچانے کی خاطر کفر اختیار کرے گا اور تیسرا فرقہ اپنے پیچھے لوگوں کو بھڑو دے گا اور ان (فرقوں) سے لڑ لے کرے گا اور وہی شہید ہوں گے۔" اختلافی است دلی حدیث جس میں ہے کہ میری امت بہتر (میں) فرقوں میں بٹ جائیگی میں میں اہل حق کو بھی فرقہ کہا گیا ہے اور بگڑے "ابن ابی" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے چنانچہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"ان من اسرائیل اضرقت علی احدی وسبعین فرقۃ وان احسن مستغرق علی النین وسبعین فرقۃ کلتھا فی النار الا واحدة وہی الجماعۃ"

(ابن ماجہ کتاب النبی و قال ابیہنی رحمۃ اللہ)

ترجمہ : "بے شک بنی اسرائیل اکثر (دو) فرقوں میں بٹ گئے تھے اور بے شک میری امت بھی متفرق بہتر (دو) فرقوں میں بٹ جائیگی اور سب فرقے جہنم میں جائیں گے سوائے ایک (فرقہ) کے اور یہ جماعت ہوگی۔" فرقہ سے معنی میں بھی تب ہی استعمال ہوا کہ جب وہ اپنے منہج سے ہٹ جائے گا اور دین کی شاہراہ کو چھوڑ دے گا جیسے کہ اہل پاک کا فرقہ۔

"ان النین اولوا دینہم وکثر الامم استہم فی ہنی"

(سورہ الاحقاف آیت ۲۵)



## موصوف کا غیر اسلامی انداز و دعوت

موصوف نے کچھ اس انداز سے لوگوں کو مسلم بن جانے کی دعوت دینا شروع کر دی ہے کہ گویا مسلم دنیا سے بنیاد ہو چکے ہیں اور اب موصوف سے سب سے لوگوں کو مسلم بنانا ہے اور اس طرح کا دعویٰ نبوت کے دعویٰ سے کچھ کم نہیں ہے حالانکہ اہل علم جانتے ہیں کہ مسلمان قیامت تک دنیا میں رہیں گے اور جس نام بھی مسلمان کا دھندلانا سے بنیاد ہو جائے گا قیامت قائم ہو جائے گی ایک حدیث میں ہے "قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ اللہ اپنے کئے والے موجود ہوں گے۔"

(مسند احمد و تاج الدہلی۔۔۔ ج ۱ ص ۳۷۷) موصوف نے کچھ مسلمانوں کو مسلم بن جانے کی قیامت قائم ہوئی کوئی شخص صرف اپنے کو "مسلم" کے طور پر دوسرے کو غیر مسلم کہے اور خود اسلام کا جھنڈا نہیں جانتے اور دوسروں کے اسلام و ایمان کی لٹی کو اپنی زندگی کا منہ بنائے یہ بات کسی کے لئے صاحب نہیں ہے اس سلسلے کی ایک اہم حدیث بھی ملاحظہ فرمائیں۔

"عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوسف بنی اسرائیل۔۔۔ الخ"

ترجمہ :- "حضرت یوسفؑ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ دوسری (غیر مسلم) قومیں تم سے لڑنے اور تمہیں مارتے کے لئے اس طرح ایک دوسرے کو بتائیں گی کہ جیسے کھانا کھانے والے دوسرے (دھوکے) لوگوں کو دسڑ خوار پڑاتے ہیں یہ سن کر صحابہؓ میں سے

کسی نے پرہیز (لوگ ہم پر اس لئے غلبہ حاصل کر لیں گے کہ) اس وقت خدا میں ہم کم ہوں گے؟ کب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں بلکہ تم ان دونوں میں خدا میں زیادہ ہو گے لیکن ایسے جیسا کہ دنیا یا جہنم کے کائنات پانی کے جھاگ ہوتے ہیں" (یعنی تم نہایت کمزور اور ضعیف ہو گے) اتارا دمپ اور حیثیت و فضیلت کے بدلے سے لکل جانے کا اور قصاص و بدلہ میں "دوسری" کی چامی پیدا ہو جانے کی کسی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) "دوسری" (ضعف و سستی) سے کیا مراد ہے؟ فرمایا دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔

(مسند احمد و تاج الدہلی۔۔۔ ج ۱ ص ۳۷۷) موصوف نے کچھ مسلمانوں کو مسلم بن جانے کی قیامت قائم ہوئی کوئی شخص صرف اپنے کو "مسلم" کے طور پر دوسرے کو غیر مسلم کہے اور خود اسلام کا جھنڈا نہیں جانتے اور دوسروں کے اسلام و ایمان کی لٹی کو اپنی زندگی کا منہ بنائے یہ بات کسی کے لئے صاحب نہیں ہے اس سلسلے کی ایک اہم حدیث بھی ملاحظہ فرمائیں۔

اس حدیث کے مطالعے سے معلوم ہوا کہ آخری زمانے میں مسلمان حکومت سے ہوں گے البتہ ان میں کچھ کمزوریاں لٹکی پیدا ہو جائیں گی کہ جس کی بناء پر دوسری قوموں کو ان پر چھا جانے کا موقع مل جائے گا کیونکہ دنیا کی محبت اور موت سے نفرت انہیں جلد جیسے عظیم ملین سے دور لے جائیگی اور دوسری امتوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں ایک جماعت (صحابہ کرام) لٹکی ہوئی جڑیخت حق پر فنی رہیگی اور اپنے مخالفین پر دنیا کی دنیا کی جھلک پر غالب رہے گی اور وہ حق کی خاطر کسی کی طاقت کو خاطر میں لانے کی صورت کا مخالفین انہیں کوئی قصاص پہنچائیں گے اور جہاں ان کو موقع



طاہرہ جماعت جڑ کا فرقہ بھی قرار کرتی رہے گی۔ مسخوت جائیں مگر وہ مسخوت نہیں ہوں  
 اہل شیعہ سے اس سلسلہ کی جو مداخلت کج مسلم میں ہوئی ہیں ان میں "مصلحت  
 من المسلمین" (مسلمین کی ایک جماعت) کے الفاظ بھی موجود ہیں اگر موصوف کو  
 نام رکھنے کا کافی شوق تھا تو وہ یہ نام بھی دیکھتے تھے حقیقت یہ ہے کہ اہل تشیع میں  
 "مصلحت المسلمین" یا "مصلحت من المسلمین" کے الفاظ نام کے طور پر استعمال  
 ہی نہیں ہوئے ہیں۔ دلت بکر اس حدیث کے مطابق پورا نام "جماعت المسلمین  
 والا نام" ہونا چاہئے تھا بلکہ اس حدیث میں یہ الفاظ مقصود ہے کہ مسلمین پر ایک ایسا  
 دور بھی آئے گا کہ جب وہ ایسی صورت حال سے دوچار ہوں گے۔

### "تلازم جماعت المسلمین" سے کیا مراد ہے؟

حدیث میں جو "تلازم جماعت المسلمین" ہے تو جماعت المسلمین سے متعلق  
 مسلمین مراد ہیں کیونکہ کج مسلم کے صفیہ صرف ہم اس جماعت کے حلقوں کے  
 بارے میں مراد ہے۔ "انفصیت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معنی میں فرمایا ہے  
 جب وہ غیر متعلق ہیں تو بیعت جماعت المسلمین سے مراد منی مسلمین ہیں مگر اپنی فرقہ پر  
 اتفاق جن میں ملت کا ذکر ملتا ہے ہرگز نقل نہیں کرتا اس حدیث سے اپنا فرقہ مراد  
 لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صریح بحث ہے کہ تک یہ فرقہ ہیں (۳۰) انہیں  
 (۳۱) سال قبل کی یہی مراد ہے اگر اپنی فرقہ کو یہی شوق ہے کہ ان کے اس فرقہ میں  
 فرقہ کا نام یاد کر کسی حدیث میں لے جائے تو اس کیلئے مناسب ترین حدیث یہ ہے

"یوسفک ان یأمن علی الناس وامن لا یمنی من الاسلام الا المسلم الفح"

ترجمہ :- "ایک ایسا ایسا کہ اگر لوگوں میں صرف اسلام کا نام اپنی  
 دے جائے گا (جیسا کہ مسعودی فرقہ کا عنوان جماعت المسلمین ہے مگر اسلام  
 اختیار کا نشان تک منقوہ ہے) ان کے فرقہ کے صرف الفاظ ہوں گے وہ اس  
 سے اشتباہ احکام کی اہلیت سے باطل کر دے ہوں گے) ان کی مسابہ اگرچہ  
 آہو ہوں گی مگر وہ درجیت کا سرچشمہ نہیں ہوں گی ایسے علماء زمین کے رستے  
 وہاں میں سب سے شرے ہوں گے (کیونکہ اپنی شرے سب سے اہر شرار تھے  
 کرتے ہیں مگر ان کی شراروں کے لئے ان کی مسابہ ہوں گی۔ اور وہ دین  
 میں شرار تھے اور حقے پہنچائیں گے وہ ان عقول کے پانی بھی ہوں گے اور  
 ان عقول کے سر سے بھی ہوں گے)

(شعب الایمان بیہقی بحوالہ موطا ص ۳۲۱ ج ۱)

دیکھئے یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ اپنی فرقہ کی سہ سے ان چند لوگوں  
 نقل کر دیتے ہر باراد ہر دکان پر اور کسی میں تھک پہنچاتے ہیں مسلمانوں کو  
 کافر، مشرک کہتے ہیں ساتھ ساتھ اپنی جماعت کا بھی پورا پورا اعتراف کرتے  
 ہیں کہ ہم عالم نہیں ہیں۔ بکر ساتھ یہ بھی بحث ہوتے ہیں کہ ہم قرآن و  
 حدیث پر بھی عمل کرتے ہیں جب ہم ان کے سامنے قرآن و حدیث پیش کر  
 کے کہتے ہیں کہ اس سے صرف ایک دیکھ کر مکمل قریب سے اور سامع  
 کے ساتھ دیکھو تو "مسم بکم عی لہم لایو جعون" (یعنی ہرے مر گئے)  
 اور (م) کا جسم صدق آگہوں کے سامنے پھر جاتا ہے۔



### لطیفہ

"مولانا محمد امین مسعود اور کاڈی صاحب نے اپنے رسالہ مفروضہ برصغیر  
اسلمیوں کے تفتیش کے کچھ میں "میں لطیفہ" کے عنوان سے لکھا ہے کہ

"میں فرقہ کا ایک اور بھرتہ ہوں گا اس کے ہاتھ میں اپنی فرقہ کی  
تصنیف "معاذ حق" جس میں کاڈی صاحب کا نام صرف (آپ) و صحت کو  
دلائے ہیں میں نے یہاں مسعود اور کاڈی صاحب کے ہاتھ کو عرض کیا ہے کہ  
اور باطل کی طرف دیکھتے ہو، ان میں اس نے کہا ہم مسعود اور کاڈی صاحب  
صاحب میں غم نہیں، صحت فرقہ دیکھتے ہیں میں نے کہا کہ اگر  
اور کے نظریے ہیں اور کی تصدیق صرف میں کرتے ہیں تم اس کو  
فرقہ دہن کہتے ہو، مسعود اور کاڈی صاحب کو (فرقہ دہن) کہتے ہیں  
صرف ہے ہی نہیں غلط ہے اس میں یہ کہتا ہوں میں نے کہا کہ کتاب  
مسعود اور کاڈی صاحب کی تصنیف کی کتاب ہے تم یہ کہتے ہو کہ ہم  
صرف فرقہ دہن صحت دلائے ہیں اور یہ صحت میں فرقہ دہن کی کئی  
کات ہیں، صحت دہن صحت دہن صحت دہن صحت دہن صحت دہن صحت دہن  
میں نے کہا اس میں فرقہ دہن کی ایک تصدیق ہے میں نے کہا صحت  
نہیں ہے کہ ہم نے تصدیق صحت دہن صحت دہن صحت دہن صحت دہن  
میں صحت اس صحت کی میں نے کہا صحت دہن صحت دہن صحت دہن

### مسعود احمد کی خیانتیں

#### خیانت نمبر ۱

اپنی فرقہ کہتا ہے کہ "صاحب در عمار نے امام ابو حنیفہ کی طرف نسبت  
کے شرارت لایا ہے یہ مسئلہ لکھا ہے "اسے امام بخاری نے کہا جس کا سر  
سب سے بڑا ہو اور ذکر (اگر کامل) سب سے چھوٹا ہو۔"  
(مختصر حاشیہ صفحہ ۲۳)

مسعود احمد نے صاحب در عمار کی ایک ہی سانس میں تین بھرتے پل دیئے  
(۱) انہوں نے قتل ابو حنیفہ سے قتل بیان کیا ہے (۲) اس کو شرارت لایا کہ  
ہے (۳) وہاں ذکر (اگر کامل) کا لفظ ہے۔

#### خیانت نمبر ۲

اپنی فرقہ کہتا ہے کہ حضرت واکلہ دوسری مرتبہ طواف ۳۰ میں عید  
حرمہ تشریف لائے تھے (مہدایت و انصاف) دوسری مرتبہ آکر پر بھی ان کا بیان  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے تھے  
(کج مسلم صحت حدیث)

اپنی فرقہ نے جو بات مہدایت و انصاف کی طرف منسوب کی ہے وہ بھی  
بھرتہ ہے اور جو کج مسلم کی طرف منسوب کی ہے وہ بھی بھرتہ ہے کج  
مسلم میں نہ وہاں کہنے کا ذکر ہے نہ صحابہ کے رضی اللہ عنہم کا کوئی تذکرہ

#### خیانت نمبر ۳

اپنی فرقہ کہتا ہے کہ حضرت عز کے قریب "ہے سب رضی اللہ عنہم کہتے  
تھے بلکہ جیسے قریب رضی اللہ عنہم کہنے والے کو ٹھکراواں مارا کرتے تھے۔"

(مسعود احمد حاشیہ صفحہ ۵۵)

یہ وہاں بھی کہ حضرت عز کے قریب "ہے سب رضی اللہ عنہم کہتے تھے  
بلکہ جیسے قریب کہنے والوں کو ٹھکراواں مارتے تھے جو کہ امام احمد کی سند میں  
نہیں ہیں آپ (مسعود احمد) پہلے حضرت عز کے قریب اور پھر ان کی قربت



مکاتیب کتب دینی، ہر سب کا رخ یہی ہے کہ اسے اس سے خدا سے دیکھائی  
اور چنانچہ اس کے دقت رخ یہی نہ کہے دلوں کو سحر کرنا عادت  
کرتی۔

خیانت نمبر ۳

”محرم عزائے دکن میں جاتے اور دکن سے مراٹھ سے دقت رخ  
یہی کر کے تیار پڑنے کا طریقہ مسجد نبوی میں برہان نکلیا۔“

(خاصہ شاخ ص ۱۰۰ تا ۱۰۱)

ہر صلوٰۃ المسلمین، صلیح المسلمین، فقیر قرآن مزید یہی فرقے نے اس  
کی حد کو حاصل اور کج قرار دیا ہے ہر باطل جھوٹ ہے یہی فرقہ میں ایک  
اور صداقت بھی موجود ہے تو اس کی حد کا اتصال اور اسکی حد کی صحت  
دلائل سے ثابت کرے یہی فرقہ نے نسب الرایہ ص ۳۲۱ ج ۱ کی مہارت  
نقل کرنے میں بھی شرمناک خیانت سے کام لیا ہے۔ میں نے کتاب ان  
جموں کی اشاعت اس نام سے کر دی ہے کہ یہ قرآن و حدیث کی دعوت  
ہے جسے افسوس کی بات ہے۔“

مسعودی فرقہ کا قرآن کریم کے ساتھ  
افسوس ناک سلوک

یہی فرقہ اور اس کے مقتدی قرآن کا نام لیکر عام کو دھوکہ دیتے ہیں

ملاحظہ ہو قرآن و رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت کے ذریعہ ہم  
نیک پہنچا یہ صحت جن کے ذریعہ قرآن پاک دہند میں کہا اہل سنت و الجماعت  
صلی علیہ وسلم ان کو مسلمین کہتے ہیں تو کیا ہمیں یہ قرآن مسلمانوں کے ذریعہ  
سے ہے۔ یہی فرقہ ان کو کافر اور مشرک قرار دیتا ہے تو ان کو یہ قرآن مشرکین  
اور کافروں کے ذریعہ ملتا ہے ان کفار اور مشرکین پر احمق کیسے کر سکتے ہیں وہ کوئی  
ایسا قرآن لائیں، ہر غیر منطقی کی حد متاخر سے ان کو ملتا ہے ابھی مثلاً  
ہے کہ اس فرقہ کے اکثر لوگ قرآن پاک کی نامزد عادت بھی کج نہیں  
کر سکتے یہی فرقہ کامرہون قرآن کے بارے میں اعتقاد ہے۔

”قرآن برہان سے ایک نکل کتاب ہے یہ ایک طرف بلکہ یہ  
ہے کہ حقیقت کہ ابھی میں نہ تیار کا طریقہ اس میں ہے نہ کسی اور  
نہی کا اور نہ یہ برہان سے نکل ہے یہ کتاب بات ہے۔“

(تخصیص الاسلام ص ۱۲۸)

”قرآن اسلام کا یہاں نہیں ہے نہ پاک و صلوٰۃ الہی“ یا  
”ہجرت کو دیکھا الہی“ صلوٰۃ میں سورۃ طارق پڑھنے اور سنا  
دینے“ ایک دہک کی صلیح کا کہ کوئی نمائندہ نہیں، توں لیلہ ہے  
دلچسپی کو کوئی حرج نہیں، جہاں، دھوکے سے احمد افسوس کوئی شائد  
نہیں۔“

(تخصیص الاسلام ص ۱۲۳)

”اسی پاک میں علامہ کا دوس ہے۔“

(تخصیص الاسلام ص ۱۲۱ تا ۱۲۲)

”قرآن میں بھی ایسی کتاب یہی ہوتی ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
عزت کو یہ بگاڑتا ہے۔“

(تخصیص الاسلام ص ۱۲۰ تا ۱۲۱)







میں سمجھتا ہوں کہ اس نے اہل حق کی تعریف ایسی بیان کی کہ اس کا تحقیق  
ہونا نہ ہو جس کے چنانچہ لکھتا ہے۔

مصلحت امت سے جو ہے کہ مجاہد سے لیکر قاسم تک سب  
مسلم اس پر اتفاق کر رہے۔

(تیسرا باب حق مطہر)

اہل حق کی یہ تعریف نہ قرآن میں ہے نہ سنت میں نہ اصول میں اسی لئے  
مسعود صاحب نے اس پر کوئی حوالہ نہیں دیا کیا یہ تعریف ”مگرچہ گئی مگر  
انکار بدست“ کی صداقت ہے لیکن اصل جسک بانی فرقہ کو خود اہل حق کی ضرورت  
پڑ جاتی ہے چنانچہ اسی کتاب کے مطب ۳۲ سے مطب ۳۹ تک اس بات پر زور  
دیا ہے کہ بخاری و مسلم کے کچھ حصے پر اتفاق و اہل حق ہے کیا مسعود صاحب  
تسلیم کرتے ہیں کہ یہ اہل حق کس مقام پر کس حق میں ہوا تھا جہاں تمام صحابہؓ سے  
لیکر قاسم تک کے مسلم جمع تھے مسعودی پر تو ان صانع کا قول ہے کہ  
”خدا ہے نہ نبی نہ مصلیٰ نہ ناسی نہ شیخ تا نبی نہ محمد لکہ تمام شافعی کا مقلد  
ہے جو سوسے سے آچکے نزدیک مسلم ہی نہیں ہے تو یہ بانی فرقہ کی اہل حق  
عزلی (خواجہات کی اہل حق) ہے نہ کہ اہل حق شیعہ۔“

مسعود احمد صاحب کی اجتہاد  
کے بارے میں غلیظ رائے

تمام اہلسنت و اہلراہت کا اتفاق ہے کہ ”کتابیں مظهر لایسنت“ کہ قاسم

”مکتبہ مطب حق طہ“ و سلم نے فرمایا تھا کہ بخاری و مسلم ہی اپنے ایک ہی ہاں کے جو  
کتاب اور اصل میں گئے وہ اپنی اصابت و صحت اس دیکھ کے جو قسطنطین و بیلوئے میں  
نہیں ہوئی وہی اصل ہے اس حوالہ میں کل نہ ہوگا۔ علی قازانکے خلاف ہوگا) آپ مطب  
طہ و سلم نے فرمایا ہے ”چنانچہ اہل حق کہ تم کہتے ہو گمراہی میں جا کر رہے۔“

دیکھ مسلم مطب ۵۰-۵۱

بانی فرقہ مسعودی نے اپنی ہی تمام کتابیں کو اصل حق طہ طہ و سلم نے کہتے ہو  
گمراہی قرار دیا تھا کہ اپنی اصابت کے سواقی اس ملک میں صحابہؓ سے علی قازان سب صحابہؓ کو  
بھڑا اور ضعیف کر کے ان کا حق منکر کر دیا اور وہ اصابت اس ملک میں صحابہؓ سے علی قازان  
کے خلاف تھیں اور صحابہؓ بھی ان کو اپنی کر کے کہتے ہو گمراہی میں جا کر رہے۔

## مسعودی فرقہ اور اہل حق امت

آپ نے اپنی فرقہ کے عقیدہ اسلام کے بارے میں بھی معلوم کر لیا کہ اس  
کے نزدیک مسلم کا مطلب غیر متفقہ ہے قرآن پاک کے بارے میں بھی اس  
کے عقائد آپ کے سامنے آچکے اصابت کے بارے میں بھی اس کا سارا زور  
تعارضات پر ہے اور تعارضات میں سے ان اصابت پر عمل اور حق کی  
دعوت ہے جو اس ملک میں قازان علی کے خلاف ہونے کی وجہ سے شیعہ ہیں  
کاش ”من هذا عذلی الطور“ کی دعویت سے زور جاتا اور فقہ کا خوف مل میں  
لے آتا تمام اہلسنت اہل حق امت کو دلیل شرعی ماننے لگتے آئے ہیں اہل حق امت  
کا خلاف نہیں قرآن و سنت و روایت ہے اپنی فرقہ اہل حق امت کو دلیل شرعی



کتاب و سنت کے پیچیدہ مسائل کو حلال کرنے کا نام ہے نہ کہ از خود مسائل گھڑنے اور شریعت سازی بلکہ اہل سنت کا اتفاق ہے کہ مجتہد شارح یعنی شریعت ساز نہیں ہوتا بلکہ شارح ہیں کتاب و سنت کی تحریکات کا ماہر ہوتا ہے وہ اجتہاد مسائل میں واسطہ فی الہام اور واسطہ فی التعمیم ہوتا ہے۔ اہلسنت والجماعت کے نزدیک ایسے مسائل اجتہاد میں ہر کتاب و سنت میں ہی پوشیدہ ہیں مجتہد پر اجتہاد واجب ہے اور حاکم پر تقلید واجب ہے اپنی فرقہ نے جس طرح اسلام اور اہل اہل کا معنی بگاڑا اسی طرح اجتہاد اور تقلید کا معنی بھی بگاڑا۔ اہلسنت کے ہاں اجتہاد کا مطلب ہے کتاب و سنت کے پیچیدہ مسائل کی حلال۔ اور اس نے اجتہاد کا معنی یوں بگاڑا کہ "قرآن و سنت کے خلاف مسائل گھڑنا اور کتاب و سنت کے خلاف شریعت سازی کرنا" یہ مطلب محض جھوٹ اور افتراء ہے کسی بھی مجتہد سے اپنی فرقہ اجتہاد کا یہ مطلب ثابت نہیں کر سکا اور تقلید کا مطلب سب اہلسنت و الجماعت کے ہاں یہی ہے کہ "ائمہ مجتہدین نے جو مسائل کتاب و سنت میں سے حلال کیے ہیں اس مجتہد کی راہنمائی میں کتاب و سنت سے ہی خارج شدہ احکام پر عمل کرنا" مگر اپنی فرقہ مسعود احمد نے تقلید مجتہد کا یہ لفظ مطلب گھڑا کہ "کتاب و سنت کے خلاف مجتہدین کے از خود گھڑے ہوئے مسائل پر عمل کرنا" اسی جھوٹ کی بناء پر اس نے فقہ گھڑا کیا ہے حالانکہ مجتہد کی تقلید کا یہ مطلب اپنی فرقہ کا خاتمہ ساز ہے۔ مقتدین پر بہتان و افتراء ہے مقتدین کی کسی بھی مصدق کتاب سے اپنی فرقہ تقلید مجتہد کی یہ تعریف ہرگز نہیں دیکھا سکتا۔ "لأنہم یقولوا اولین یقولوا"۔

## ائمہ مجتہدین کی کرامت کا ظہور

اپنی فرقہ ائمہ مجتہدین کو شریعت ساز کہتا ہے مگر ایک جگہ اس کے قلم سے حق بات نکل ہی گئی چنانچہ لکھتا ہے۔

"اس میں شک نہیں کہ چاروں ائمہ نے اس اصول پر مسائل کی قیاد کی ہے وہ اصول سنت ہے کہ وہ اس اصول سے مسائل کو (فقہ و حدیث کی روشنی میں حل کیا اور قرآن و حدیث کو بگاڑ کر کسی اور اصول کے قول کو دیکھ کر جس جگہ نہ دیکھتے تھے انہوں نے انہوں کو یہ طریقہ یہ ایک سنت قرار دیا چاروں ائمہ اس پر متفق ہیں۔"

(تفسیر حلال ص ۸۸)

ایسے ہی سوچ پر کسی نے کہا ہے۔

ہوا ہے دلی کا فیصلہ ایسا میرے حق میں

نکالنے کا طوطا چاک دامن نہ نکھائی کا

اب سوال یہ ہے کہ ہر امام برحق ہیں انہوں نے مسائل قرآن و حدیث کی روشنی میں حل کئے ہیں کا طریقہ سنت ہے تو ان مسائل کی جڑی زمین کتاب و سنت کی جڑی ہے اس تقلید کو کھڑا اور شرک کیسے کیا جاسکتا ہے۔

ایمام اعظم امام ابو حنیفہؒ

اپنی فرقہ نے ائمہ اربعہ کو برحق مان لیا اب امام صاحبؒ کے بارے میں







## مسعود احمدی - ایس - سی کی علوت

موصوف لوگوں کے سامنے یہ دعوت نگر کرکڑے ہوئے ہیں کہ میں ہر مسئلہ قرآن و حدیث سے دیکھا سکتا ہوں مگر اس میں وہ بڑی طرح تاہم ہونے تو اپنی اس بات کی پر پختہ رائے کے لئے وہ فقہ کو گامیوں میں شہرہ کر دیتے ہیں یہی تو وہ فقہ کی انکسوں سے ایسے مسائل پیش کرتے ہیں جو نہ مفتی پر ہیں نہ معمول پر۔ مسعود صاحب مذہب مفتی ابن مسائل کا نام ہے جن پر اعتدال کا لٹری اور حوازی عمل ہے مثلاً اور حوازی اقبال مذہب مفتی پر موقوف ہیں جس طرح قرآن وہی ہے جو امت میں قاز کے ساتھ ہر جگہ چھٹا جا رہا ہے نہ کہ کسی کتاب میں مذکور مثلاً و حوازی قراءتوں کو قرآن کہا جائے یہاں شیعہ "مبطلی اور بعد تو کہتے تھے آپ نے بھی مفتی پر اور معمول پر مسائل کو چھوڑ کر غیر مفتی پر اور مثلاً مسائل پر اعتراض شہرہ کر دیا اس کا جواب ہماری طرف سے وہی ہے جو آپ نے مگر میں حدیث ہرق صاحب کو دیا ہے۔

"مفتی حدیث کے ہم جواب نہ ہیں مفت حدیث پر اعتراض کرنا ہی غلط ہے۔"

دعیم ۱۱۰۰ م ۱۲۰۰

ہم بھی کہتے ہیں کہ مثلاً "غیر مفتی پر اور حوازی اقبال مذہب مفتی نہیں ابن اقبال پر اعتراض بھی غلط ہے اور ہم دیکھ جائے کہ بھی نہیں ہیں اور بعض لوگ مسعود صاحب مگر میں حدیث کی تقلید پر اتر آئے ہیں جیسے وہ کہا کرتے ہیں کہ ایمان میں بہت سے گمراہ مسائل ہیں بہت سی حدیثیں

قرآن کے خلاف ہیں یہی جگہ مسعود احمد نے فقہ کے بارے میں کہا ہے جو بے خیال میں اس کا جواب بھی وہی ہوتا ہے جو مسعود صاحب نے مگر میں حدیث کو دیا ہے گھٹتے ہیں۔

مگر سب احمدی (۱) نے ان کی حدیث کو قرآن پر کے خلاف نہیں سمجھا اور ہم دیکھ لائن کریم کے خلاف سمجھیں دیکھا یہ ہماری کہہ کا ضرور یہ بات سب دیکھ چکے ہوں یہی کہہ کا ضرور ہے۔"

(دعیم ۱۱۰۰ م ۱۲۰۰)

مسعود صاحب بڑا بڑا بڑا بڑا اور فقہاء امام صاحب کے مقلد مکرر ہے جیسا کہ انہوں نے بھی اعتراف ہے اگر ان سب نے ابن مسائل کو حدیث کے خلاف نہیں کہا تو اصل بات یہی ہے کہ نہ انہوں نے حدیث کی کچھ آئی نہ فقہ کے مسئلہ کی کچھ آئی کیونکہ اصل کتابیں تو انہوں نے چھپائی نہیں آئیں یہ سارا انہوں نے کچھ کا ضرور ہے۔

## مسعود کا غلط دعویٰ اور امت مسلمہ کو دھوکہ

اپنی فرقہ نے اپنے مطلق اپنے فرقہ کے لوگوں کو یہ باور کرا رکھا ہے کہ وہ بہت بڑا مفتی ہے اور وہ اپنی کتاب میں تمام صحیح احادیث نقل کرتا ہے اس لئے بے ہارے سالہ طبیعت والے لوگ انکی مکاری میں پھنس جاتے ہیں اس میں سے چند مثالیں حاضر ہوں جیسا کہ پہلے بھی گزر چکا ہے کہ اپنی فرقہ نے ۱۱۰۰ م میں اپنا فرقہ طحاوی ۱۱۰۰ م میں نماز کی کتاب تمام "مسئلہ المسلمین" شروع کی اس میں لکھا ہے۔



اس کتاب میں کئی ضعیف حدیث بھی ملتی ہے اگر کوئی صاحب اس کتاب کی کسی حدیث کے ضعیف ہونے کی خبر دیں تو ہم اسے نظر انداز کریں گے۔  
اور اس کتاب میں اسے اس کتاب میں درج نہیں کیا جائے گا۔  
(صفحہ ۱۲)

- (۱) اس کتاب میں سب سے زیادہ دور سند رخ یحییٰ لکھا ہے پانچویں ضعیف صفحہ ۳۳ پر اس پر پہلی حدیث ابو یزید سے آیا ہے اسکی سند کا پہلا راوی امام بیہقی مفقود امام شافعی ہے (یونانہ الفوتوایہات الیہ) الا مستقل رسالہ حیات الانبیاء پر ہے یہ دونوں امامیں مسود کے ہیں شرک ہیں  
(۲) دوسرا راوی ابو عبد اللہ الطحاوی ہے شیعہ ہے اور فرقہ میں ہوتا مسود کے ہیں شرک ہے  
(۳) افسار کا سراج السنی سے ثابت نہیں اور حقیقہ مذہبیت اپنی فرقہ کے نزدیک باطل اور ناقض اعتبار ہے۔

- (تہذیب الاسلام صفحہ ۱۰۳ و ۱۰۴ و ۱۰۵)  
(۴) ابو النعمان محمد بن الفضل دارم ضعیف ہے۔  
(تہذیب التہذیب صفحہ ۳۰۲ ج ۱-۲)  
ایسی مذہبیت کو اپنی فرقہ کذب و بھتان کہتا ہے۔  
(تہذیب الاسلام صفحہ ۱۳۸)

دوسری مذہبیت حضرت عمرؓ سے نقل کی ہے۔

- (۵) اس کو حائل السنہ کہا ہے یہ الفاظ مسود حائل سنہ بھی کہے ورنہ یہ باطل اور ناقض اعتبار ہے۔

(۶) اسکے دو راوی حیات اور شہداء غیر مرفوع ہیں خود اپنی فرقہ اپنی

مذہبیت کو کذاب اور بھتان کہتا ہے۔

(تہذیب الاسلام صفحہ ۱۳۹)۔

(۷) صفحہ ۳۳ پر حضرت علیؓ کی مذہبیت لکھی ہے جس میں عبدالرحمن بن ابی ہریرہ ضعیف اور منقول ہے اور الفاضل من السلفین کا ترجمہ "سب و دیکھیں چند کرکڑے ہوتے" کیا ہے جو کہ غلط ہے۔

(۸) ابن عمرؓ کی حدیث کے مرفوع و منقول ہونے میں اختلاف ہے۔  
(۹) مالک بن الحارث کی حدیث کذاب ابو علقمہ نامی ہے جو اپنی فرقہ کے نزدیک فرقہ پرست اور شرک ہے۔

(۱۰) حضرت وائلؓ کی سند کا راوی محمد بن جواد شیعہ یعنی فرقہ پرست اور شرک ہے۔

(۱۱) حضرت ابو ہریرہؓ کی مذہبیت کذاب ابن جریج ہے جس نے کہہ کرے میں مدکر تھے (۱۲) حورق کے ساتھ جمع کیا اور دوسرا راوی یحییٰ ابن یزید ماضی ضعیف ہے۔

(۱۳) حضرت ہارثؓ کی مذہبیت میں ابو حذیفہ ضعیف ہے۔  
(۱۴) حضرت انسؓ کی مذہبیت میں اس مذہبیت کی سند میں حماد بن عمار ہے اور اس کی مذہبیت کو اپنی فرقہ مشکوک کہتا ہے۔

(تہذیب الاسلام صفحہ ۱۴۰)۔  
(۱۵) تمام صحابہؓ رخ یحییٰ کہتے تھے نہ میں صرفی تمام صحابہؓ کو سنے نہ اسکی سند صحیح ہے کہ الفاظ اس سے اور رخ یحییٰ کاراوی محمد بن اسحق الخزاز کا ترجمہ و نقل ثابت نہیں ہے۔







کی ہے انکی جگہ میں ہارن الدور والحق "اسامیل بن مسلم ضعیف" اپنی  
 افتخار دلس "اور ابن ام الحسن بھول" اپنی فرقہ اس حدیث سے استدلال  
 کہتے ہیں اور اس فرقہ کے لوگ دلائل پر پوری نظر کرتے ہیں کہ مسود  
 صاحب جیسا افتخار کوئی نہیں انکی امامت فرض ہے حالانکہ وہ ہے ہمارا علوم  
 و جہ سے بالکل گورا ہے۔ اور قتیل انکے بھنے سے اپنے محبوب کی امت کو  
 پہانے۔ (امینی)

### موصوف کا اپنی ذات کیلئے بیعت کو فرض قرار دینا

موصوف نے اپنے فرقہ کے امیر یعنی اپنی ذات کے لئے بیعت کو بھی فرض  
 قرار دیا ہے اور ان کے نزدیک کوئی شخص اس وقت تک مسلم نہیں مسود  
 صاحب کا مسلم) نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ امیر فرقہ جماعت المسلمین کی  
 بیعت نہ کرے اور اس بیعت کے سلسلے میں وہ ان تمام دلائل کا ذکر کرتے  
 ہیں کہ جن کا حقیقی اسلامی حکومت اور جلیفہ المسلمین کے ساتھ ہے  
 موصوف نے جس طرح اپنی ایک الگ جماعت قائم کر لی ہے وہ اسی طرح یہ کہ  
 اور لوگوں نے بھی اپنی فرقوں بنالی ہیں اور اس طرح امت سے اسلامی حاکم  
 میں بے شمار فرقے معرض وجود میں آچکے ہیں اور اس جماعت کے امیر اپنے  
 حقیقت مندوں سے بیعت لیتے ہیں حالانکہ ان فرقوں کا وجود ہی شرعیہ  
 درست نہیں کیونکہ یہ فرقے امت میں افتراق و انکسار کا باعث بنتے ہیں اور  
 پھر ان فرقوں کے امراء کا اپنے حقیقت مندوں سے بیعت لینا کب درست

ہو سکتا ہے؟ امامت میں جلیفہ المسلمین کیلئے امام "امیر" سلطان جلیفہ کے  
 الفاظ استعمال کئے گئے ہیں اور ان کی بیعت کو ضروری قرار دیا گیا ہے اور  
 جلیفہ المسلمین کی بیعت کے علاوہ اور کسی شخص کی بیعت کا ذکر امامت میں  
 نہیں ملا لہذا اس طرح کی بیعت بلاشبہ بدعت اور شریعت سازی کے حرام  
 ہے انکی امامت کہ جن میں مسلمین کے جلیفہ کیلئے امام "امیر" سلطان اور  
 جلیفہ کے الفاظ ملتے ہیں ان کا ذکر امامت کی کتابوں میں کتاب الامارۃ اور  
 کتاب افتخار و جہ میں ملا ہے۔ البتہ پھر ایک امامت اور بعض باتوں کا ذکر  
 ہم یہاں کرتے ہیں۔ ایک حدیث میں ہے۔

"من طبع لنفسه الصلوة صلاته بد و لعنة قلبه ليطعه ان استطاع لان جلد  
 آخر ہذا بعد الفجر بواسطی لاخر"

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

ترجمہ: "جس نے امام سے طومس نیت کے ساتھ بیعت کر لی تو حتی  
 انقدر اس کی امامت کرے اور اگر کوئی دوسرا امام اس کے مقابل نہ پائے تو  
 اس کی گردن لڑا دے۔"

ظاہر ہے کہ اس امام سے جلیفہ المسلمین ہی مراد ہے امام نووی فرماتے  
 ہیں۔

امراء الاسلام کا رقبہ خود کتابی وسیع ہو جائے لیکن ایک ہی دور میں وہ  
 جلیفہ کی بیعت کے ہم عوازم طاء کا اتفاق ہے۔"

(شرح مسلم کتاب الامارۃ)

امام احمد بن حنبل سے مذکور حدیث میں وارو "امام" کی بدعت و روایت کیا



کیا تو آپؐ نے فرمایا۔ "جانتے ہو کہ امام کون ہوتا ہے؟ امام وہ ہے جس کی امامت پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہو اور شخص اس کی امامت کا قائل ہو اس حدیث میں امام کا یہی معلوم ہے۔"

(مسائل نظام امروہ ص ۱۸ ج ۲ روایت ابن حبان)  
حضرت ابو حنیفہؒ کی روایت ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

"من خرج من طاعة و فلول الجفاعة لمات ميتة جاهلية"  
ترجمہ : "جو شخص امامت سے نکل جائے اور جماعت کا ساتھ چھوڑ دے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔"

(کچھ مسلم کتاب الامارۃ باب لزوم الامان)  
حضرت مہد علیہ السلام نے فرمایا۔

"من خلع هذا من طاعة لقي الله يوم القيمة لاجل ان من ملت وليس له عظم يمت ملت ميتة جاهلية"

(کچھ مسلم کتاب الامارۃ)  
ترجمہ : "جو شخص اپنا ہاتھ (امیر کی) امامت سے کھینچ لے وہ قیامت کے دن اللہ جبارک و تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہوگی اور جو اس حال میں مرے گا اس نے (ظلم کی) جیت لے لی ہوگی تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔" ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"لا يخرج لعلي بن ابي طالب ولا لغيره من آل محمد من بعد محمد (کچھ مسلم کتاب الامارۃ) (ابو جحیفہ)

ترجمہ : "جب وہ عقیلوں کی بیعت ہو جائے تو جس کی آخر میں بیعت ہوئی ہے اسے قتل کر دو۔"

اس حدیث میں صاف طور پر واضح ہے کہ ان میں جس بیعت کا ذکر کیا گیا ہے اس سے مراد حلیفہ المسلمین کی بیعت ہے نہ کہ فرقہ ستوں کے ناموں کی اور مسعود امیر کا بیعت کے سوا کو اپنی طرف موزا سراسر ظلم اور امانت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بغاوت ہے۔ مسعود صاحب اس فتنی دنیا کے پتھر ٹکڑوں پر اپنی امامت کی وجہ سے آپ اکبرؐ کو بھول بیٹھے یہ قرطب کا کام تو یہودیوں کا ہے آپ نے اللہ کے پیغمبروں کی یاد بخیر کر لی۔

اللهم اوفنا الحق خطا و اوفنا الحق باطلا و اوفنا الحق اجنبيا

موصوف کی تصنیف "تقسیم الاسلام" کا جائزہ

(۱) موصوف نے سطر سطر میں کچھ مسلم کی روایت ذکر کی ہے۔ مثلاً میں اسے کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عزہؒ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم لڑائی میں کی کہ وہیپ تمہیں یہ خوف ہو کہ کافر تم کو تختہ میں چڑھا کریں گے۔" لیکن اب تو باطل امن ہے اب لڑائی ضرر کیوں کی جائے؟ حضرت عزہؒ نے فرمایا کہ جس چیز سے تمہیں قہر ہوا ہے مجھے بھی قہر ہوا تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے جو اللہ نے تم پر کیا















ہے کہ

”وَقَدْ رَأَيْتَ إِلَى تَلَوَى التَّلَاةِ مِنْ حَرِّ شَيْءٍ لَمْ يَطْلُبْهُ إِلَّا وَطْلَعُ لِي  
الْكِتَابُ الْقَدِيمُ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ يَطْلُبُ وَبِحَسْبِ عِلْمِ مَطْلَعِهِ لِي  
الْكِتَابُ لَهْلُ بِحَوْلِهِ فَالْكَامِ لَا لِي لَجِبَ بِحَوْلِهِ لَا بِحَوْلِهِ الْأَوَّلُ بَوَاقٍ مِنْ  
الْوَجْدِ لَا لَمْ يَطْلُبْ جَاهِلُ لَا بِحَوْلِهِ مَطْلَعُ الْفَتْحِ“

(مختصر دم الفتح ص ۸ و ۹)

(۱۸) موصوف صفحہ ۵۵ میں فرماتے ہیں۔

”ہم یہ لفظ عربی کا عربی علم میں نہیں ہوا اگر وہ کج  
عربی کو نہ کہ نیک ہوں تو کئی جگہ کی بات میں لای صورت میں  
ہو گا اور کئی جگہ نہیں لایا۔“

موصوف کو صرف لگا جاتا ہے کہ وہ علم جس کے بارے میں علماء دین کا  
ارشاد ہو کہ وہ بہت بڑے عالم ہیں اور جس شخص نے کج عربی پر تحقیق  
کے ہو تو اس کا شمار ہی علم میں نہیں ہو گا تو پھر کیا آپ جیسے ائمہ کرام  
کے نظام کا شمار ہی علم میں ہو گا؟ بڑے علموں کی بات ہے۔ لفظ  
پاک آپ کو چاہت دے آپ نے علماء کی توجیہ کی آپ نے ائمہ اربعہ کو  
شریعت سے اور مشرک کہا اور جہنم کا مستحق قرار دیا کیا آپ دوزخ کے  
تھیکیدار ہیں؟ چاہت اور خلافات کے تھیکیدار ہیں؟ اگر جس کو چاہا چاہت یافتہ  
کہہ دیا جس کو چاہا گمراہ کہہ دیا جس کو چاہا دوزخی قرار دیا کیا قرآن و حدیث  
یہ ہی سہل دتا ہے؟

(۱۹) موصوف نے علماء ائمہ اربعہ اور پیران دین کی توجیہ کی ہی تھی  
مگر صفحہ ۲۴ و ۲۵ میں ام المومنین زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی شان

عالی میں بھی گستاخی کی چنانچہ لکھتے ہیں۔

”ہیں حضرت عائشہؓ نے یہ مطلب سمجھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
و سلم کے حق میں جو دعویٰ و فتویٰ ہو گا وہ یہ ممکن رہی کہ ملاں کیا  
نہیں کر سکتا اس کو خطاب کریں وہاں انہوں نے اس فعلی کو حضرت عمر  
کی طرف منسوب کیا۔“

لہذا حضرت عائشہؓ نے اپنی سنی ہوئی حدیث اور باہر قرآنی حجت سے  
استدلال کرتے ہوئے اپنی غلطی حدیث کو کج نہیں کہا لیکن یہ ضروری  
نہیں کہ ہر کچھ انہوں نے کہا وہ کج بھی ہو حضرت عائشہؓ میں تحقیق کی  
زوائد عبارت تھی اگر وہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی زبان فیض  
قرآن سے بھی یہ انقلاب سنیں تو حاشا نہ رہیں بلکہ اس کی تفسیر کی  
جواب ہو جس۔ لیکن موصوف نے کہا کہ حضرت عائشہؓ نے لفظ مطلب کہا تو  
مسعود صاحب اگر نوجہ مطلب کے بارے میں آپ کا یہ گمان ہے (کہ سب وہ  
اور ہی (صلی اللہ علیہ و سلم) ایک ہمز میں ہوتے تھے تو وہی آئی تھی) کہ وہ  
کج مطلب میں کچھ نہیں تو پھر کیا آپ کج کہتے ہیں؟ خدا را ام المومنین  
کو تو بخل رہیں کیسے ایمان نہ ہو کہ قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
و سلم کا دست مبارک ہو اور آپ کا گریہ ہو۔

(۲۰) صفحہ ۵۸ پر موصوف نے

”وَعَلَىٰ لَكُمْ الْعُقُوبَاتُ وَأَعْرَضَ عَنْهُمْ الْعُقُوبَاتُ“

(۱۸ اعراف آیت نمبر ۵۵)

دہلی لکھ کر اس کے ذیل میں لکھا ہے۔

”یہا قرآن میں ہے جہاد کیا جاتا ہے کہ جواب دہم ہے؟ ہرگز











## فرقہ "جماعت المسلمین" کے عقائد و افکار عقیدہ (۱)

تقلید کا افکار

اپنی فرقہ تقلید کا افکار کرتا ہے کہ اگر عربوں میں سے کسی کی تقلید نہ کی جائے اور تقلید کو شرک کہتا ہے کہ کسی بھی امام کی تقلید کرنا شرک ہے مسعود احمد اپنی تصنیف "التحقیق فی جواب العقیدہ" میں لکھتے ہیں

مگر کہ فرقہ کے مکرر ہونے سبکی کی وجہ خلق کی فرقہ سے کوئی  
تلاش نہیں لگائی آج کل شرک ہے اور یہ سب کہ تقلید کا شرک ہے  
لہذا تقلید ہی اس شرک کی اصل ہے۔"

(صفحہ ۳۰)

اور مسطورہ کو شرک اور جاہل کے خطاب دینے کے پتہ بند لکھتے ہیں

"مقلدین اقامت لکھتے ہیں کہ آج کل یہ سب میں سے کسی امام کے  
مطلب کو درست قرار دینے اس آفتاب کو امام کی کرتا ہے نہ کہ  
جاہل"

(صفحہ ۳۱)

یعنی مسعود احمد کے نزدیک تمام دنیا جاہل ہے صرف انکی ۵۵ یا ۵۶

سای کل دوائے فرقہ یعنی غیر مقلدین کے فرقہ ہی عالم ہیں باقی تمام لوگ  
جاہل ہیں (امریکا ہاشم) اسی کتاب کے صفحہ ۵۵ میں مسعود صاحب لکھتے ہیں۔

"تقلید سے داخل ہوتی نکلتی ہے۔"

"تقلید گمراہی پیدا کرتی ہے۔"

یعنی مسعود کے نزدیک تمام لوگ گمراہ ہیں صرف مسعود کے بعد کے  
جو فرقوں میں رہتے ہوئے غیر مقلدین ہیں وہی درست ہے ہیں اور باقی سب  
تمام گمراہ ہیں۔ مگر "فقہائے کرام" اسلامین اسلام جو کہ مقلد تھے سب گمراہ  
ہیں۔

جواب

اس پر طویل کتاب لکھی جا سکتی ہے مگر طوالت کے خوف سے مختصر جواب  
دیا جاتا ہے یہ ہے کہ سب سے پہلے تقلید کی قرابت سامنے آتی چاہئے کہ  
تقلید کس چیز کا نام ہے؟

## تقلید کی تعریف

کسی شخص کا کسی دینی علم بزرگ اور مقتدا سے دین کے قول و فعل کو حاصل  
حسین حق اور اللہ کی بناء پر شریعت کا حکم سمجھ کر اس پر عمل کرنا اور اس پر  
عمل کرنے کے لئے اس بہتد پر اللہ کی بناء پر دلیل کا انتظام نہ کرنا اور دلیل



معلوم ہونے تک عمل کو جاری نہ کرنا اصطلاح میں تھبید کہلاتا ہے۔

(نوٹ) یہ بات اہل ایمان کے لئے چاہئے کہ کسی بھی کام کی تھبید صرف اس مسئلہ میں جائز ہے کہ جس مسئلہ میں قرآن وحدیث میں کوئی ممانعت نہ ہو اور وہ مسئلہ اعلانِ امت کے خلاف نہ ہو اگر ان نکتہ چیزوں میں سے کسی ایک میں اس مسئلہ کی ممانعت ہو تو اس کام کے قائل کو رد کر دیا جائے گا اور اس کی تھبید عین کی جائے گی۔

(۱) مولانا قاضی محمد امجدی اپنی مشہور کتاب مختلف اصطلاحات فقہیہ "مطبوعہ مکتبہ مطہرین" میں بعض شریعہ اسلامیہ سے متعلق لکھتے ہیں۔

"اصطلاح القیاح لاسان غیرہ فیما یشترک فیہ من مسئلۃ الفحشاء من غیر نظر فی التعلیل لکن هذا الصیغ محض قول فقیر القیاح لاسان من مدعی من غیر مطلقہ دلیل"

ترجمہ: تھبید کے اصطلاحی معنی ہونے کی دلیل کا نہ صرف کے قول کا عمل کو رد دیکھ کر جب تک ہونے چاہئے گا کہ بار بار دہانا لکھ کر ایمان کی باتوں کی تردید دہانے کے لئے کہنے پر عمل نہ ہو گا کہ اس بھروسہ کرنے والے اعتقاد سے نہ صرف کے قول کا عمل کو رد چاہئے گا کہ بار بار یہ بار دیکھ کر کہے۔"

(۲) علامہ ابنِ عساکر اور علامہ ابنِ قیمینی شرح منہاج مطبوعہ مصر کے صفحہ ۲۵۴ میں فرماتے ہیں۔

"معمودۃ من جہام من قولہ یموت الفحشاء من غیر نظر فی التعلیل"

ترجمہ: "بغیر تھبید عین تھبید کے ساتھ کسی کے قول کا عمل کو رد کر دینے کی گنجائش نہیں ہوتی۔"

(۳) کئی شرح سماوی "مطبوعہ مجبلیٰ مطبعہ ۱۳۰۰" میں ہے۔  
"اصطلاح القیاح القیاح علی من لہ من حق یموت الفحشاء من غیر نظر فی التعلیل"

ترجمہ: "بغیر تھبید عین تھبید کے لئے کسی کے قول کا عمل کو رد کر دینے کی گنجائش نہیں ہوتی۔"

یہ دونوں صورتیں کا حاصل صرف یہ ہے کہ مقلد "تھبید" کے قائل و دھل کو دریافت کر کے محض عین تھبید اور عین حق کی بات پر عمل کرے اور اپنے اس حلیم و دلیل کیلئے تھبید کے اعتقاد میں دلیل کی تردید کرے اور نہ اس سے دلیل کا مقابلہ کرے اگر بعد میں مقلد کو تھبید کی دلیل کا علم ہو گیا یا اپنے ذاتی علم "معاذ اللہ" اور تجسس و شخص سے اس مسئلہ کے متعلق بحث سے باہر دلیل دریافت ہو گئے تو یہ بات برزک تھبید کے معانی میں ہے۔ اور یہ بات ایمان میں رد نہیں چاہئے کہ تھبید اور ایمان ہم معنی ہیں کوئی فرق نہیں چاہئے کہ اصل المذہب میں علامہ رشید احمد مکتوبی "قرنہ فرماتے ہیں۔

"مجاز اور تھبید کے معنی واحد ہے۔"

لہذا جن لوگوں نے ایمان اور تھبید میں فرق کیا ہے وہ ہم پر بحث نہیں۔

"اصطلاح فی اصطلاح"

"التعلیل" : غیر مقلدوں کا یہ کہنا کہ تھبید جہالت کو معذور ہے کیونکہ تھبید میں عدم معرفت دلیل و دلیل ہے۔ تو ہماری طرف سے جواب یہ ہے کہ تھبید کی تعریف میں لفظ "التعلیل" سے مراد اصل وہ دلیل ہے جس کو مجتہد نے پیش نظر رکھ کر اعتقاد کیا ہے۔ علمی زبان میں اسے یوں کہہ سکتے ہیں کہ "التعلیل" میں لفظ لام عبد کا ہے اور لفظ "من غیر نظر فی التعلیل" اور "من غیر نظر فی التعلیل" من غیر مطلقہ التعلیل ہے جس کا حاصل یہ



ہوا کہ مقلد کا پختہ اصول جانتے سے دلیل خاص کی طلب اور تحقیق نہ کرنا بلکہ اس کے قول کو محض حسن ظن اور اجتہاد کی بناء پر جانا اور اس کی تائید اور کرنا عقیدہ ہے بعد میں جا کر اجتہاد کی دلیل خاص یا دوسری دلیل کا بغیر مطالبہ مقلد کو معلوم ہو جانا یا کسی دوسرے عالم سے معلوم کر لینا یا اپنے ذاتی مطالعہ کتب کے ذریعہ یا اپنی خداوندی فہم و ذکاوت سے واکل کاظم حاصل کرنا یا عوام کو سمجھانے کے لئے مثالوں میں موازیں کی زبان بڑی کیلئے واکل کو بیان کرنا معلوم عقیدہ کے لفظ "مطلق نہیں ہے اور عقیدہ ہرگز ہرگز موجب مجمل اور سب ملکی کا نام نہیں۔ اگر عقیدہ کے لغوی معنی پر غور کی جائے تو ہادیشہ کسی اجتہاد و عقیدہ کی تائید ایک لفظ سائنسہ پیش کرتی ہے عقیدہ کا لغوی معنی "کسی کی لٹاری کا قائلہ (چار) پان لینے کے ہیں۔" مگر ضیاء نہیں کہ لغت میں جو معنی کسی لفظ کے لکھے ہوئے ہوں عرب و اصطلاح میں بھی وہی مراد لئے جائیں شاید اسی لکت کے پیش نظر ہوئے کی وجہ سے عقیدہ کے مطالعہ میں علماء ضیاء نے راہ پائی بغیر نے اس کو شرک تک کہہ دیا جیسا کہ غیر مقلدین نے عقیدہ کو شرک کہا ہے۔

## عقیدہ کی اقسام

عقیدہ کی دو قسمیں ہیں (۱) مطلق (۲) مضمی۔ بعد رسالت میں لوہ صحابہؓ کے دور میں ان دونوں پر عمل ہوتا رہا جس کی سب سے بڑی نظیریں حدیث کے اور تاریخ کے واقعوں میں ملتی ہیں۔

## عقیدہ غیر مضمی کا رواج

مضمون مطلق لفظ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہؓ کے لئے مسائل جزیئہ اور معاملات معلوم میں عمل کرنے کے لئے تھیں راستے تھے (۱) ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم (۲) اجتہاد (۳) عقیدہ۔ اگر کسی صاحب کو کسی بھی جزیئہ مسئلہ میں تردد ہوتا تو بظاہر قریب و عداقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عقل حاصل کر کے اس پر عمل کر لیتے اور اگر دور ہونے کی وجہ سے یا کسی اور مقام پر عداقت نہ ہو سکتی تو قائد کے ذریعہ یا خدا و کتابت سے دریافت کرنے کی کوشش کرتے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکتا اور ان میں خود اجتہاد کی قوت ہوتی تو اپنے اپنے اجتہاد اور استنباط سے کام لیتے اور عمل کرتے اور اگر قوت احتیاطیہ میراث ہوتی یا اس سے کام لینا نہ چاہتے تو جو بھی عالم بن جاتا اس سے دریافت کرتے اور وہ اپنی روایت یا روایت سے جو کچھ جواب دیتا چہ رسد و اقوال و اقوال سے اس پر یقین کر لیتے چونکہ ان حضرات کا مقصد خاص عمل کرنا ہوتا تھا اس لئے اس کا راستہ تلاش کر کے عمل میں مصروف ہو جاتے اور "کل و قال میں وقت ضائع نہ کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دصال کے بعد چہ نگہ بردار راستہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کرنے کا سلسلہ شمع ہو گیا اور مسائل غیر مضمونہ اور احتیاطیہ میں صرف وہی چیزیں یعنی اجتہاد اور عقیدہ پر عمل کا دارومدار رہ گیا اس لئے اللہ پاک نے اپنے فضل و کرم سے مجتہدین کی ایک بڑی جماعت پیدا کر دی لیکن اس وقت تک کسی



بھتہ کے اصول و قواعد مضبوط نہیں ہوئے تھے اور اسی طرح مسائل و فروع بھی مدوں نہیں تھے اس لئے کسی خاص مضمین بھتہ کے مسائل اختلافیہ پر مطلع ہو کر اس کے مذہب مضمین کی پابندی اور اس پر عمل کرنا نسلت و دشوار بلکہ غیر ممکن تھا اور غیر بھتہ میں نئی تدبیر و تقویٰ اور انکسار عمل کا جذبہ سوزن تھا لہذا جس کو جو بھی بھتہ میں جانا اس سے اپنی ضروریات کا مسئلہ دریافت کر کے عمل کر لیتا اور اس مسئلہ میں اسی کی تقلید اور پیروی کر لیتا کسی خاص بھتہ کی پابندی نہیں تھی اور نہ یہ اس وقت ہو سکتی تھی تقریباً دسویں صدی ہجری کے آخر تک اسی طرح تقلید غیر مضمین جاری رہی اور اس کا ایسا عام دواغ رہا کہ کسی بھی جہل لاف عالم نے اس پر کوئی افکار نہیں کیا۔

### تقلید مضمین کا رواج

دسویں صدی ہجری میں جب طائفتہ داعیین نے تمام مذہبی اصول و فروع کی تدبیر اور تعین و تکلیف کا سلسلہ بحدیج شروع کر دیا تب بعض مسائل کے ایسے مجموعے پائے جانے لگے جن کے ذریعہ اکثر بھتہ میں جہل ترین اور لاکھ حلقہ (شاگردوں) نے اپنے اپنے ماسی اور افکار کے مذہب و مسائل کی بنا اور تدبیر میں سنی طبع شروع کر دی اس طرح دسویں صدی ہجری کے بعد اکثر لوگوں میں تقلید مضمین کے دواغ کی ابتدا ہوئی لیکن اس وقت تک مذہب مدوں کا اس قدر عام دواغ نہ ہوا تھا کہ ہر جگہ اور ہر مضمین کو ہستی و دستیاب ہو سکیں اور نیز بھتہ میں کی خدا کو بھی غیر محسوس تھی

اس لئے جن لوگوں کو مذہب مدوں پر سے طوطے پھرتے ہوئے وہ اس وقت بھی حسب دستور سابق تقلید غیر مضمین پر عامل رہے اور بہت سے لوگوں نے ایک ایک مذہب کی پابندی کر کے تقلید مضمین کا احترام کر لیا اور پھر یہ تقلید مضمین بھی جن چار مشہور مذہب میں محصور تھی کیونکہ ان مذہب کے علاوہ اس وقت اور بھی بعض بھتہ میں کے مذہب پائے جاتے تھے چوتھی صدی ہجری تک یہی دواغ رہا۔

### تقلید مضمین کی مثالیں عبد مصحابہ میں

۱) صحیح بخاری میں تحریر ہے کہ ثل مینہ ہے کہ ثل مینہ نے ابن عباس سے اس صورت کے بارے میں سوال کیا اور طواف فرض کے بعد حائض ہو گئی ہو اگر وہ طواف دواغ کیلئے پاک ہونے تک انتظار کرے یا اس سے طواف ساقط ہو جائے گا اور بغیر طواف کے واپس آنا جائز ہوگا؟ ابن عباس نے فرمایا کہ وہ جا سکتی ہے ثل مینہ نے کہا کہ ہم آپ کے قول پر نید ہیں جہت کے قول کے خلاف عمل نہیں کریں گے۔

(صحیح بخاری)

اور صحیح بخاری میں اسی واقعہ میں ثل مینہ کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

”تمپ تھی میں ذات میں نید میں طاعت ذمہ تکتے ہیں کہ یہ صورت

بہر طواف کے واپس نہیں ہو سکتی۔“

تیز صحیح بخاری میں ہی بخلاف مسئلہ مذکور طائفتہ داعیین نے واقعہ میں



یہ اطلاق ملے ہیں۔

”مسئلہ“ نے کہا کہ تم یہ جاننا کے خلاف قول ہی نہ کی  
 اجازت نہ کریں گے اس مہاس نے فرمایا کہ آپ ایک ام سلمہ سے  
 مروایت کریں کہ وہ جواب میں سنا دیا ہے وہ دوسرے ہے۔“

اس واقعہ میں اہل حدیث اور ابن مہاس کی گفتگو سے ”چند چیزیں وضاحت  
 کے ساتھ سامنے آتی ہیں۔

(۱) اہل حدیث نے ابن مہاس کی تکفید مخلص کہتے تھے اور ان کے قول کے  
 خلاف کسی قول پر عمل نہیں کرتے تھے مذکورہ واقعہ میں ابن حضرت نے ابن  
 مہاس کے فتوے پر عمل نہ کرتے کی اس کے سوا کوئی اور وجہ بیان نہیں کی  
 کہ وہ اپنے فتوے کے خلاف ہے۔ (۲) ابن مہاس نے بھی ابن حضرت پر  
 یہ اعتراض نہیں فرمایا کہ تم تکفید کیلئے ایک مخلص کو مسمیٰ کر کے کہو یا  
 قرآن کے مرتکب ہو رہے ہو بلکہ انہیں حضرت ام سلمہ سے مسئلہ کی تحقیق  
 کر کے زیادتی طرف دوبارہ مرواحت کرنے کی دہشت فرمائی۔ چنانچہ صحیح بھاری  
 میں ہے کہ یہ حضرات حدیث پہنچے تو انہوں نے ابن مہاس کے قول کے مطابق  
 ام سلمہ سے واقعہ کی تحقیق کر کے دوبارہ زیادتی طرف مرواحت کی جس کے  
 نتیجے میں زیادتی نے مکرر حدیث کی تحقیق فرما کر اپنے ساتھ فتوے سے رجوع  
 فرمایا۔

(۳) ابو موسیٰ اشعریؓ سے جبکہ لوگوں نے ایک مسئلہ پر چھاپا یہی مسئلہ  
 ابن مسعودؓ سے پوچھا گیا اور ان سے اس مسئلہ میں ابو موسیٰؓ کی رائے بھی ذکر  
 کردی گئی ابن مسعودؓ نے یہ فتویٰ دیا وہ فتویٰ ابو موسیٰؓ اشعریؓ کے فتوے کے  
 خلاف تھا لوگوں نے ابو موسیٰؓ سے ابن مسعودؓ کے فتوے کا ذکر کیا تو انہوں نے

فرمایا ”جب تک یہ غیر عالم (ابن مسعود) تم میں موجود ہیں تم مجھ سے مت  
 پوچھا کرو۔“ ابو موسیٰؓ کے اس ارشاد سے ہر مخلص سمجھ سکتا ہے کہ انہوں  
 نے ہر مسئلہ میں ابن مسعودؓ کی طرف رجوع کرنے کا خطوطہ دیا اور یہی تکفید  
 مخلص ہے کہ ہر مسئلہ میں کسی ایک ہی عالم سے رجوع کیا جائے۔

### تکفید مخلص ہی ضروری کیوں ہے؟

صحابہ کرامؓ اور تابعینؓ کے دور میں دیانت ”ایمانداری“ عام فہمی میں بہ اعتبار  
 کیا جاسکتا تھا آخرت میں اہل طیبہ و سلم کے فیض صحبت سے ان کی  
 فطرت اس قدر مغلوب فہمی کہ غصہ“ شریعت کے احکام میں انہیں اجازت  
 ہونی کا خطوطہ نہیں تھا اس لئے تکفید مطلق اور مخلص دونوں پر ابن حضرت  
 کے دور میں عمل ہوتا تھا بلکہ دیانت لوگوں میں ہوتی نہ رہی تو تکفید مخلص  
 پر انحصار ضروری ہو گیا۔

### تکفید مخلص کا وجوب

اس بارہی اور کم عقلی اور غصہ پرستی کے دور میں تکفید مخلص ضروری  
 اور واجب ہے اس سے کسی بھی صاحب فہم اور سلیم الخلق کوئی کو نقصان  
 اٹھانے نہیں ہو سکتا تکفید کے وجوب اور اس کی ضرورت کو سمجھنے کے لئے پہلے  
 وجوب کے معنی سمجھ لینا چاہئیں کسی چیز کے واجب اور ضروری ہونے کی دو



مردم میں ہو سکتی ہیں ایک یہ کہ قرآن و حدیث میں خصوصیت کے ساتھ اس کی تاکید فرمائی گئی ہو جیسے نماز، روزہ وغیرہ اس طرح کے وجوب کو وجوب بالذات کہتے ہیں اور کئی صورت یہ ہے کہ اس امر کی ضرورت نہیں مگر اس کی تاکید نہ کی گئی ہو مگر جن امور کی قرآن و حدیث میں تاکید کی گئی ہے ان پر عمل کرنا اس امر کے بغیر ممکن نہ ہو اس لئے اس کو بھی ضروری اور واجب کہا جائے گا کیونکہ یہ ایک مطلوب اصول ہے کہ واجب کا مقدمہ بھی واجب ہوتا ہے۔ یہ یعنی جس چیز پر کسی واجب کا دارومدار ہو وہ خود بھی واجب ہوتی ہے اس کی مثال میں بہت سی چیزیں کا نام لیا جاسکتا ہے جن میں قرآن و حدیث کی تدبیر اور کتابت بھی شامل ہے دیکھئے شریعت میں کہیں بھی قرآن و حدیث کو اس طرح نہ کہا کہ اسے اور ان کو ضبط کر لیں جس لئے اسے صراحتاً "علم نہیں کیا ہے لیکن چونکہ قرآن و حدیث کو محفوظ رکھنا اور اس کو ضائع ہونے سے بچانا ایک شرعی فریضہ ہے جس کی ہر بار تاکید کی گئی ہے اور تجرید ظاہر ہے کہ بغیر کتابت کے عاجز۔ ان کی حفاظت بالکل تھی اس لئے قرآن و حدیث کے لکھنے کو ضروری اور واجب سمجھا گیا یہی وجہ ہے کہ "حالات" اس پر امت کا اتفاق چلا آیا ہے اس طرح کے وجوب کو وجوب باذنیہ کہتے ہیں۔ وجوب کے سلسلہ میں مذکورہ بالا تفصیل کے بعد اب یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ تقلید محض بھی واجب باذنیہ ہے کیونکہ تقلید محض سے ان مسائل کا رد وائے نہ کرنا مقصود ہے جن سے شریعت اسلام نے شیعہ کے ساتھ رد کا یہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

"وَلَا تَقْسَمُوا عَلَى الْاٰمَةِ بِمَا صَاحِبُهَا"

(احزاب)

ترجمہ : "صحابہ کے بعد دشمن پر فساد کا ہمت نہ کرو۔" آیت کریمہ میں فساد کرنے سے روکنا یہی ہے اور ظاہر ہے کہ جو چیز فتنہ و فساد کا باعث ہوگی وہ خود بھی مضر ہوگی اور اس کا ترک واجب ہو گا چونکہ غیر عقلیت موجب فتنہ و فساد ہے اس لئے ترک تقلید مضر ہوگی اور ائمہ اربعہ میں سے کسی بھی امام کی تقلید واجب ہوگی کیونکہ اس سے فتنہ و فساد کا رد وائے نہ ہو جائے گا۔

## تقلید محض کے بارے میں حضرت شاہ ولی اللہ کا قول

یاد رکھئے پہلی اور دوسری صدی میں تقلید کا دلچ نہ تھا بلکہ دوسری صدی کے بعد تقلید محض پر عمل شروع ہوا اور اس زمانے میں یہی چیز واجب تھی۔

## تقلید محض کا انحصار مذاہب اربعہ میں

پہلی صدی ہجری میں جبکہ مذاہب اربعہ، حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی کی کتب فقہ مدون ہو کر افکار عالم میں پھیل گئیں اور ان مذاہب اربعہ میں سے کسی نہ کسی مذہب پر ہر جگہ اور ہر شخص کے لئے عمل کرنا مسل اور عمل ہو گیا اور حضور اہل ان چار ائمہ جیسے ہی امام ابو حنیفہ، مالک، شافعی، ابو یوسف



مخبر کے مذہب کے موافق تمام مذہب اور چوتھی صدی ہجری سے قبل تک نہ کچھ پاسے جاتے تھے اسباب خلافت کی کسی خاص اور وجہ سے قطع ہو گئے بلکہ کہا جاتا ہے کہ طہیت انہی اسی طرح تھی کہ جس کا باقی رہتا مقصود تھا باقی رہا دین کا ہو گیا اور اہل سنت والجماعت میں ان چار مذہب کے موافق کوئی مذہب صریح اور معمول سے نہ رہا اور یہ عدم ضرورت اختلاف میں بھی کسی آنکھ تپ چھٹی صدی ہجری میں ان چاروں ائمہ کے مذہب میں تھکید مخلص کا انحصار ہو گیا حضرت شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں کہ

”مذہب اربعہ کے نام سے تمام مذہب گننا“ معنی ہو گئے نہ اس کی چاروں اقسام کا اور نہ سوا ستم کا اور نہ قرار دیا کہ ان سے اور نہ سوا ستم سے کیا جائے۔“

(نور الہدایہ)

علامہ ابن عساکر نے مقدمہ تاریخ میں لکھتے ہیں۔

”معاذ اللہ میں نے اس امر اور میں تھکید صبر نہ کی اور میں نے کہا کہ ہمارے مذہب کے مذہب نہیں ہو گئے اور توکل نے اختلاف کے انداز سے اور رابطہ نہ کیا کہ نہ اور نہ کہ اختلاف طبع مذہب سے بھی اور لوگ ہر مذہب کو سمجھتے تھے کہ وہ مذہب ہے اور اس امر کا اثر یہ ہوا کہ ائمہ کے مذہب میں کسی ایسے مذہب نہ کہ چاہیے نہ تو اس کے اقل میں نہ اس کا وہی اور نہ ہی اسے اقل و اکثر ہے فقہاء طوائف مذہب میں نہ فرق تھے انہوں نے اختلاف سے ایسا فرق خارج کیا اور اس کے خلاف ہونے کی ضرورت لہذا میں نے اس امر میں تھکید کی کہ مذہب کیلئے کسی کے مذہب نہ رہے تھے چنانچہ اور روایتی کرنے لگے اور یہ کہ زمانہ تھکید میں تمام مذہب اس طرح تھکید کرتے تھے کہ کسی ایک

تمام اور کسی دوسرے امام کی طرف رجوع کرتے تھے اور کھڑا ہی جاتا ہے۔ اس لئے اس طرح کی تھکید کرنے سے توکل کو صحیح کرنے کے اور تھکید ہی امام کی تھکید کرنے پر کوئی وجہ نہ تھی اور صرف حق مذہب والی رہ گیا اور یہ صحیح اصول و فاضل سند و آثار اور عقل اپنے اپنے امام اپنے ہی تھکید کرنے کا اور مذہب سے کیا تو اس امر کے اور کچھ مطلب نہیں ہے اور علامہ زبیدیؒ میں مذہب انہی ائمہ کا دعویٰ کرتے ہیں صمدی اور اس کی تھکید مجاہد اور حرک ہے اور اہل اسلام میں ہی انہی اربعہ کی تھکید یا مستحکم ہو گئے ہیں۔“

(مختصر زاد المعاد ج ۱ ص ۱۰۰)

امام کی تھکید کن چیزوں میں ہے؟ یعنی امام کی تھکید کس حیثیت سے ہوگی؟

اور ایک امر بخوبی سمجھ لینا چاہئے کہ کسی امام کی تھکید کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ امام کا قول مانا فرض اور واجب ہے اور قرآن و سنت کی (تخلیہ) اس امام کے قول کے سامنے کوئی حیثیت نہیں بلکہ اس کے قول کو قرآن و سنت پر نہ کیا جائے گا اگر صحیح ہے تو قول کیا جائے گا اور اگر اس کا قول قرآن و سنت کے خلاف ہے تو اس کے قول کو ردی کی فوری میں پھینک دیا جائے گا اور امام کی تھکید صرف ان ہی امکانات میں ہوگی کہ جس کے بارے میں قرآن و سنت خاموش ہو یا قرآن و سنت میں اس کا اعتدال ہو اور وہ حق ہم ہو تو کھلم کھلا ایسی جگہ مستحکم ہو اور کھلم کے علم کو شارع کی حیثیت



مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ قرآن و سنت کے احکامات کی اطاعت کرے لیکن قرآن و سنت میں بعض احکامات تو وہ ہیں جنہیں ہر معمولی پرہیزگار کھانا پینا سمجھ سکتا ہے ان میں کوئی ایہام یا تعارض نہیں ہے جو شخص بھی انہیں دیکھے گا وہ سمجھ لے گا اور اسے کوئی الجھن پیش نہیں آئے گی اس کے برعکس قرآن و سنت کے بعض احکامات وہ ہیں جن میں کسی قدر ایہام یا اجتہاد ہے اور جبکہ ایسے بھی ہیں کہ قرآن کی کسی دوسری آیت یا کسی دوسری حدیث سے تعارض ہیں ایسے موقع پر قرآن و سنت سے احکامات کا استنباط کیا نہایت دقت طلب اور دشوار ہوتا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے۔

”وَالْمُطَلَّعَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَمْرِ الْفِتْيَانِ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ“

(نور)

ترجمہ : ”مرد بن موروث کو طلاق دیدی گئی ہو وہ تین قرہ گزارنے تک انتظار کرے۔“ اس میں مطلق عورت کی عدت بیان کی گئی ہے اور اس کے لئے تین ”قرہ“ کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ ”قرہ“ کا لفظ عربی زبان میں بعض اور طرہوں کیلئے استعمال ہوتا ہے اگرچہ مراد لیا جائے تو عدت کا مطلب ہو گا کہ مطلق کی عدت تین ماہوں کی گزرتا ہے اور اگر طرہ مراد لیا جائے تو تین طرہ عدت قرار پاتے ہیں اس موقع پر غور سے لے یہ الجھن پیدا ہوتی ہے کہ ہم ان دونوں معنوں میں سے کس معنی پر عمل کریں؟ اور عدت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

”مَنْ لَمْ يَتَرَكَ الْمَطْهُرَةَ لِمَنْ يَتَزَوَّجُ مِنْهُ فَلَهُ وَوَسْوَدَ“

(ابو داؤد)

ہے بھی نہ کہا جائے گا بلکہ مطلب یہ ہے کہ اجنب قرآن و سنت کا ہی مقصد ہے صرف قرآن و سنت کی مراد سمجھنے کے لئے بیشیہ شائع قانون ان کی تشریح و تفسیر پر اجماع کیا گیا ہے اور ان کی اجراء اس لئے ضروری ہے کہ وہ حضرات غیر قانون کے تھے بدعا کی کاہرہ میں تھا بلکہ شریعت کا دور تھا اور وہ لوگ اصحاب رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) و تابعین سے صحبت یافتہ تھے اور وہ قرآن و سنت کے معنی کو ہم لوگوں سے زیادہ سمجھتے تھے اور اچھا سمجھتے تھے چونکہ پچھلی صدی ہجری کے بعد غیر قانون پائی نہ رہا اس لئے کسی ایک امام کی تقلید ضروری ہوئی اور امام کی تقلید مسائل مضمومہ میں نہیں بلکہ مسائل غیر مضمومہ میں ہے۔

## تقلید کا مقصد اور اس کی حقیقت

دین اسلام کی اصل دعوت یہ ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول و فعل سے انکام الہی کی ترجمانی فرمائی ہے کہ کون سی چیز حلال ہے اور کون سی حرام؟ کیا جائز اور کیا ناجائز؟ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور فرمائشوں کی ضروری ہے لہذا شریعت کے تمام معاملات میں صرف اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت ضروری ہے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ صرف قرآن و سنت کی پیروی کرے جو شخص رسول کی عبادت کسی اور کی اطاعت کرنے کا قائل ہو اس کو مشرک بالذات ملاح کہتا ہو وہ یقیناً دین اسلام سے خارج ہے لہذا ہر



ترجمہ : "میر غرض بھائی کا کام دار نہ پھوڑے کہ اللہ اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے اعلان جنگ سن لے" اس میں بھائی کی مباحثت کی گئی ہے لیکن بھائی کی ہمت یا صورتیں ہوئی ہیں حدیث اس باب میں غامض ہے کہ یہاں بھائی کی کوئی صورت مراد ہے؟ اب وہ صورتیں ہو سکتی ہیں ایک یہ کہ ہم اپنے ناقص علم کو تہہ فہم اور ہم و فلہ بصیرت پر اکتفا کر کے اس قسم کے معاملات میں خود کوئی فیصلہ کر لیں اور اس پر عمل کریں اور دوسری صورت یہ ہے کہ اس قسم کے معاملات میں خود کوئی فیصلہ کرنے کے بجائے ہم یہ دیکھیں کہ قرآن و سنت کے ان ارشادات سے ہمارے تجلیل القدر اسلاف نے کیا کہا ہے؟ قانون الہی کے جن بزرگوں نے اپنی پوری پوری عمریں صرف کر کے مسائل کا استنباط کیا ان میں سے جنہیں ہم علوم قرآن و حدیث کا نصاب ماہر دیکھیں ان کی فہم و بصیرت پر اکتفا کریں اور انہوں نے جو کچھ کہا ہے اس کے مطابق عمل کریں غلط فہم سے دیکھنے کے بعد اس بارے میں وہ رائے نہیں ہو سکتیں کہ ان دونوں صورتوں میں سے پہلی صورت ہر ذی ہوش کے نزدیک غلط ہے اور دوسری صورت مثلاً اس سے کسی کو بھی انتہاء میں ہو سکا کہ علم و فہم، حکمت و حاشیہ، دین و دولت، حق و باطل اور پرکیز گاری پر اعتبار سے ہم اس قدر حق و سست ہیں کہ قانون الہی کے علاوہ سے ہماری کوئی نسبت نہیں باہر جس مہلک دور اور عہد میں داخل شد قرآن فاضل ہوا تھا تو قانون الہی کے علاوہ اس سے بھی قریب تر تھے اور اس قریب ذاتی اور صحابہ و تابعین سے اعتقاد کی بنیاد پر ان کے لئے قرآن و سنت کی مراد کو سمجھنا زیادہ مشکل و آسان تھا اس کے

پر جس ہم درمات کے نفاذ سے انہی دور باڑے کے حمارے لئے اس نفاذ کے طرز معاشرت اور طرز تفکر کا جیسا کہ پہلے قصود بھی ضابطہ مشکل اور دشوار ہے کیونکہ کسی شخص یا کسی دور کی بات سمجھنے کے لئے اس کے پورے پس منظر کا سامنے ہونا ضروری ہوتا ہے ان تمام باتوں کا لحاظ کرتے ہوئے اگر ہم اپنے فہم پر اکتفا کرنے کی بجائے خلف التعمیر اور حقیقت، معاملات میں اسی مطلب کو درست قرار دیں جو ہمارے اسلاف میں سے کسی ممتاز عالم نے کہا ہے تو کیا ہائے گام کہ ہم نے کھان کوئی کی تنقید کی اس قدر سے یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ کسی امام یا محدث کی تنقید صرف اس موقع پر کی جانی ہے جہاں قرآن و سنت سے کسی علم کے سمجھنے میں اہمال و اہتمام یا کسی قصور کی وجہ سے کوئی الجھن یا دشواری ہو اور جہاں اس قسم کی کوئی الجھن یا دشواری نہ ہو وہاں کسی امام اور محدث کی تنقید ضروری نہیں اور یہ بات بھی صاف ہو جاتی ہے کہ کسی امام و محدث کی تنقید کا مطلب یہ ہے کہ خودی تو قرآن و سنت کی ہے عمل مراد سمجھنے کیلئے بحیثیت شارع قانون ان کی تشریح اور تفسیر اکتفا کیا گیا ہے اب ہم کو کوئی تاویل کہ اس عمل میں کوئی سی بات ایسا ہے جسے مقلد یا شرک کہا جائے ہاں اگر کوئی شخص کسی امام کو شارع کا درجہ دے کر اسے واجب الامعان قرار دیتا ہو تو شاید اسے شرک کہا جاسکتا ہے لیکن کسی کو شارع قانون قرار دے کر اپنے مقابلہ میں اس کی فہم و بصیرت پر اکتفا کرنا تو اس عالم کے اس دور میں اس قدر بگاڑ ہے کہ اس سے کوئی طرز نہیں میں تنقید اور مجتہدین کا اصل مقصد دین کی حفاظت اور قرآن و حدیث پر بسوالت عمل کرنا ہے اور تنقید اگر اہل اہل ہر اس عمل



## اجتناب اور تقلید کی ضرورت

اب یہ سوال پیدا ہوا کہ اجتہاد اور تقلید کی ضرورت کیوں پڑی؟ کیا قرآن و حدیث کا قسب کافی نہیں ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ شریعت اسلامیہ میں فرائض و جزئی مسائل دو طرح کے ہیں۔ ایک وہ مسائل ہیں جن کا ثبوت انہی آیات و روایات سے صراحتاً ہے جن میں بظاہر کوئی تعارض نہیں ہے اور ان مسائل پر ان کی دلالت قطعی ہے اس قسم کے مسائل کو مضموم غیر متنازعہ کہتے ہیں اور ایسے مسائل میں اجتہاد کی ضرورت نہیں ہوتی اور نہ اجتہاد اس قسم کے مسائل میں اجتہاد کرتا ہے کیونکہ اجتہاد کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ علم صراحتاً مضموم نہ ہو جب ان مسائل میں اجتہاد کی گنجائش نہیں تو ان میں کسی اجتہاد کی تقلید کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ایسے مسائل میں ان احکام پر عمل کیا جائے گا جو آیات و روایات سے صراحتاً ثابت ہیں۔ دوسرے وہ مسائل ہیں جن کا ثبوت صراحتاً کسی آیت یا حدیث صحیح سے نہیں یا ثبوت تو ہے مگر اس آیت یا حدیث میں حدود معائنہ کا احتمال ہونے کی وجہ سے قطعی طور پر کسی ایک معنی پر محمول نہیں کیا جاسکتا یا وہ کسی دوسری آیت یا حدیث سے بظاہر متعارض ہے اس قسم کے مسائل کو اجتہاد غیر مضموم کہا جاتا ہے اس قسم کے مسئلہ میں اجتہاد کی ضرورت ہوتی اور ان کا صحیح علم اجتہاد کے اجتہاد سے

معلوم ہونے کا اور ایسا وہ مسائل ہیں جن میں غیر اجتہاد کو تقلید کی ضرورت واقع ہوتی ہے اب چونکہ شریعت اسلامیہ کے تمام جزئی مسائل مضموم نہیں ہیں کہ ہر کس و نامکس ان کا صحیح علم کچھ کچھ جگہ سے مسائل اجتہادی ہیں جن میں اجتہاد کی ضرورت ہے پس اللہ جل شانہ نے اپنے فضل و کرم سے امت مروجہ کے مخصوص افراد کو وہ حکمت اجتہاد اور قوت اجتہاد عطا فرمائی ہے کہ وہ حضرت انصاری و اصحاب میں خود و فکر کر کے ان جزئی مسائل کے احکام معلوم کریں جن کا مضموم میں صراحتاً ذکر نہیں ہے اور عام لوگوں کے لئے فعل کی راہ سہل اور آسان کریں حضرت صحابہ جن کو ہر وقت دیوار نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ہم مسائل معلوم ہو جاتے تھے لیکن صحابہ کی وہ جماعت جو عینہ الرسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے باہر کسی مقام پر قائم پانچ تھی یا وہ لوگ جو بعد میں حلقہ تکوین اسلام ہونے والے تھے ان کو اس قوت اجتہاد کی شدید ضرورت تھی کیونکہ ایسے مسائل اجتہاد میں شریعت اسلامیہ پر دوسرے طور پر عمل کرنا بغیر اجتہاد کے غیر ممکن تھا پس حق چارک و تقاضی نے غیر اقربان میں ہے ہر صحابہ کرامؓ تابعینؓ اور بعد والوں کو اس دولت اجتہاد سے نوازا اور خود رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن روانہ کرتے ہوئے صاف اور واضح نصیحتیں میں اجتہاد کی تحسین اور تصویب فرمائی۔

"من مطلق بن جیل" ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یصلہ فی الامین  
 قال کتب لکشی اذا عرض لک قضاء قال العی بکتاب اللہ قال فان لم تجد  
 فی کتاب اللہ قال مست و رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) قال فان لم تجد



فی سب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) قال لیجہد برائی ولا یخو فلا  
لغروب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی صدرہ، وقال الحمد لله الذی  
واللہ رسول رسول اللہ لعلہ فیہ رسول اللہ

(مکتبہ شریف، نواہد، بیروت، ترقی داری)

ترجمہ : ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ساری جہلی کو یمن کا  
چاشنی بنا کر روانہ کیا تو یہ چمکا کہ اگر کوئی تہید (مسلم) پیش آجائے تو کس طرح  
فیصلہ کرے؟ عرض کیا کہ کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کریں گا فرمایا کہ اگر وہ  
مسلم کتاب اللہ میں نہ ہو؟ عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
سنت سے فیصلہ کریں گا تب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس میں بھی  
نہ ملے؟ عرض کیا کہ اس وقت اجتہاد و استنباط کر کے اپنی رائے سے فیصلہ  
کریں گا اور غلطی میں کوئی کسر نہ چھوڑیں گا۔ حضرت سواۃ فرماتے ہیں کہ  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر (اظہار مسرت سے) اپنا دست مبارک  
بھرے سینہ پر مارا کہ اللہ کا شکر ہے اس نے اپنے رسول کے قاصد کو اس  
ہمت کی توفیق دی کہ جس پر اللہ کا رسول راضی و خوش ہے۔ یہ واقعہ تنقید  
اور اجتہاد کیلئے شیخ ہدایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کیلئے اپنے  
اقتضائے صحابہ میں سے صرف ایک مجلیل القدر صحابی کو بھیجا اور انہیں حاکم و  
چاشنی مسلم و مجتہد بنا کر اہل یمن پر لازم کر دیا کہ وہ ان کی تہجد ادا کریں  
انہیں صرف قرآن و سنت ہی نہیں بلکہ قیاس و اجتہاد کے مطابق بھی فتوے  
صادر کرنے کی اجازت عطا فرمائی اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اہل یمن کو ان کی تہجد انہیں کی اجازت دی بلکہ اس کو ان

کے لئے لازم فرمایا اعرض و سالت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی و قضاء  
کے مطابق حضرت صحابہ کرام اور پھر ائمہ مجتہدین نے مسائل غیر مخصوصہ  
میں اجتہاد کے ذریعہ احکام شریعت کا پھر فرمانے کا سلسلہ جاری فرمایا اور جن  
لوگوں میں اجتہاد کی قوت نہیں تھی انہوں نے یہ سمجھ کر کہ حضرت مجتہدین  
علم و فہم اور تحقیق و دیانت میں ہم سے کہیں زیادہ فائق اور متہیل و دیارگار  
ہی ہیں نیز ان حضرت صحابہ و تابعین اور مجتہدین نے اپنے اجتہاد کے ذریعہ  
ہر یکہ دیانت کیا ہے وہ درحقیقت یا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
امامت ہیں جو طریق سورت یعنی بلاحدہ کے ذکر کی گئی ہیں یا ان کے جگہ  
استنباطات ہیں جو درحقیقت انہوں سے لئے گئے ہیں بے ضرورت وہ قابل  
اجاز اور فائق حلیم ہیں ان کے اجتہاد پر عمل کرنا ضرور کر دیا۔  
شامی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

موسمات ماہوال صحابۃ و التابعین مثلما ہمہ انہما امتان مسلمون  
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موقوفہ (ابن القادری) انہما  
امتان ماہم من المسلمین او اجتہاد انہما بأمرہم نعم انہما  
صنفان کل یکلم من یمن بعدہم و اکثر اصناف و اکثر اقسام  
انہما مثلما یقولہ المسلمون

(اضافہ صفحہ ۱۰ و ۱۱)

ترجمہ : ”جو اہل حق ہیں جو تابعین صحابہ اور انہیں کے اقوال  
سے اجتہاد کا راستہ ہے کہ یہ اقوال و اجتہاد یہ ہیں کہ ان کو  
ظہر کر کے ”موقف“ میں کھڑا کیا ہے اور نہ یہ اقوال صحابہ و تابعین  
خصوصی قسم سے ان کے استنباطات ہیں یا ان کی آراء سے ظہر  
و ظہر لئے گئے ہیں اور حضرت صحابہ و تابعین انہیں انہوں سے ان



عہد صحابہؓ و تابعینؓ میں فقہ

صحابہؓ اور تابعینؓ کے زمانہ میں بھی تقلید کا مروج تھا حضرت شامہ رضی اللہ  
لہا عنہا۔

حضرت حماد کرام اور انجینی نظام کے بعد درج میں مداح ہیں  
 تاکہ وہ کسی کو کئی مسئلہ نہ پہنچے اور اس مسئلہ میں اس قدر کوئی  
 فیصلہ نہ کر سکتا ہے کہ کسی صاحبِ بصیرت عالم کی طرف رجوع کرے اور  
 اس سے دریافت کرے کہ عمل کرنا ہے؟

كان قاضي لم ير التواضع ومن الصعب اني ان ظهرت المصالح للامانة  
والعلم من العقل من المبدأ من غير ان يكون من الصعوبة ان يكون  
ذلك والمبدأ في الفكر<sup>١٢</sup>



قرص : خلیجہ کو سمایا سے لے کر پادشاہی کے عہد تک کی  
مسلک اور دریاں باہر کے کوئی عالم نہیں جانتا تو اس کی تھپتھپ  
تھپ گھر بھی سمجھتی ہے اس پر تھپ نہیں کی اگر وہ (خلیجہ) داخل ہوتی تو  
وہ حضرت اس پر غور کیا کرتے۔

صحابہ کرامؓ کا زمانہ اور پہلی صدی کا زمانہ چنانکہ زمانہ نبوت سے قریب تر تھا اس وجہ سے وہ بہر حال طہرہ کت کا اور مظلوم و بیست کا زمانہ تھا اس میں

تخلیہ غیر محض کے اندر کسی قسم کی بنی مضرت کا امکان نہیں ہو سکتا تھا اس لئے اس زمانے میں تخلیہ کا ارادہ وسیع ہونا کوئی تعجب خیز امر نہ تھا۔ دوسرے یہ کہ اس زمانہ میں علم قدر کی تدوین بھی عمل میں نہیں آئی تھی پھر بعد کے دور میں چونکہ وہ دور لائقِ محبت سے بھرپور ہونا تھا عام طور پر طبیعتیں پہلے سے مختلف ہو گئی تھیں فساد و فحار جزو ہوتی و ہوس کا قالب تھا کثرت ہو گئے تھے اس لئے تخلیہ کی موجودہ وسعتوں کو تخلیہ محض میں محدود کرنا ناگزیر تھا ورنہ مفاسد کا دروازہ کھل جاتا اور اللہ چرک و فحاشی کا غم ہے۔

٢٠٠٤

ترجمہ :- مصالاح کے بعد دشمن پر لہار ہو صفت کہہ۔ "فذا اس لہار سے بچنے کیلئے تشدد محض میں انحصار ضروری ہو گیا ورنہ اقدام شرع بالکل اعتدال بن کر رہ جاتے۔

(نوٹ) چونکہ حضرت غیر مقلدین تقلید کی مخالفت کرنے میں اکثر و بیشتر (غلا طور پر) حضرت شاہ ولی اللہؒ کے کلام کو پیش کر کے عوام کو غلا بھی میں جلا کرتے ہیں اس لئے اس موقع پر شاہ صاحبؒ نے ہر دہائی کی ہے اس کو بیان کیا گیا ہے۔

انگریزی میں

تعلیم سے کوئی ناواقف نہیں رہا۔ ابتدائی دور میں لوگ جس کو عالمِ حقین کہتے اس کی تعلیم کر لیتے تھے پھر نہ کوہِ بلا، مصلحتوں کی بنا پر جامیانِ اسلام



نے امام مسیحی کی تھکید مقرر کردی اور لوگوں کو مطلق استغاثی سے باز رکھا اس کے بعد دفعہ دفعہ امام مذہب اہل سنت ختم ہو گئے اور صرف مذہب لریہ باقی رہ گئے تب جمود سلطان اسی کی تھکید پر متفق اور منتج ہو گئے حتی کہ انگریزوں میں بھی دانی تھکید سے باہر نہیں رہے اگر حدیث میں سے ہر امام نے اگر لریہ میں سے کسی نہ کسی کی تھکید منسوخ کی ہے چنانچہ ممتاز ہر میں کے بارے میں ہم یہاں ذکر کرنا چاہیں گے۔

### امام بخاریؒ

محمد بن اسماعیل بخاریؒ صاحب صحیح بخاری حنفی ۱۵۰ھ شافعی الذہب ہیں فقہ شافعی انہوں نے اپنے استاد عیسیٰ سے حاصل کی ہے یہ شافعی الذہب ہیں امام بخاریؒ کے شافعی الذہب ہونے کو علماء متفقین نے بکثرت بیان کیا ہے یز شاہ ولی اللہؒ نے اپنی کتاب "انصاف" میں اس کو فصاحت و بطلان سے ذکر کیا ہے قرأت ہے۔

محمد بخاریؒ سے ہے صاحب میں شافعی الذہب ہیں اور کہ "صاحب میں میں ہی کہ جو وہ استاد حاصل شافعی میں انہوں نے امام بخاریؒ کی فصاحت کی ہے۔"

### امام مسلمؒ

حافظ الحدیث امام ابو مسلمین مسلم قرظیؒ صاحب صحیح مسلم حنفی ۲۶۰ھ بھی

شافعی الذہب ہیں جیسا کہ صاحب کشف الخوف اور حضرت شاہ ولی اللہؒ نے "انصاف" میں اور بہت سے متفقین نے ذکر کیا ہے۔

### امام ابو داؤدؒ

سلیمان بن اشعث صیقلی صاحب سنن ابی داؤد حنفی ۴۰ھ حنبلی الذہب ہیں اس کو تاریخ ابن طلائع اور شاہ ولی اللہؒ نے "انصاف" میں ذکر کیا ہے اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے اپنی کتاب "میتان الحدیث" میں تحریر فرمایا ہے۔

محمد ابو داؤد کے ذہب کے بارے میں اختلاف ہے بعض کہ کہ حنفی کہتے ہیں بعض حنبلی واپس امامؒ

### امام ترمذیؒ

ابو یحییٰ بن سوریہ الترمذیؒ صاحب جامع ترمذی حنفی ۲۵۵ھ کے متعلق شاہ ولی اللہؒ "انصاف" میں تحریر فرماتے ہیں۔

محمد بن عیسیٰ الذہب ہیں اور امام اسماعیل بن داؤدؒ کی طرف میں متصب ہیں اور میں اہل متفق نے ان کو شافعی الذہب کہا ہے۔"





## امام شافعیؒ

امام عبدالرحمن شافعیؒ حنفی صحابہ صاحب سنن نسائی شافعی المذہب ہیں  
جیسا کہ ابن کی کتاب "مشک" اس پر دلائل کرتی ہے اور حضرت شاہ  
میرزا عزیز صوفیؒ نے "میزان المحدثین" میں ذکر فرمایا ہے اور جامع  
الاصول میں ہے

"فہم من کل دلتی السلف لا یزالک فیہم منہم"

الذہبیؒ

اور مولانا عبداللہ صوفیؒ نے شرح "مسلط السلف" میں بھی اس کو  
دلائل کیا ہے۔

## امام ابن ماجہؒ

امام ابن ماجہؒ حنفی صحابہ دارینی حنفی صحابہ ہر دو حضرات حنفی المذہب  
ہیں اور اسحاق بن راہویہؒ کی طرف بھی حسب میں جیسا کہ مصنفاتؒ میں  
ذکر ہے۔

## لیث بن سعدؒ

حنفی صحابہ امام بخاریؒ کے استاد اور بیچ تابعین میں سے ہیں اور حنفی  
المذہب ہیں علامہ "مسلطانی" نے ابن خلکان سے نقل کیا ہے اور صاحب

ابو ہریرہؓ نے اپنی کتاب میں اور یحییٰؒ نے موعظہ القاری شرح صحیح بخاری  
میں لکھا ہے

"کنن القیث اشد کبریا منہما علی صحابہ و تلمذہم کرمۃ کل علی  
مذہب الامام ابن حنیفہ لکھ القیث ابن خلکان قالہ فی کتاب  
المختصر احمد ابی یوسف حدیث سورۃ النور"

## امام ابو یوسفؒ

یوسف بن ابی امام انصاریؒ حنفی صحابہ شاکر امام اعظم ابو حنیفہؒ حنفی  
المذہب ہیں تاریخ ابن خلکان میں ہے کہ ابن پر مذہب حنفی غالب تھا ان  
مذہب سے عقائد پر ابن کی خلافت بھی کی ہے یعنی صرف ابن مساکن میں  
خلافت کی جن میں ان کو مرتبہ اختیار حاصل تھا۔

## امام محمدؒ

محمد بن حسن قشیریؒ حنفی صحابہ شاکر امام اعظم و امام ابو یوسفؒ حنفی  
المذہب ہیں انہوں نے امام اعظم کی خلافت لکھ ابن مساکن میں کی ہے جن  
میں ان کو مرتبہ اختیار حاصل تھا ان کے حنفی المذہب ہونے کی تصریح صاحب  
کتف اھلین اور ابن خلکان وغیرہ نے پورے طور پر کی ہے۔ اسی طرح  
چوتھی صدی ہجری کے بعد جو کبار محدثین ہوئے ہیں ان کے مذاہب کی  
تفصیل کی جائے تو وہ بھی ابن مذہب اربعہ سے عقائد نہیں کے لحاظ فرمائیے



کیا اور آخر میں سب کو چھوڑ چھاڑ کر خود لام اللہ بن گئے اور تھکید کو حرام  
 جانے لگے قیاس کے آثار اور فصوص شاہدہ کو اختیار کرنے کے حقیق  
 کتابیں لکھیں آخر مجتہدین کو گالیاں دیں اور طوبہ حل کبول کر پراکھا اور ان  
 کے حق میں نہایت ذہان داناں نہیں ہی وجہ ہے کہ انی حرم کا خوب  
 مذاق اڑایا گیا اور ان کی تکلیف کہہ کتابیں جلدی تھیں چھوڑی تھیں اور دوا  
 میں کھینگی تھیں انھوں نے صدی پہلی میں انی جیسے "حقانی" CFA اور حافظ انی  
 "جم حقانی" پیدا ہوئے یہ دونوں حضرات امام فقہاء حنابلہ میں سے ہیں  
 علوم و فنون میں صاف تندر رکھتے تھے۔ مگر اعظم اور اپنے وقت کے زبردست  
 حکم تھے کبار محدثین ان کی قرطب میں رہے اللہ ان ہی مگر انی حضرات  
 ان کو "محب الراے" اور "سینی الحقل" قرار دیتے ہیں جیسا کہ علامہ "امی"  
 نے ان کے حقیق باکسٹیل لکھا ہے علامہ ابن بطوطہ نے خود اتفاق میں لکھا

كل من يتطوع من كبار العلماء المحابطة على النعم التي أفاض الله عليه.

السلام عليكم من الحسين الأقران في مقام قبّة

نوٹ: یہ مضمون صرف عام قاریوں کے لئے ہے۔

وہ اپنی دماغ کے حلقہ میں کئی دماغ بند نہیں کئے اور اس کی عقل

• 100% 100% 100%

مصلحت میں غور کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں یہ اصولوں نے اختیار کیا ہے اور  
مصلحت اپنی مصلحت سے کام لیا ہے وہاں غرض ہوئی ہے ہمارے صدی اجری کا  
فائدہ کیا تو محمد بن عبدالوہاب ہندی فہرہ ہونے ہے تھے تو ضلی المذہب مگر  
اس قدر حد سے تجاوز کر گئے کہ بات بات میں طائفہ کرام کو مشرک اور کافر

جائزہ دہلی، علامہ تھقی، مفتی حسین امام، مامی قاری وغیرہم نے جوائزہ نقد کے علم وحدت میں بھی جمرہ رکھتے تھے یہ سب حنفی المذہب تھے۔ لیکن عبدالجبار جیسے محدث مالکی المذہب ہیں۔ انوی، ہنوی، غزالی، داعی، مسعودی، شافعی، اور سیوطی وغیرہم جن کا فن وحدت میں لگا ہوا تھا شافعی المذہب تھے اور اسی طرح بہت سے علماء و محدثین حنبلی المذہب ہوئے ہیں علامہ ابن حجر مہملہ ابن قیمؒ یہ دونوں حضرات حنبلی تھے۔ اب دھڑ اخصاف غور کرنا چاہئے کہ ایسے بڑے حضرات کہ وحدت جن کا لازماً پھوٹا تھا ان دنوں وحدت میں مشغول رہتے تھے جب وہ تنقید سے آگاہ نہیں ہوتے تو چند سال قبل سے غیر مقلدین کیوں تنقید سے نفرت کرتے ہیں کیا وہ حضرات اعظم بالحدیث تھے یا غیر مقلدین؟ حضرت سہابیؒ اذتھے تھے یا نہ کیج کے غیر مقلدین؟

مفتی محمد رفیع

تیسری صدی ہجری ۱۱۰۰ء میں امام ابو داؤد بخاری پیدا ہوئے یہ اپنے زمانہ کے بہت بڑے محدث اور محدثین قہر عالم تھے انہوں نے تمام تصانیف کو خواہ نظیر ہوں یا جلیہ سب کو ترک کر کے ظاہر قسوس پر چلنا اختیار کیا اسی وجہ سے ان کو داؤد بخاری کہا جاتا ہے مسلمانوں کی خاصی خدمت ان کی تھوڑی ہوگی جن کو ظاہر کہا جاتا ہے چوتھی صدی ہجری ۱۱۰۰ء میں علامہ ابن حزم کی ولادت ہوئی علم حدیث میں شجر حاصل کیا اور حفاظ حدیث میں شجر کے جیسے تھے پنداء یہ شیخی المذہب تھے پھر داؤد بخاری کا فریب انصار



بنانے لگے بہت سے لوگ ان کے قبیح ہو گئے خصوصاً شیخ فہید محمد بن سعود  
 بعد ہی نے ان کے خیانات کو بہت زیادہ اپنایا آخر جنگ و جدال کی لڑیت تلی  
 اور کچھ مخالف ان کے قبضہ میں آ گئے محمد بن سعود کے بعد ان کے بیٹے  
 عبدالعزیز اور عبدالعزیز کے بعد ان کے بیٹے سعود تخت نشین ہوئے ریاست اور  
 صاحب مملکت تیار ہوئے محمد بن عبدالعزیز کی عمر سو برس ہوئی ان تینوں  
 واپیان ریاست نے محمد بن عبدالعزیز کے خیالات اور ان کے مسائل کی تبلیغ  
 اور نشر اشاعت میں انتہائی جدوجہد اور سعی و کوشش کی اس کی وجہ سے وہ زمانہ  
 ان کی قیادت میں اضافہ ہوتا رہا حتیٰ کہ سعود بن عبدالعزیز کو حرمین شریفین پر  
 بھی کچھ دلوں کے لئے طلبہ اور قسلا حاصل ہو گیا طلبہ کے زمانہ میں انہوں  
 نے وہاں پر فخریہ اور فخر و شہد کا بازار خوب گرم دکھا اسکا حیرت اور  
 عقائد حقدار کا دارا بھی لفظ نہیں کیا کہ یہی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے  
 کا بھی اراد کیا مگر یہ نہ ہو سکا جب اس فرقہ کا فخر و شہد چھ گیا تو پھر ابراہیم  
 محمد بن علی پاشا ولی مصر نے عساکر سلطانی اپنے عہد لے کر ان لوگوں پر  
 چڑھائی کی اور ۱۳۳۳ھ میں اس جماعت کو درہم برہم کر دیا۔

بعد عثمان میں جب سے اسلام نے قدم دکھا مسلمانوں کی ہماری اکثریت  
 برابر حنفی المذہب اور امام ابوحنیفہ کی مقلد رہی جب اسلامی حکومت کا چراغ  
 گل ہوا اور انگریزی حکومت آئی اور حکومت انگریز کی طرف سے مذہبی  
 معاملات سے کوئی تفرص نہ رہا تب تیسویں صدی بھی میں جانتا کچھ ایسے  
 لوگوں نے نشوونما پائی کہ انہم اور اربعہ کی تہذیب کو جس نے اصل سمجھے گئے  
 انہوں نے انہم حرم اور انہم قلم اور کاغذی شہادتوں کے خیالات اور تہذیب

سے واقفیت حاصل کی اور اہل کواہر سے بھی جاڑ ہوئے باوجود اس  
 عقیدوں سے اختلاف کرنے لگے اور مقلدین کو بدعتی، مشرک بلکہ کافر تک  
 کہنے لگے تو اس طرح سے یہ بات واضح ہوئی ہے کہ عدم تہذیب کا آغاز  
 بعد عثمان میں ابھی چند سال قبل سے شروع ہوا اور اس سے قبل تقریباً  
 ہم لوگ حنفی المذہب تھے۔

### تہذیب کا ثبوت

تہذیب مطلق کی "ضمیمہ ہیں" (۱) مضمین۔ یعنی ایک خاص جماعت کی طرف  
 جو مذہب اور مسلک منسوب ہو اس کے ہر مطلق ہو مسائل کو دلیل طلب  
 کے بغیر قبول کر لیا اور اس کو اپنے عمل کیلئے کافی سمجھا (۲) تہذیب غیر مطلق۔  
 یعنی مختلف مذاہب کے حدود جماعت کے مسائل کو ان کی دلیل طلب کے بغیر  
 اپنا معمول بھی تہذیب تہذیب کی ان دونوں قسموں کی حقیقت اس سے زیادہ  
 کچھ نہیں کہ ایک عمل پر دو راست قرآن و سنت سے انکام مستنبط کرنے  
 کی صلاحیت نہیں رکھتا ہو اور دوسرے قرآن و سنت کے علوم کا باہر سمجھتا ہو  
 اس کے فہم و بصیرت اور فہم پر اعتماد اور اس کی تشریحات کے مطابق عمل  
 کرتا ہے اور یہ وہ ہے جس کا مذہب قرآن و سنت کے ہر سے نکال  
 سے ثابت ہے ہم اختلاف کی وجہ سے چار دلیلیں پیش کرتے ہیں۔



## تقلید کے ثبوت میں قرآنی آیات

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِينَ أُمِرُوا بِأَمْرِ اللَّهِ"

(سورہ فہمہ پانچواں)

ترجمہ : اے ایمان والوں تم تمنا بناؤ اللہ کا اور اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اور اولوالامر (یعنی کے مجتہدین) کا جو تم میں سے ہیں۔"

اس آیت میں اللہ نے اولوالامر کی اطاعت کا حکم فرمایا ہے اس اولوالامر سے مراد کون ہے؟ اس کی تفسیر بعض حضرات نے سلطان اور بادشاہ سے کی ہے بعض نے شیخ طریقت سے اور بعض نے امام مجتہد سے فرمائی ہے لیکن خود کیا جائے تو اس میں کوئی اختلاف نہیں یہ سب اولوالامر میں داخل ہیں اور ہر طرح کے ہیں (۱) دہلوی (۲) دہلوی۔ پھر دہلوی اولوالامر کی چند صورتیں ہیں ملک کی سیاست کے اعتبار سے سلطان اور بادشاہ اولوالامر ہیں یعنی فی و حکومتی انتظامات میں سلطان کا حکم جیسا کہ خودی ہے ورنہ دہلوی معاملات میں سخت قسم کا اشتکار پیدا ہوگا۔ اسی طرح خیر علی یعنی گریہ و فتنہ کے اعتبار سے وہ لوگ جو گھبرائیں جیسے ہیں وہی اولوالامر ہیں اور خانہ داری کیلئے ان کی اطاعت خودی ہے۔ ورنہ گھبراہٹ کا نظام صحیح نہیں وہ سنگھ امر دہلوی کی بھی مدحیں ہیں (۱) باطنی (۲) ظاہری۔ ظاہری کو شرع بھی کہتے ہیں باطنی کے اولوالامر شیخ طریقت ہیں کہ سالکان طریقت کو ان کا اجراع خودی ہے۔ اور علم ظاہری یعنی علم شریعت کے اولوالامر مجتہدین ہیں کتب اللہ اور سنت رسول اللہ سے واقف اور استنباط مسائل پر قادر ہوتے ہیں لہذا شرع کے اولوالامر اگر مجتہدین ہوتے اور شرعی امور میں ان کی بجا دہلوی لازم ہوئی

اور یہ امر ظاہر ہے کہ بجا دہلوی اس وقت تک خودی ہوئی ہے جب تک کہ بجا دہلوی کرنے والا متوجع کے وجہ تک نہ پہنچا ہو۔ اولوالامر کی اس وضاحت سے یہ بات بھی صاف ہو گئی کہ آیت کہہ رہے ہیں امر جہیت ہے کہ وہ مسلمان جو خود مجتہد نہیں ہیں ان کو کسی مجتہد کا حکم بجا لینا واجب اور خودی ہے۔ چونکہ ائمہ اربعہ بہت سے مجتہد ہیں اگر ان کا اجماع کیا جائے تو یہ بات اس آیت کہہ رہے ہیں جہیت ہے۔ اب خود کیلئے کہ مجتہدین کی ہر مذہبیت قرآن وحدیث سے ہوگی تو وہ پہلے وہ مکمل میں داخل ہے اس کو متحدہ کرنے کی کیا ضرورت تھی نیز مذہبیت تو غیر مجتہدین کی بھی واجب الاجماع ہے ہر طرح سے وہ ہیں پھر اس میں مجتہدین کی تخصیص سے کیا لگام میں قیصرے وجہ میں مجتہدین کی ذراعت یعنی مسائل اختلافیہ کا واجب الاجماع ہونا حتمی ہوا اور اولوالامر کو باطنی اصل مصلوہ رسول (۱) صاف کر کے اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ جس طرح جہت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت بغیر مطالبہ دلیل عقلی صحت عقل کی طلب واجب ہے اسی طرح حضرت ائمہ مجتہدین کے مسائل اختلافیہ کی بجا دہلوی بھی باطنیہ دلیل عقلی صحت عقل کی بنا پر واجب ہے البتہ دونوں مقام پر صحت عقل کی وجہ مختلف ہے۔ پہلی جگہ اس کی وجہ رسالت سب مصلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ہے جس کی اطاعت واجب عقلی ہے اور دوسری جگہ صحت عقل کی وجہ ائمہ مجتہدین کا اختیاری اور اجتہاد صحیح ہے لہذا جہت ہوا کہ اس آیت کہہ رہے ہیں غیر مجتہدین کو اجتہاد کے مسائل میں حضرت مجتہدین کی تقلید کا حکم فرمایا گیا۔

(۲) "وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعُذِبُوا أَجْرَ الْغَفْلِينَ"











## مذہب موسیٰ علیہ السلام

جس عقیدہ کی اللہ پاک نے امت فریادی ہے وہ عقیدہ یہ نہیں جس کا ہم نے بیان کیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی جس کے ہرے میں اللہ نے ارشاد فرمایا۔  
 ”وَالْقَائِلُ لَهُمْ تَبِعُوا مَا آتَاكَ اللَّهُ فَلَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ“

(سورہ البقرہ پارہ نمبر ۲ مستقل)

ترجمہ: ”اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو احکام نازل فرمائے ہیں ان کی پیروی کرو تو وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ہم تو ان باتوں کی پیروی کریں گے جن پر ہم نے اپنے باپ داداؤں کو پایا ہے (اللہ فرمایا ہے) بھلا اگر ان کے کہنا اور فعل وادیت نہ دیکھتے ہوں تب بھی؟“۔ اللہ عزوجل نے باپ داداؤں کی عقیدہ پر امت کے وہ سب بھی جان لیا ہے جن

(۱) وہ اللہ کے نازل کئے ہوئے احکام کو برہنہ کر کے انہیں نہ ماننے کا اعلان کرتے ہیں اور صاف کہتے کہ ہم ان کے جیسے اپنے باپ داداؤں کی بات مانیں گے (۲) ان کے بزرگ فعل وادیت سے کورے تھے

## عقیدہ نمبر (۲) فرقہ بندی کے متعلق

”پانی فرقہ نے خود ۲ فرقہ وہ فرقہ دیا اور خود چٹا ہے کہ فرقہ

بندی فرقہ ہے فرقہ بندی عذاب ہے اور فرقان میں جتنی بھی آیات میں تفریق کا ذکر ہے ان سب کا سرچشمہ اربعہ کے اختلاف کی طرف موڑ دیا گیا وہ اپنے رسالہ ”اسلام میں فرقے نہیں“ میں لکھتا ہے سب سے پہلے تمہارا فرقہ کی-

(اصول اسلام میں حبیب اللہ صاحب کا ترجمہ ص ۱۱۱)

(پانی پانی آیت ۳۰)

پھر ترجمہ ذکر کیا پھر لکھتا ہے کہ اللہ کی راہ سے مراء اللہ کا دین ہے اللہ کے نازل کئے دین کو مستثنیٰ سے بچنے سے رہنا ضروری ہے اس میں اختلاف و تفریق حرام ہے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا صحیح ہے دین کو فرقہ دارانہ ذہاب میں تقسیم کر کے فرقے فرقے بن جانا تو اللہ کو سخت ناگوار ہے۔  
 (صفحہ ۱۲۰ ص ۳۰۱) پھر آیت پیش کی۔

”مَنْ لَفَنَ لِرِوَالِهِمْ وَكَفُوا انْخِلَاسَتْ مِنْهُمْ لِيْهِمْ“۔۔۔ الخ

(سورہ النعام آیت ۱۰۰)

پھر ترجمہ ذکر کر کے تحریر میں ذکر کیا کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ دین کو تقسیم کر کے فرقوں میں بٹ جائیں انکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی تعلق باقی نہیں رہتا ایک ہی چیز کو ایک فرقہ طوائف کھنڈہ سرا حرام (صفحہ ۳۰ ص ۱۰۰) پر لکھتا ہے کہ ”انکلو تم بعد اہلکم“ میں انہی لوگوں کی طرف اشارہ ہے جن لوگوں نے فرقے بننے اور کئے واکل کرنے کے بعد بھی اختلاف پر تھے وہ گویا وہ ایمان لانے کے بعد کفر کے مرتکب ہوئے“ یعنی مسوودہ نے ائمہ اربعہ اور ان کے متطوین کو کافر قرار دینا اسی طرح



پسے رسالہ میں دو کتب بھی پیش کی اور اس میں حقوق کا لفظ ہوا تو اسکو  
اگر اربعہ اور اس کے مقلدین پر فہم کر کے انکو کافر قرار دیدیا۔

تو اس بارے میں عرض ہے کہ جیسا کہ پہلے بھی معلوم ہو چکا کہ دور برطانیہ  
میں محکوموں کے اشتہار آزادی کی ذہب پر ایک کتبے ہوئے جو لوگ قد  
ذہب یعنی تقلید نام سے آزاد ہو گئے ان میں فرقہ ہی فرقے بیٹھ گئے کہ  
لوگ ان فرقوں سے ٹھک آ گئے اس فرقہ بندی کا ایک ہی علاج تھا کہ یہ لوگ  
ذاتی توانائی چھوڑ کر پھر تھکید نام کی طرف آجائے تو اس فرقہ در فرقہ اور  
اختلاف در اختلاف سے بچ جائے اہل اسلام کی صفوں میں پھر اتحاد و اتفاق  
پیدا ہو جاتا مگر یہ علاج حکومت برطانیہ کے لئے سخت غلط تھا ان فرقہ پرستوں  
کا طریقہ یہ تھا کہ فرقہ پرستی کی برائی جان کرستے فرقہ بندی کے اپنے گناہ کو  
اگر اربعہ کے سر قصبہ انکو مل کھل کر برا بھلا کہتے کہ لوگ انکی تھکید کی  
طرف دلہیں نہ چلے جائیں اور ہمارے فرقے مٹ نہ جائیں اگر اربعہ پر فرقہ  
پرستی کا بھتان پانچہ کر خود ایک اور فرقہ چالیچے ہی کہ اس فرقہ کبائی  
مسعود ہر نے کیا فرقہ پرستی کی برائی جان کرستے کہتے خود ایک نیا فرقہ چلایا  
اور گلاہاں بدستور ذہب اربعہ کو دے دے جس میں پہلے اپنے بارے میں  
عرض کرتے ہیں اسلام ہمارا دین ہے ہم مسلمان ہیں جس نام کی وجہ سے ہم  
دوسرے مصلوں میں ممتاز ہیں نہ ہم جہد ہیں نہ جیسا کہ یہودی پھر رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے موافق انکی امت مختلف فرقوں میں بٹ گئی  
ان میں نہایت ہائے والی جماعت کا نام اہلسنت والجماعت ہے جیسا کہ ارشد  
ہے "معا علیہ والصلی" لیکن یہ میرے اور میرے اصحاب کے طریقے پر

چلے وہ اپنی فرقہ ہے تو وہ اہلسنت والجماعت کا فرقہ ہے۔ اس نام سے اپنی  
اسلامی فرقوں شیعہ، سنن، حنبلیہ، شافعیہ وغیرہ سے ممتاز پھر اہل سنت  
والجماعت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور صحابہ کرام کی  
جماعت کے طریقوں کو چار ائمہ کرام نے مرتب اور عدل فرمایا جس طرح  
قرآن پاک کو سات چاروں نے مرتب فرمایا اب کسی علاقہ میں کسی مقامی کی  
حجرات قراء کے مطابق سب لوگ جماعت کرتے ہیں کسی علاقہ میں دوسرے  
مقامی کی قراء پر جماعت کر رہے ہیں جس طرح ان سات قراء میں کوئی  
ہے وہ وقت سات قرآن نہیں کتا سات کتے نہیں کتا جس نے ایک قراء  
پر قرآن کرم کی جماعت کی اسے عمل قرآن پاک کی جماعت کا ثواب ملا اسی  
طرح جس نے ایک قراء پر قرآن کرم کی جماعت کی اسے عمل قرآن پاک  
کی جماعت کا ثواب ملا اسی طرح جس نے ایک نام کی تھکید میں آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی سنت پر عمل کیا اسے پوری سنت پر عمل کرنے کا ثواب ملا جس  
طرح قرآن پاک کی تھکید سات یا دس قراء میں کو فرقہ وارانہ قراء میں کتا  
پسے درجہ کی جماعت ہے اسی طرح ذہب اربعہ کو فرقے قرار دینا ان کے  
اختلاف کو فرقہ وارانہ قرار دینا جماعت کی اتنا ہے ذہب کا مسنی راست ہوتا ہے  
جو حیل سے چلنے کے لئے بھڑا ہوتا ہے اور فرقہ کا مسنی خود اپنی فرقہ نے کئے  
دھاکا ہے ذہب کے لئے دھاکا فرقہ کائے دھاکا دھاکا ہائیں ہیں ذہب کو فرقہ  
کہنا دن کو رات ۳۲ سالوں کو زمین گرم کو سو کہنے سے چوہ کر جماعت ہے  
جس طرح چاروں کا اختلاف قراء کا صحابہ سے آیا کتب احادیث میں بعض  
اختلافی احادیث صحابہ سے موی ہیں کتب احادیث میں صحابہ کرام کے تھکید



اختلافی فتویٰ دستِ چپ تو کیا یہ عقلمند یہاں بھی فرقہ وارانہ صحابہ" فرقہ وارانہ اصحاب سے "فرقہ وارانہ قرآن کہ کر یہ اصحاب کہنے کا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرقہ واریت کو پھوڑنے کا حکم دیا سب فرقہ وارانہ صحابہ کو پھوڑ دیا سب فرقہ وارانہ اصحاب کو پھوڑ دیا سب فرقہ وارانہ قرآن کو پھوڑ دیا فرقہ وارانہ رسولوں کو پھوڑ دیا چنانچہ مسعود احمد نے خود ائمہ سے کہتے ہیں کہ فرقہ وارانہ اپنے آپ کو نام مغرض الفاظ بتلایا اس کا واضح دلائل بخیر اور یہ اسی سب فرقہ واریت میں تبدیلی ہوئی ہے اس لئے وہ جس کو گالیاں دیتا ہوتا ہے اس کے ساتھ ساتھ فرقہ وارانہ اپنی طرف سے لگا کر اس کو کوسا شروع کر دیتا ہے جب گالیاں دیکر تنگ جاتا ہے تو ان ہی فرقہ وارانہ کتبِ حدیث سے حواک اصل اصحاب جن کو اپنے فرقہ کو اس پر لگانا ہے ان ہی فرقہ وارانہ مذاہب کے علماء کو استہد اور دھماکے مارتے ہیں کہ ان کے فیصلے نکل کرنا ہے کہ ان حدیث صحیح ہے ان حدیث ضعیف ہے انھی فرقہ وارانہ مذاہب کے استہد وارانہ اور علم اصول سے سرت (مردی) کرتا ہے انہی سے انکو شریک بھی کہتا ہے ہمارا بھی جوچیں بھی جانتا ہے انکی تے (دانی) تک جانتا ہے مذہب کو فرقہ وارانہ کہتا اس بدعتی فرقہ کی بدولت ہے۔

### عقیدہ نمبر (۳) اختلاف امت کے متعلق

یہی یہ بات کہ امت کا کسی میں اختلاف کیا ہے تو ایسی عرض ہے کہ اپنی فرقہ چہ کہ خود سہرا اختلاف ہے اس لئے اختلاف "اختلاف کے قریب

لگتا ہے لیکن جیسا کہ گزر چکا ہے کہ اختلاف احادیث میں بھی ہے "اختلاف قرآن میں بھی ہے" اختلاف صحابہ میں بھی ہے "اختلاف اصول حدیث میں بھی ہیں" اختلاف استہد وارانہ میں بھی ہے "اختلاف محدثین میں بھی ہے" اختلاف اجتہاد میں بھی ہے "اختلاف سب اختلاف کو وہ برداشت کرتا ہے مگر اجتہاد کے اختلاف کو خوب اچھا ہے اختلاف کی برائی میں جو حکمت یا حدیث لے جائے اسے صرف ائمہ کے اختلاف پر چھایا کرتا ہے حالانکہ وہ خود بھی جانتا ہے کہ اختلاف دو قسم کا ہوتا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے۔

"اختلاف ایک قسم میں ہے جو جانتا ہے"

(تفسیر قرآن مجید ص ۱۰۰)

چنانچہ ائمہ اجتہاد کا اختلاف بھی فقہی ہے خود اپنی فرقہ جدید لکھتے ہیں۔

"مختلفی اختلاف اعلیٰ میں تو ہو سکتا ہے اور اس کو اگر کہا جاسکتا ہے

..... اور کا اختلافی اختلاف قائم صرف اعلیٰ میں ہی"

(مجموعہ حاشیہ ص ۱۰۰)

اور انہی معلوم ہے کہ جیسا کہ پہلے بھی گزرا کہ مسعود احمد ہمارے نامہ کو برحق جانتا ہے۔

(مجموعہ حاشیہ ص ۱۰۰)

پھر ان کے اختلاف کا خود کس لئے کرتا ہے۔ یہی اختلاف کی دوسری قسم کو اپنی فرقہ نے نسبت لکھا ہے۔

(تفسیر قرآن مجید ص ۱۰۰)

اب دونوں کو مثال سے سمجھیں ایک شخص کراچی شہر میں ہے جو پتنگوں ساجد کے عذاب کو دیکھ رہا ہے اور ہزاروں نمازیوں کو قید کی طرف منہ



کر کے نماز پڑھنے والے کو دیا ہے کہ سب مغرب کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ دے ہیں یہ شخص سب کے یہ خلاف شمال کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ دیا ہے اور سب نمازیوں کی نماز کو باطل کرتا ہے جب یہ پھر تو بخاری شریف کھول کر چنہ دانا ہے کہ اس میں صحیح حدیث موجود ہے۔

۱۰۔ اختلاف محل اٹھ علیہ وسلم نے صاف فرمایا کہ رخ صحت کے لئے وہ نہ تھا کہ طرف منہ کر دے نہ پڑھ کر نہ رخ صحت کے لئے شرق کی طرف منہ کرنا صحابہ کی طرف۔

بخاری شریف کی اس صحیح حدیث سے ثابت ہو گیا کہ قبلہ نہ مشرق کی طرف ہو سکتا ہے نہ مغرب کی طرف جس طرح میں نے بخاری شریف سے ثابت کر دیا کہ قبلہ ہرگز ہرگز مغرب کی طرف نہیں ہو سکتا بخاری صوری نمازیں باطل ہیں اگر کوئی شخص بخاری کی صریح حدیث سے گھٹے دکھائے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز قبلہ شمال کی طرف نہیں ہو سکتا تو میں شمال کا صریح لفظ دیکھ کر مبالغہ جاس نہ کہ دوسرے کا انعام دیا گا تو کیا مسود صاحب اس کوئی ہے یہ انعام لے سکیں گے اگرچہ وہ شخص یہ اختلاف حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور بخاری شریف کے ہم کر رہا ہے مگر اس کے اس قیاس (ظاہری) اختلاف کو امت میں تقرب قرار دیا جائے گا قرآنہ حدیث میں جہاں بھی تقرب کی مذمت ہے وہ بھی تقرب و اختلاف ہے ہر جہہ (ہر دہی و ضاعت) کے بعد کیا ہائے ہیں لغوی اختلاف کی مثال یہ ہے کہ مسجد کے جنگل میں دولت ہو گئی آسمان پر چال ہیں کوئی صاحب نظر نہیں آتا قبلہ کا علم نہیں نہ کوئی چلانے والا ہے اب ہمارے لوگوں نے جوئی "سبحانہ" کی ایک کابل اس طرف مال ہو کہ قبلہ اس طرف ہے حالانکہ وہ مشرق ہے دوسرے کا

ہاں اس طرف مال ہو کہ قبلہ اس طرف ہے حالانکہ وہ شمال ہے دوسرے کا ہاں جنوب کی طرف اور چوتھے کابل مغرب کی طرف مال ہو کہ اس نے صحنہ کی نماز پڑھ لی اب طور کھینچ کر ان چاروں میں یقیناً صرف ایک کابل قبلہ کی طرف تین آدمیوں کے چہرے یقیناً یقیناً قبلہ سے منہ ہوئے تھے لیکن اللہ نے سب کی نماز قبول فرمائی ہاں ان کا فرق ہوا کہ جس نے مغرب کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی اسکی نماز قبول اور اور نہ لے پائی تھیں کی نماز قبول مگر اگر ایک ایک ایسے اختلاف کو اختلافی اختلاف کہتے ہیں یہ ایک لغوی اختلاف ہے کیا پائی فرق ان چاروں نمازیوں پر تحقق و اختلاف کی مذمت دلی قیامت و صلیت فٹ کر کے اگر کافر اور مشرک قرار دیں گے۔ مسود ابو صاحب کا اختلافی اختلاف یہ ان آیات کو چھاپ کر بیرونیوں کی طرح "يعرفون الکلم عن مواضع" پر عمل ہے۔ الغرض مسود ابو نے مفسرین اللہ نام بننے کے بعد اسلام کے معنی بدلے 'اختلاف کے معنی بدلے' تفسیر کے معنی بدلے' عرب کے معنی بدلے' فرق داراؤ کا لفظ ہے مروج استعمال کیا اختلاف لغوی کو اختلاف امت قرار دیا اب دہی وہ آیات جو مسود ابو نے پیش کی ہیں کہ اس سے اس نے اختلاف امر کو تحقق فی الہدین کہا ہے تو ان آیات کی تفصیل ملاحظہ ہوں۔

(۱) کان الناس امة واحدة فبعث اللہ فیہم نبیین و مطہرین و اول  
معہم الکتاب بالحق لیحکم بین الناس لئلا یضلوا علیہ واما اختلاف الہ  
الاکفین او توہ من یشعلیہا تہم البیت فبما یشہم لہدی اللہ اللہن اسوا  
لما یضلوا الہ من الحق فایضا وایضا لہدی من یشاہ فی صراط مستقیم  
(سورہ بقرہ آیت ۲۱۳)











پھر اب اہل کتاب ضد سے مخالف ہیں شہ سے نہیں اس لئے ان میں وہ فرق ہو گئے جس نے ضد کی مگر رہا جس نے اضاف کیا ایمان لے آیا۔  
(تنبیہ) حضرت شاہ عبدالعزیزؒ نے یہاں ”علیہ“ کا صدق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لکھا ہے لیکن جب عیسیٰ علیہ السلام کلمے لکھ لکھ کر آئے تو یہود دشمن ہو گئے اور نصاریٰ نے بھی ضدی افراض میں پھنس کر اپنی بداحتیں اور پارہائیں دکھیں۔

(مثالی صفحہ ۷۷)

اس سے بھی معلوم ہوا کہ کثرت میں تقلی سے مراد اکثر دین کا اختلاف مراد نہیں بلکہ یہود و نصاریٰ کا اختلاف ہے ان آیات سے صاف معلوم ہوا کہ اختلاف وہ مذہب ہے جو دین (مذہب اصولیہ) میں ہو اور صاف حکم کے بعد ہو جس میں کوئی شہ نہ ہو بلکہ اختلاف کی بنیاد محض ضد مضاد اور ضد ہو اس کی مثال ایسی ہے جیسے شہر میں صاف صاف معلوم ہے کہ قلعہ مغرب کی طرف ہے اب شہر میں کوئی شخص مشرق کی طرف نہ کر کے نماز پڑھے تو اسکی بنیاد ہرگز کوئی شہ نہ ہوا نہ ہوگی محض ضد اور مضاد ہے لیکن جس جگہ میں یہ ہی نہ پڑھے کہ مغرب کہاں ہے تو قریٰ اور غور و فکر کے بعد کوئی مشرق کی طرف نہ کر کے نماز پڑھے تو یہ نہ صاف بڑے کے بعد ہے نہ ضد اور مضاد سے اسی طرح اگر چار نمازی چاروں طرف نماز پڑھے تو سب کی نماز ہوا ہو جائے گی یہ ہی اختلاف صحابہ کرامؓ اور ائمہ مجتہدینؒ اور ائمہ محدثینؒ میں اختلاف کی حقیقت میں ہے مندرجہ بالا آیات کو ان اختلاف پر چسپاں کرتا ”بہر لون الکلم من مواضع“ کی بد ترجمہ مثال ہے۔ پاک وہند میں

پہلے یہ تحریف گھراؤوں نے شروع کی پھر وائس اور غیر مقلدین نے اس تحریف کی خوب اچھوت کی اب منکرین قرآن اختلاف قراءت ہے ”منکرین حدیث اختلاف حدیث ہے ”منکرین صحابہ“ اختلاف صحابہ ہے ”منکرین ائمہ“ اختلاف ائمہ ہے ان آیات کو چسپاں کر کے تحریف کا ارغلاب کرتے ہیں۔





## دین اور منہاج

”فخرج لكم من الدين ما وقضى به نوحا والذى لوحى اليك وما وصايا  
به ابراهيم وموسى وهنئ ان الصالحين ولا تنظر لوقاه“

(سورہ النور کی آیت نمبر ۳۰)

ترجمہ: ”اور اللہ کی قسم اے نبی! میں دین میں وہی جس کا حکم کیا تھا نوح کو  
اور جس کا حکم بھیجا ہم نے عیسیٰ طرف اور جس کا حکم کیا ہم نے ابراہیم کو اور  
موسیٰ کو اور میں تو یہ کہ قائم رکھ دو دین کو اور اختلاف نہ دلو اس میں۔“ آدم  
کے بعد سب سے پہلے رسول حضرت نوحؑ ہیں بلکہ کتنا چاہتے کہ فی الحقیقت  
تشریح احکام کا سلسلہ ہی ہی سے شروع ہوا اور آخری ہی حضور علیہ الصلوٰۃ  
والسلام ہیں جن پر سلسلہ نبوت و رسالت مشابہا دو درمیان میں ہو انبیاء و  
رسل کسے ہی میں ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ یہ تین نواہ مشہور ہوئے جن  
کے نام لیا اور قبائلیں تکلیف موجود وہے کی لوگ ان پانچوں کو اولوالعزم و عظیم  
کہتے ہیں۔ برہمہ اس جگہ حق تعالیٰ نے صاف طور پر انبیاء کو اصل دین عید  
سے ایک ہی بنا ہے کہ ”تک“ اتفاق اور اصول رسالت میں قائم حقیق  
ہے جن اللہ بعض افراد میں حسب مصلحت دیکھ چکے طاقت ہو اور دین  
کے قائم کرنے کے طور و طریقہ ہر وقت میں اللہ نے جدا فرما دیے ہیں جنکو  
دوسری جگہ فرمایا ہے۔

(بخاری صفحہ ۳۸)

”تکلیف احکامکم فرحہ و سہلہ“

(بخاری آیت ۳۸)

ترجمہ: ”ہر ایک کو تم میں سے دین میں سے ایک دستور اور راہ“ یعنی خدا  
نے ہر امت کا آئین اور طریق کار انکے احوال و استعداد کے مناسب جدا کرنا  
رکھا ہے اور یہاں تک تمام انبیاء اور رسل صلوٰۃ اصول دین اور مقاصد کلیہ  
میں جن پر تباہ کاری کا دار ہے ہم خود اور ایک دوسرے کے مصلحت رہے  
ہیں مگر بھی برائیاں و فساد کے لحاظ سے ہر امت کو انکے اصول اور خصوص  
استعداد کے موافق خاص خاص ہدایات دی گئیں اس آیت میں اسی فرق  
اختلاف کی طرف اشارہ ہے۔ صحیح بخاری کی ایک حدیث میں جو سب انبیاء کو  
انکس میں طاقی بھائی فرمایا ہے (طاقی یعنی جن کا آپ ایک ہو اور انکی علف  
ہوں) اس کا مطلب بھی یہ ہی ہے کہ اصول سب کے ایک ہیں اور فرق اس  
اختلاف ہے اور چونکہ بچہ کی تربیت میں باپ قائل و مفیض اور ماں قائل اور  
محل ناقض بنتی ہے اس سے نہایت لطیف اشارہ اس طرف بھی ہو گیا کہ شرائع  
صلوٰۃ کا اختلاف خاصہ کی قابلیت و استعداد ہی ہی ہے ورنہ مبداء فیاض میں  
کوئی اختلاف و قصور نہیں سب شرائع و احکام صلوٰۃ کا سرچشمہ ایک ہی راست  
ہے اور اس کا علم انہی ہے۔

(بخاری صفحہ ۵۰)

اس سے ظاہر ہو گیا کہ اگر ائمہ اربعہ کا اختلاف اصول میں نہیں فروع میں  
ہے جو کہ صحیح ہے۔



## عقیدہ نمبر (۴) اجماع کا انکار

تمام اہلسنت والجماعت اجماع امت کو دلیل ملتے ہیں لیکن یہ غیر قطعی اور مسودہ فرقہ اسکو اجماع کا نام ہی نہیں دیتا بلکہ اجماع کی ایک ایسی قریف کرتا ہے کہ وہ ہمارے آگاہ اہلوائے بھی سمجھ نہیں سکتی اور نہ یہ اجماع ہو سکتا ہے گھٹتا ہے۔

جماع امت سے مراد یہ ہے کہ صحابہ سے نکلے امت تک سب مسلم اس پر اتفاق کریں۔

(فقہ حنفی ص ۱۷۷)

اور یہ قریف اجماع کی نہ قرآن میں ہے نہ سنت میں نہ اصول میں اسی لئے مسودہ احمد نے کوئی حوالہ نہیں دیا اور اجماع کا منکر نہیں قرآن و حدیث جنسی ہے جیسا کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے۔

"لَا يَنْفَعُ الْإِسْلَامَ بَعْدَ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَجِيعٌ غَرِيبٌ  
الْمُؤْمِنِينَ لَوْلَا مَا قُوِيَ وَتَصْلَاهُمْ وَتَنْصِيحُهُ"

(سورہ نساء آیت ۵۵)

ترجمہ: "مگر جو کوئی مخالفت کرے رسول کی وہب کے کھل چکی اس پر سیدھی راہ اور چلے سب مسلمانوں کے دست کے خلاف تمام حوالہ کریں گے اسکو وہی طرف ہو اس نے اختیار کی اور انہیں کے ہم اسکو دوزخ میں اور نہ بہت بری جگہ پہنچا۔"

لہذا: "انکار علمائے اس آیت سے یہ مسئلہ بھی ثابت ہے کہ اجماع امت کا خلاف اور منکر جنسی ہے یعنی اجماع امت کو بابت قرض ہے حدیث میں وارد

ہے کہ اللہ کا چاہے مسلمانوں کی جماعت پر ہے جس نے ہر راہ اختیار کی وہ دوزخ میں جا چکا۔

اور یہ حدیث بھی ہے "عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهتمين  
فصلوا عليها بالوليد"

(ابن ماجہ ص ۵)

ترجمہ: "تم پر میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت لازم ہے ان کو مضبوطی سے پکڑو" اور یہ بھی حدیث میں وارد ہے کہ میری امت گمراہی پر توجہ نہیں دے سکتی پس سے بھی ظاہر ہے کہ اجماع امت کو بابت ضروری اور واجب ہے اور جو انکار کرے وہ دوزخی ہے۔

## عقیدہ نمبر (۵) اجتہاد کا انکار

تمام اہلسنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ "العلماء مطہرون لامت" ترجمہ: "میں کتاب و سنت کے پھیلے مسائل کو تلاش کرنے کا نام ہے نہ کہ از خود مسائل گزرنے اور شریعت سازی کا نام ہے" اہلسنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ مجتہد شارح یعنی شریعت مآثر نہیں ہوتا بلکہ شارح یعنی کتاب و سنت کی تشریحات کا ماہر ہوتا ہے وہ اجتہادی مسائل میں واسطہ فی الہدیان اور واسطہ فی التخصیم ہوتا ہے اپنی فرقہ نے جس طرح اسلام کا سنن بگاڑا "اجماع کا سنن بگاڑا" عقیدہ "سنن بگاڑا" اسی طرح اجتہاد کا سنن بھی بگاڑا اہلسنت والجماعت کے نزدیک اجتہاد کا سنن ہے کتاب و سنت کے پھیلے مسائل کی



حاشی اور مسودہ اور نے اسکا معنی نکاڈا اور کہا کہ اجتہاد نام ہے قرآن و سنت کے خلاف مسائل گھڑنا اور کتاب و سنت کے خلاف شریعت سازی کرنا یہ مطلب محض بصورت اور اغراض ہے کسی جہت سے اپنی فرقہ و اجتہاد کا یہ مطلب چاہت نہیں کر سکتا اجتہاد قرآن و سنت سے ثابت ہے بلکہ جہت پر اجتہاد واجب ہے قرآن و سنت کے پرشودہ مسائل میں۔ اور باقی پر تقلید واجب ہے اللہ چارک و قلیلا کا ارشاد ہے "وأنهی سبیل من العباد فی"

(سورۃ فتح: آیت ۱۷)

ترجمہ: "مرد و راہنما اس کی جو راہ ہو! میری طرف" یعنی نظموں اور علمی بندوں کی راہ پر تکل و یمن کے خلاف ہاں باپ کی تقلید یا اطاعت مست کر

(حاشی صفحہ ۱۵۷)

سنت میں ہے "من سئل عن جبل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلمہ! فی البین قال کیف تظنی انما عرض لک قضاء قال فی البین یتکلم اللہ قال فان لم تجد فی کتاب اللہ قال بسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فان لم تجد فی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اجتہد برأی ولا فو قال فطرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا وقال الحمد للہ الذی ولی رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما عرض بہ رسول اللہ"

ترجمہ: "جی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مسئلہ میں تکل کو یمن کا قاضی دیکر روانہ فرمایا تو پوچھا کہ اگر کوئی تشبیہ چاہے تو کس طرح فیصلہ کرے؟ عرض کیا کہ کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کروں گا فرمایا اگر حدیث

کتاب اللہ میں نہ ہو؟ تو عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے فیصلہ کروں گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس میں بھی نہ ملے عرض کیا کہ میں اس وقت اجتہاد و استدلال کر کے اپنی رائے سے فیصلہ کروں گا اور حاشی حق میں کوئی کسر نہیں جموں گا (مسئلہ فرماتے ہیں کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر (اجتہاد صرف سے) اپنا دست ہموادک بھروسے بند ہ مارا اور فرمایا کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے اللہ کے رسول کے قاصد کو اس بات کی توفیق دی جس پر اللہ کا رسول راضی ہے۔ یہ واقعہ اجتہاد اور تقلید کے مسئلہ میں ایکن قطع دلیلت ہے کہ اس پر بقا خود کچھ اس مسئلہ کی گتیاں سلجھتی چل جاتی ہیں یہاں ہمیں اس واقعہ کے صرف ایک پہلو پر توجہ دلانا قصود ہے اور وہ یہ کہ آپ نے اہل یمن کے لئے اپنے فقہانہ کتاب میں سے صرف ایک جلیل القدر صحابی کو بھیجا اور انہیں حاکم و قاضی مطلق و مجتہد جاکر اہل یمن پر لازم کر دیا کہ انکی اجراء کریں انہیں صرف قرآن و سنت پر ہی نہیں بلکہ قیاس و اجتہاد کے موافق قوسے صادر فرمانے کی بھی امانت فرمائی۔ اگر اجتہاد شریعت سازی ہی کا نام ہے تو ہر مہی صلی اللہ علیہ وسلم کیا انکی اجازت عطا فرما سکتے تھے؟

### عقیدہ نمبر (۶) فتووں کا انکار

مسودہ اور کا رسالہ نام مفتوحہ اسلام میں "میں معصی نے فتووں کی تحقیق کی ہے تو کیا نام بخاری نے ہو تعلقات میں صحابہ و تابعین کے فتویٰ دکر



کہے ہیں وہ اسلام نہیں؟ اور کیا صحابہ کرامؓ کے ہزاروں فتویٰ جو کہ معتقد ہیں اپنی شیعہ اور معتقد عبدالرزاق میں ہیں شریعت سازی ہے؟ اور کیا تمام صحابہؓ بھی شریعت ساز تھے؟ فتویٰ تو سوال کا جواب ہوتا ہے اسکو فتویٰ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ فتیٰ پہلو لغوا سے ہے، معنی مضبوط و عالم و مسلط کا جواب بھی فتویٰ مضبوط ہوتا ہے اس لئے فتویٰ کہتے ہیں وہ فتویٰ کے کوئی سنگ نہیں ہوتے۔

### عقیدہ نمبر (۷) فقہ کا انکار

پہلی فرقہ نے فقہ کو برا بھلا اور اس کا انکار کیا اور مسلطی فقہ کو ماننے سے نہیں ہے اور کہا کہ یہ طوطی سنا ہے چٹا پتھر کہتے ہیں۔

فقہ کے یہ طوطی سنا کر جانتے ہیں "وہا صر حکم فکل" کے معنی یہ کہ ہر جگہ حکم ہے۔

(تحقیق فی جواب عقیدہ طوطی)

تو فقہ کے بارے میں عرض ہے کہ انکی بہت فضیلت ہے اور عقیدہ کی بہت قربانیاں آئی ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے

"وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا تَكْذِبًا وَلَا لِيَذَرُ الْمُضِلِّينَ مِنْكُمْ وَالْفَاسِقِينَ وَلِيُتَبَذَلُوا فِي الصَّاعِقَةِ وَالْعُصْفُورِ فَهُمْ يَعْلَمُونَ"

(سورہ انفجہ آیت ۳۲)

ترجمہ: "اور ایسے تو نہیں مسلمان کہ گویا کریں سوائے سو گناہ نہ لگا ہر فرقہ میں سے ان کا ایک حصہ تاکہ کچھ پیدا کریں دین میں اور تاکہ خبر

پہنچیں اپنی قوم کو جبکہ لوٹ کر نہیں آئی طرف تاکہ وہ پہنچتے رہیں" اس آیت میں وہ طبقوں کا ذکر ہے پہلے پہلے کا اور فقہاء کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسلام کی سر بلندی کا دار ان حق وہ طبقوں پر دکھا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے "سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَرَّ اللَّهَ بَرَّ عِزِّيَ بَلَقَهُ فِي النَّارِ وَالْمَا أَنَا لِلْمُسْلِمِينَ بِمَعْطَى وَلِيٍّ بَرَّالَهِ الْاِمَّةَ لَانْتَهَى عَلَى اَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهُمْ مِنْ خَلْقِهِمْ حَتَّى يَأْتِيَ اَمْرُ اللَّهِ"

(بخاری ص ۱۶ ج ۱ باب من برَّ الله به فبرَّ عِزِّيَ بَلَقَهُ فِي النَّارِ)

ماثیہ نمبر ۸ میں ہے "وَلَنْ يَزَالَ هَذِهِ الْاِمَّةُ اِلَّا اَنْتَوِي بِحَسْبِ اَنْ يَكُونُ هَذِهِ الطَّائِفَةُ مِنَ اَنْوَاعِ الْمُسْلِمِينَ لِيَسْمِعُوا مَقَاتِلُونَ اَوَّلَهُمْ اَنْهَاءُ وَيَسْمِعُوا مَقَاتِلُونَ وَيَسْمِعُوا نَفَا"

کچھ مسلم میں ہے "قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَرَّ اللَّهَ بِهِ خَيْرًا بَلَقَهُ فِي النَّارِ وَلَا تَزَالَ مَصْلَحَةُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَفْقَهُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ دَاوَعَهُمْ فِي دَوْمِ الْقَبْرِ"

(کچھ مسلم ص ۳۳ باب قوله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَزَالَ هَذِهِ الْاِمَّةُ مِنْ اَنْتَوِي بِحَسْبِ اَنْ يَكُونُ هَذِهِ الطَّائِفَةُ مِنَ اَنْوَاعِ الْمُسْلِمِينَ لِيَسْمِعُوا مَقَاتِلُونَ اَوَّلَهُمْ اَنْهَاءُ وَيَسْمِعُوا مَقَاتِلُونَ وَيَسْمِعُوا نَفَا)

پہلے پہلے کا کام تک گیری ہے کہ کفار سے جب بھیجیں کراہی مکتب میں شامل کریں اور فقہاء کا کام اس میں اسلامی قانون نافذ کرنا ہے اسلامی تاریخ کو کہ ہے کہ جہاد کی کمان اور فقہ میں لوگوں سے اور برتری بیش بیش اہل سنت خصوصاً "انصار" کو حاصل رہی جبکہ غیر مقلدین دونوں کمانوں میں نہ صرف



صرفک دونوں کاموں کے خلاف ہیں اس کلمہ کے اولین مخاطب صحابہؓ تھے  
 جنگی مادی زبان معنی تھی وہ کتاب و سنت کا مطلب ہم سے بہت اچھا سمجھتے  
 تھے اگر فقیر بننے کا حکم دیا اور دوسرے معنی دہوں کو فقیرانہ کے مساکن  
 عمل کرنے کا حکم دے کر دیکھا کہ فقہ صرف ترجمہ کا کام نہیں ہے خاص علمی  
 گہرائی و گیرائی کا کام ہے اور ہر معنی دہن کو بھی پھر نہیں تمام ظہاری فرماتے  
 ہیں "ہمسی الرجل طاعتہ"

(ظہاری صفحہ ۷۷، ج ۲)

ہر قوم کا ایک ایک فقیر تھا جس کا فرض اس قوم میں حواشر و حقوق تھا  
 ۔ "فَلَا تَزَالُ تَطَاوَعُ الْأُمَمُ لَا يُكَفِّرُونَ بَيْنَهُمْ حَتَّىٰ"

(آل عمران آیت ۷۸)

"وَجَعَلْنَا عَلَىٰ الْقَوْمِ الْأَوَّلِينَ آلَ إِبْرَاهِيمَ عَلَىٰ آلِهِمْ وَآلِهِمْ"

(انعام آیت ۲۵) (بنی اسرائیل آیت ۳۱) (کاف آیت ۵۷)

(انعام آیت ۹۱)

"وَلَقَدْ جَعَلْنَا الْأَوَّلِينَ قَوْمًا يَفْقَهُونَ"

"وَوَضَّعْنَا عَلَىٰ الْقَوْمِ الْآخِرِينَ"

(سورہ قمر آیت ۱۷) (مائدہ آیت ۳)

"مَرَكْنَا عَلَىٰ الْقَوْمِ الْآخِرِينَ"

(آل عمران آیت ۱۷)

"لَقَدْ جَعَلْنَا الْقَوْمَ الْآخِرِينَ"

(آل عمران آیت ۱۷)

"لَقَدْ جَعَلْنَا الْقَوْمَ الْآخِرِينَ"

(مشر آیت ۳)

"وَلَكِنَّ الْمَغْلُوبِينَ لَا يَفْقَهُونَ"

(مغفلین آیت ۷)

"وَلَقَدْ جَعَلْنَا عَلَىٰ الْقَوْمِ الْآخِرِينَ"

(آل عمران آیت ۱۷)

"مَرَكْنَا عَلَىٰ الْقَوْمِ الْآخِرِينَ"

"لَقَدْ جَعَلْنَا الْقَوْمَ الْآخِرِينَ"

(آل عمران آیت ۱۷)

اس دو سے ہر مطلق فقہ کو نہ مانا ہو کہ فقہ کی کوئی حیثیت نہیں وہ کافر  
 ہے کیونکہ اس نے قرآن کی آیات و احادیث کا انکار کیا ہے اور آیت و  
 حدیث کا منکر کافر ہے۔

عقیدہ نمبر (۸) لفظ "فہم" کا کیا جائز نہیں

اس فرقہ کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ لفظ کیلئے لفظ "فہم" کا کیا جائز نہیں  
 اس کے حتمی نتیجے ہیں۔

مفسرہ تفسیر لفظ "فہم" یہ ہے کہ لفظ "فہم" کا کیا جائز نہیں

"فہم" لفظ لفظ "فہم" کے خلاف نہیں ہے کیونکہ اس کے معنی

کے معنی وہ ہیں کہ لفظ "فہم" کا کیا جائز نہیں

یہی ہے کہ لفظ "فہم" کا کیا جائز نہیں

یہی ہے کہ لفظ "فہم" کا کیا جائز نہیں

یہی ہے کہ لفظ "فہم" کا کیا جائز نہیں

یہی ہے کہ لفظ "فہم" کا کیا جائز نہیں



ہاں ہے اور صدیق سے انکار ہی اسکو مستعمل کرتے آئے ہیں اور کبھی کسی نے اس پر کبھی نہیں کی لب تکہ لوگ پیدا ہوتے ہیں جن کے ذہن پر بحیثیت کا وہم سوار ہے انہیں بالکل سیدھی سادی چیزوں میں "بلی ساداش" نظر آتی ہے یہ ذہن غلام امہ پران اور اس کے جزو افکار نے پیدا کیا اور بہت سے پڑھے لکھے شعور پر غیر شعوری طور پر اس کا آثار ہو گئے ہیں میں سے یہ فرق "ہدایت المسلمین" بھی ہے۔ عربی میں لفظ "رب" مالک اور صاحب کے معنی میں ہے اسی کا ترجمہ فارسی میں لفظ "خدا" کے ساتھ کیا گیا ہے چنانچہ جس طرح لفظ "رب" کا اطلاق بغیر انصاف کے غیر اللہ پر نہیں کیا جاتا اسی طرح لفظ "خدا" بھی جب مطلق ہوتا ہے تو اس کا اطلاق صرف اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے کسی دوسرے کو "خدا" کہنا جائز نہیں۔ نہایت القابات میں ہے "خدا با ضم۔ معنی مالک" صاحب چوں لفظ خدا مطلق ہوتا ہے غیر ذات باری تعالیٰ کا اطلاق کنندہ مگر وہ صورت جو کہ پیچھے سے مطالب شود "چوں کہ خدا" وہ خدا" ٹھیک یہی معلوم اور یہی استعمال عربی میں لفظ "رب" کا ہے اگرچہ معلوم ہوگا کہ "رب" تو حق تعالیٰ شہد کا ذاتی نام ہے جس کا نہ کوئی ترجمہ ہو سکتا ہے نہ کیا جاتا ہے دوسرے اسمائے الہیہ مثالی نام ہیں جنکا ترجمہ دوسری زبانوں میں ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے اب اگر اللہ تعالیٰ کے پاک ناموں میں سے کسی یا برکت نام کا ترجمہ غیر عربی میں کرنا چاہئے اور اہل ذہن اسکو استعمال کرتے لگیں تو اس کے ہاں نہ ہونے اور اس کے استعمال کے ممنوع ہونے کی آخر کیا وجہ ہو سکتی ہے؟ اور جب لفظ "خدا" صاحب اور مالک کے معنی میں ہے اور لفظ "رب" کے معلوم کی تردید کرتا ہے تو آپ ہی بتائیے کہ اس میں

بحیثیت یا بحیثیت کا کیا دخل ہوا انگریزی میں لفظ "رب" کا کوئی اور ترجمہ نہیں کیا جاسکتا؟ اور کیا اس ترجمہ کا استعمال یہودیت یا نصرانیت میں جائزگی؟ اگر غیر مسلم اپنے معبود کے لئے کوئی لفظ استعمال کریں اور وہ فارسی لفظ عزوجل کے لئے بھی نام ہو سکتا ہو تو کیا انکے استعمال کرنے سے وہ نام اللہ کا نام نہیں لیا جاسکتا اور اگر یہاں لیا جائے تو ان کا لفظ بھی اللہ کے لئے کہنا جائز نہ ہوگا کیونکہ سورہ عن کی آیت ہے "سَمِعَ الْإِنشَادَ لَهَا وَاعْتَصَمَ" (الکاف) اس میں ان کا لفظ معبود الہی یا اللہ کے لئے مستعمل ہے۔ الفروس ہے کہ لوگ اپنی ناقص طبیعت کے بل بوتے پر خود رائی میں اس قدر آگے بڑھ جاتے ہیں کہ انہیں اسلام کی چوری نامور دنیا پر نظر نہ آتی ہے اور چوتھ صدیوں کے تمام کلام کو گراہ نام از کم قریب طوطہ تصور کرتے گئے ہیں۔ یہی خود رائی انہیں جہنم کے گڑبے میں داخل دیتی ہے۔

(اللہ ہم سب کو اپنی پناہ میں رکھے آمین یا رب العالمین)

عنقیدہ نمبر (۹) "مواہبات" کا لفظ اللہ کے علاوہ کسی کے لئے جائز نہیں

اس عقیدہ کے تحت مسودہ نے اپنے رسالہ میں لکھا تھا کہ اس لفظ کا استعمال غیر اللہ کے لئے جائز ہے؟ میں لکھا ہے کہ "اس لفظ کا استعمال اللہ کے علاوہ کسی کے لئے جائز نہیں ہے اور اس بات کے ضمن میں جتنی بھی



کیا کہ میں اللہ کے ساتھ "موسمی" کا لفظ تو تمام قریش کیوں جاریے طاعت کھڑا  
کہ اللہ کے علاوہ کسی کے ساتھ "موسمی" کا لفظ لگانا ہاتھ نہیں۔ اس کے  
جواب میں عرض ہے کہ مسعودی اور بنو ہاشم نے دوسرے ہاشمیوں نے سوجھا  
کہ قریش کی وجہ سے لوگوں میں میرا بھائی ہے تو پھر علم اور اپنی ناقص  
معلومات سے لوگوں کو دھوکہ دینا شروع کر دیا اور ایسی ایسی باتیں نکالیں جو  
ہمارے باپ دلوایے تھے جن میں سنی تھیں جس کے بارے میں رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس کا تم وہ قریشی مضمون ہے کہ "قریشی نہایت ہی  
ایسے دہان اور گڑباز آدمی ہیں اور وہ اپنی اہلیت (ذاتی) نیکو آدمی کے  
کہ جو نہ تم سے سنی ہو گی نہ تمہارے کا وہ اولاد دے" تو سب سے پہلے یہ کہنا  
چاہئے کہ "موسمی" کے معنی کیا ہیں؟ تو محمود قوادہ اللہ کے ربناک ابراہیم  
الاصغر اللہ تعالیٰ میں صلوات اللہ علیہ لعلہ العالیہ

"موسمی" لفظ سے کبھی مراد "موسمی" یعنی "موسمی" لفظ ہے  
"موسمی" لفظ ہے "موسمی" لفظ ہے "موسمی" لفظ ہے  
"موسمی" لفظ ہے "موسمی" لفظ ہے "موسمی" لفظ ہے

یعنی موسمی کا معنی مالک "تمام اور آؤ کر کے دے لے اور جو آؤ ہو ہے"  
اور قریب اور خدا کا اور صاحب اور اس کے علاوہ بہت سے معنی کے لئے  
استعمال ہوتا ہے اور موسمی کا معنی عالم اور زاہ کا ہے۔ تو اللہ کی طرف جب  
اسکی نسبت ہوتی ہے تو مطلب ہوتا ہے خدا کا "مالک" لفظ ہے اور جب غیر  
اللہ کی طرف مڑو ہو تو مطلب ہوتا ہے عالم "زاہ" نہ کہ اس وقت خدا کا  
کا معنی لیا جائے تو لفظ موسمی کا استعمال غیر اللہ کے لئے بھی ہوا ہے۔ اور  
قرآن میں بھی اللہ عزوجل نے اپنی طرف اور جبرئیل اور صلوات اللہ علیہ

طرف موسمی کی نسبت کی ہے چنانچہ ارشاد ہے۔

"وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ إِلَّا بِإِذْنِ رَبِّكَ وَلَوْ أَنْتَ مِنْ السَّاجِدِينَ"

(تجوید ۲۸)

ترجمہ: "مگر اگر تمہاری چٹائی کیوں اس پر تو اللہ ہے اس کا رفیق  
اور جبرئیل اور میکہ بخت اللہ والے" اور حضرت شریف میں بھی موسمی کا  
لفظ غیر اللہ کیلئے استعمال ہوا ہے جیساکہ "تخصیص صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد  
ہے "موسمی القوم مسلم" اور مسعودی الحسن البصری کے صلوٰۃ وجماعہ  
التخصیص کے ۳۳۳ ج ۲ "الہدیۃ والفتاویٰ کے صلوٰۃ ۳۳۳ ج ۲ "میرا جوابہ کے  
صلوٰۃ ص ۵ ج ۳ پر بھی مولانا کا لفظ غیر اللہ کے لئے مستعمل ہے لہذا اس لفظ  
کا استعمال غیر اللہ کے لئے ہاتھ ہوا اور حضرت میں جو وارد ہے۔

"لَا يُلَاقِي الْعَبْدَ لِسُلَيْمَ سُلَايَ لَنْ سُلَايَ كَمَ اللَّهُ مَرْوَجِي" تو اس سے  
مراد یہ ہے کہ اسکا آگے کے حقیقی مست کیجے لیا اور اس سے شبہ بھی ہونا تھا  
کہ موسمی کے لفظ سے مراد کہیں رب کا معنی نہ لیا جائے اس لئے صبح فرمایا  
اور ہم لوگ جو مولانا کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو اس سے مراد آکا یا خدا کا  
نہیں بلکہ دوست اور عالم کے معنی مراد ہوتے ہیں اور اصل وجہ مسعودی اور  
مولا کے لفظ کو شرک کہنے کی یہ ہے کہ وہ خود عالم نہیں اور لوگ اگر اس پر  
اعتراض کرتے کہ تم تو عالم نہیں تمہارے نام کے آگے مولانا کا لفظ نہیں تو  
اس اعتراض سے بچنے کے لئے اس نے یہ سارا کھیل کھیل کر میں اس لئے  
اپنے آگے مولانا کا لفظ نہیں لگا۔



## عقیدہ نمبر (۱۰) ایصالِ ثواب کا انکار

یہ فرق ایصالِ ثواب کا بھی انکار کرتا ہے کہ جب کسی مسلم کا انتقال ہو جائے تو اسکو چھ کر بٹھا جائے تو اس کو ثواب میں پہنچا لیکن یہ عقیدہ صحیح نہیں کیونکہ اولیٰ امت والجماعت کے نزدیک ایصالِ ثواب بالحق درست ہے اگر انسان اپنی کسی شے کا ثواب دوسرے شخص کو بخلا ہے تو یہ ثواب اسے پہنچتا ہے اور عبادت کی فراخ ہیں (۱) البتہ جسے ذکر (۲) یا دوسرے عمل ہے (۳) مرکب ہو جاتی ہوگی اس سے جسے صحیح تمام عبادت کا ثواب پہنچتا ہے اولیٰ امت والجماعت کا یہ مسلک ہے کہ آیات و احادیث سے ثابت ہے صاحبِ حدیث (۳۱۱) ج ۱ پر "باب الجمع من القبر" کے تحت لکھتے ہیں۔

"الایصال فی حدیث ابی ابی بن ابراہیم لہ فی بعضی ثواب مسلم الثبوت  
ماتوا مسموماً علیہما اذہما ما یصلان فی القبر فیستجمعان لہما فی  
القبور صلی اللہ علیہ وسلم الا فی بعضی یکفیان لہما فی بعضی  
تسلم لہما من عن اہل من الوعد بالثواب فی القبر بالجماع علی  
تخصیصہ المستثنی منہما فی بعض" صحیح

اس حدیث سے صاف معلوم ہوا ایصالِ ثواب جائز ہے اور پہنچتا ہے ورنہ تو خدا جانتا اس ایصال کو تو حلیم کرنا چاہے گا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی آخر کام نہیں ہوتا نبی کا بارگاہِ کام شریعت پر مبنی ہوتا ہے۔ حدیث ابن ماجہ نے عبد الرحمن بن ابی نعیم بن علی بن ابی سلمہ بن حاتم بن ابی مرثدہ بن نوہ کے طریق سے ذکر کی ہے اور اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت مذکور ہے۔

(۱) "قال ابن ابی شیبہ حدثنا ابو معاویہ عن حجاج عن قتادہ عن انس  
قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکفیان لہما فی القبر  
الجماع قال بسم اللہ اللہم منک ولک هذا من بعد ولعل یرحمہم ثم قال  
الآخر قال بسم اللہ اللہم منک ولک هذا من بعدک من امی" (۲)  
حدیث شعبہ میں اثر ہے۔

"فقد علیہ السلام قال فی حدیث عن ابیہ وامرئ" (۳)  
حدیث شعبہ سوائے ابو داؤد کے صحاح ستہ میں فضل بن عباسؓ سے  
موسیٰ ہے۔

"عن امرأة من غنم قالت يا رسول الله ان ابی فترکہ فریضۃ اللہ فی  
الجمع وهو شیخ کبر لا یطیع ابی یستوی علی ظہر البصر قال حی حدیث  
اور اس حدیث کو سوائے ترمذی کے صحاح کے باقیوں معنیوں نے ابن  
ماہرؓ کے طریق سے ذکر کیا ہے اور اس حدیث کے بعض طرق میں "فکف  
فی حجة القوایح" اور بعض میں یہ ہے۔

"اللیل نقض حدیث ابن ابی حدیث" قال الترمذی قال بعد اصبح فی ابی  
هذا ما رواہ ابن ابی حدیث عن الفضل بن عیسیٰ" (۴)

اور بھی اس قسم کی بہت سی احادیث ہیں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے لوگوں کو اجازت دی کہ وہ دوسرے کی طرف سے حج کو تو حضور صلی  
اللہ علیہ وسلم نے باقاعدہ اجازت فرمائی ہے اور جس چیز کی نبی اجازت دے  
کدے تو کیا وہ حج اسلام میں صحیح ہو سکتی ہے؟

(۳) ایک صحابیؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سے اپنی



والہ کے ایصالِ ثواب کیلئے کہنا کہ: "وَلَا تَقْرَأُ مِنْهُ لَمْ يَسْئَلْ"

(۳) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا لَمْ يَسْئَلْ مِنْهُ لَمْ يَسْئَلْ مِنْ لَوْلَا صَلَاحُ بَطْعَانِهِ "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ سَائِلِي"

(رداء مسلم، ابو داؤد و ترمذی)

اس میں بھی یہ ہے کہ مرنے کے بعد اعمالِ نیک کو مستطیع ہو جاتے ہیں۔ ہمارے چین چڑچوں کے معنی اب وہ خود تو عمل نہیں کر سکتا مگر جو اس نے کام کئے وہ جاری رہیں گے انکی وجہ سے ثواب پہنچتا رہے گا جیسا کہ کوئی کمال باری یا ملائکہ کے لئے مگر وہ فیروزِ عالم یا علم سکھایا اور وہ علم پہنچاتا کیا یا ایک لڑکے کو چمکاتا اور ملائکہ ایک نعل کرتی رہی تو اس کا بھی اجر ملے گا۔

(آیاتِ قرآنیہ)

(۱) "وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِأُولَئِكَ الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ" (سورہ حشر آیت ۲۴)

اس آیت میں سابق مانگوں کیلئے دعا کے مندرجہ ہے تو اس سے بھی ایصالِ ثواب ثابت ہوتا ہے۔

(۲) "وَيَسْتَعْلِفُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا"

(سورہ مؤمنین آیت ۷)

اس میں اللہ نے صالحینِ فرشتوں کی استغفار کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ مؤمنین کیلئے استغفار کرتے ہیں اس سے بھی ایصالِ ثواب ثابت ہو گیا۔

(۳) "وَبِأَنفُسِهِمْ كَتَبُوا ذُنُوبَهُمْ"

(بنی اسرائیل آیت ۲۳)

ترجمہ : "انہوں نے اپنے دلوں میں اپنی گناہیں لکھ لی ہیں"۔ حضرت شیخ ابو حنیفہؒ نے اس کی تفسیر میں ذکر فرمایا ہے کہ اس لئے کہ تم سے درخواست کرتا ہوں کہ اس پیمانے میں اور موت کے بعد ان پر غور و محنت فرمائیے اس سے بھی ایصالِ ثواب ثابت ہوتا ہے۔ اور اگر آپ ایصالِ ثواب کا انکار کرتے ہیں تو سب سے پہلے نماز چھوڑنا کا انکار کریں گے کہ سب سے پہلے یہ ہی ایصالِ ثواب ہے کہ گناہ مٹ کے وہ مرنے والے ہوں اس کے لئے چاہتے ہیں کہ مرنے کے بعد خود دعا ہو کر چھوڑا ہے۔ پس ایصالِ ثواب درست ہے کوئی شک و شبہ کی گمان نہیں ہے اور جو سودا گم میں گمیت ہے۔

"وَلَا تَسْأَلُ لِلَّذِينَ آمَنُوا"

اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ وہ بذاتِ خود کہہ نہیں کر سکتا البتہ اس سے ایصالِ ثواب کی غمی نہیں ہوتی۔

عقیدہ تفسیر اور وسیلہ کا انکار

یہ فرق فاضل پانچویں اور دہام کا بھی انکار کرتا ہے۔ تو اصل مسئلہ یہ ہے کہ فاضل بذاتِ کا حامل یہ ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ بخود آپ کا موردِ رحمت ہے اور موردِ رحمت سے محبت اور انتقام رکھتا ہے موجبِ جہنم و رحمت ہے۔



اور ہم اس سے محبت اور اعتقاد رکھتے ہیں جس میں ہم پر رحمت فرمے۔

(۲) حضرات انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ اعظام اور صلوات کرام کے وسیلے سے اللہ سے دعا مانگنا شرعاً جائز بلکہ قبولیت دعا کا ذریعہ ہونے کی وجہ سے مستحسن اور افضل ہے۔ قرآن و حدیث کے اشارات و تصریحات سے اس قسم کا توسل یا شہادت ثابت ہے۔

## قرآن سے توسل کا ثبوت

"اولما جاءهم كتاب من عند الله يصلون لصلواتهم وكنوا من قبل يستغيثون على آفتون وكروا اليه"

(سورہ بقرہ آیت ۸۸)

ترجمہ : "پھر جب پہلی ان کے پاس کتاب اللہ کی طرف سے جو سچا بتائی ہے اس کتاب کو جو ان کے پاس ہے اور پہلے سے مانگتے تھے کانٹوں پر استغیثوں کا مصدر "استغاث" ہے اس کے ایک معنی ہیں مدد طلب کرنا۔ علامہ شرنبلہؒ تفسیر میں فرماتے ہیں "والاستغاث طلب الاستعاضاد طامس قرابتہ ہیں "توفت فی ہن قرینہ والظہر کنوا يستغيثون على الأوس والخطوج رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل منه الله انهن ميسر وتبليغ اليه"

اور یہاں کیا کہتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَشْكُكَ بِحق نبيك الفی و عندنا ان یحتمل فی الامر ان یقال ان نصرنا اليوم علی عدونا فیخصرون (مدح العالی)

دیکھئے جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس عالم دنیا میں تشریف فرما نہیں ہوتے تھے اس وقت بھی اہل کتاب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعا کر کے رنج یاب ہوتے تھے اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کو بیان کر کے قرآن مجید میں اس قسم کے توسل کی کہیں تردید نہیں فرمائی پھر کیا اس کے برخلاف میں شہد کیا جاوے گا؟

## حدیث شریف سے توسل کا ثبوت

"عن عثمان بن عفیف ان رجلاً فبر البصرانی الفی صلی اللہ علیہ وسلم قال ادع لی ان دعا لی (فی قولہ) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَشْكُكَ وا توجه الیک یسعدنی الروح عندہ قال ابو لیسعق هذا حدیث صحیح" (ابن ماجہ ص ۳۰)

ترجمہ : "ابن ماجہ میں باب صلوة الحاج میں عثمان بن عفیفؓ سے روایت ہے کہ ایک ایسا شخص نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو عافیت دے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو چاہے تو اس کو بختری دیکھوں اور یہ فرمایا پھر ہے اور اگر تو چاہے تو دعا کرتاں اس نے عرض کیا کہ دعا کردی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ ابھی طے وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور یہ دعا کرے اَللّٰهُمَّ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں اور آپ کی طرف



حجہ ہوا ہوں اور سید محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رحمت کے اسے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپ کے وسیلے سے اپنی اس حاجت میں اپنے رب کی طرف حجہ ہوا ہوں تاکہ وہ چوری ہو جائے جسے اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت میرے حق میں قبول کیجئے۔

المہر الحاج (حاشیہ ابن ماجہ) میں ہے کہ اس حدیث کو ثانی اور تفسی نے کتاب الدعوات میں نقل کیا ہے اور تفسی نے "حسن" گج کیا ہے اور بیہقی نے صحیح کی ہے۔

تاکہ : اس سے قسمل مراد "حجہ" ہوا اور چونکہ آپ کا اس کے لئے دعا فرمانا کہیں مقول نہیں اس سے ثابت ہوا کہ جس طرح قسمل کسی کی دعا کا جائز ہے اسی طرح دعا میں کسی کی ولایت کا بھی جائز ہے۔ اور یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ قسمل یا قول کا ہر کوئی تاکس ہے مگر غیر منقولہ قسمل بالذات کے تاکس نہیں تو ان کی خدمت میں عرض ہے کہ ولایت کا وسیلہ بھی اسی درجہ سے دیا جاتا ہے کہ اس شخص کے احوال اچھے ہوتے ہیں ورنہ بد احوال شخص کا وسیلہ تو کہیں بھی ثابت نہیں۔

نست والحمد لله على ذلك حسنا كثيرا، الحمد لله الذي سمعتم منهم دعائهم  
نوٹ : کہہ انسانی مسائل احوال کے قبیل سے بھی ہیں۔ "ح" مع  
یہیں "قراءۃ خلف الامامین علیہ السلام" وغیرہ مگر اس کتاب میں چونکہ دعا کو کا  
جائی لیا گیا ہے اس لئے ان اشکات کا ذکر نہیں کیا اور وہیے بھی ان اشکات  
مسائل پر طالع حق نے بہت تفصیل سے بحث کی ہے جن کو ضرورت ہو  
وہیں ملاحظہ فرمائیں۔

اللہ اس کتاب کو ہندو سمیت چوری قسمت کیجئے اور یہ ہدایت جائے اور  
شرف قبولیت عطا فرمائے (آمین)



کیا رسول اللہ ﷺ اہل حدیث کے متعلق مثالی، مثالی یا ناکی تھے؟

الجواب

اہل حدیث اور اہل فرقہ و فرقہ کے درمیان جتنا فرقہ کوڑا ہے اور ہر کے ساتھ تکرار و تکرار کی بات ہے۔ اہل اسلام کی انگوٹھی میں مذہب اور ہر ایک کی بات ہے۔ ہر ایک کی اصل و قدر کی بات ہے۔ خود اپنی فرقہ کو امر ہے کہ اہل حدیث پہلے نبی میں صحت کو کہتے تھے، ہر اہل صرف اہل کو اہل متعلق کی طرح ایک اہل ہے نہ کہ ذہنی فرقہ۔ ہر ایک میں ہر فرقہ کا نام ہو گیا۔ جہاں مذہب ہے۔ شاید کسی کو اپنی فرقہ میں بھی دوسرے نام نہ کہ کیا رسول اللہ ﷺ اہل حدیث کے متعلق مثالی تھے؟ جب سمجھ کر متعلق، مثالی، ناکی، مثالی کیا ہے، جس کی صحیح ترتیب بھی اپنی فرقہ کو معلوم نہیں۔ اگر فرقہ ہر سب سمجھتی کا اعلان ہے "انقباس مقلدہ لا مثبت" انور الاموال کہ جس سے مسائل گزرتے نہیں جاتے بلکہ کتاب و سنت کی عین و شیعہ مسائل کو اصول شرعی کی مدد سے ظاہر کیا جاتا ہے جیسے کوئی کھوئے ہو یا پائی کا پڑا نہیں کرتا ہی خدا کے پیرائے ہوئے یا شیعہ پائی کو ظاہر کرتا ہے۔ سب اپنی فقہ و فقہ کی اشریت و اشریت میں رہتے ہیں کہ کوئی کھوئے والے کو "انقباس مقلدہ" کہے۔ تو اہل رحمہ اللہ نے جب کتاب و سنت کے عین و شیعہ مسائل کو ظاہر فرمایا تو ان کی تفسیر میں ہی مسائل میں مل کر کتاب و سنت ہی مل ہے جسے کسی کے کوئی سے پائی یا خدا کا عین و شیعہ پائی یا خدا ہے۔ خود اپنی فرقہ کو یہ بات معلوم ہے۔ چنانچہ کھوئے میں میں ایک قسمی کہ چاند و اوس نے میں اصول پر مسائل کی بنیاد رکھی اور اصول مذہب ہے کہ نہ ان لوگوں نے مسائل کو قرآن و حدیث کی روشنی میں مل کیا اور قرآن و حدیث کو چھوڑ کر کسی

مستوری فرقہ

کے وہ اوس

کے جوابات



[illegible]

اور اصل نقد کو ملنے کا حکم قرآن پاک کی انھوں اور احادیث و اقوال پر مبنی ہے اور

[illegible]







عنہ رحمۃ اللہ علیہ یوشکون بانہ علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام  
الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا اسمہما جہنم عامرۃ وہی  
خرباب من الہنی علیہم شر من تحت اذیم السماء من علیہم  
تخرج الفشت فوبہم تعدد (۳۳۰)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ نہ کہ نام مسلمان کے اور اسلام کی کوئی چیز جس میں ہوگی وہ مسلمان کی سبب  
ہست کہ نظر آئے گی مگر حدیث سے ظاہر ہے ہوں گی نہ آپ کی سبب نہ کہ حضور  
ﷺ کے ہذا کہ تمام ماضی و مستقبل ایسے مسلمان کے ظاہر کے ہیں  
کے لیے سب سے بڑے ضروری ہوں گے ان سے ظہور کے ساتھ نہیں ملے گا اس کا  
اور نہ پھر حدیث میں ہوں گے۔ مسعودی صاحب میں نے مسلمان کے مولیٰ دیکھے ہیں جن  
کو اس حدیث کے معنی میں نہ دیکھی تھیں ہو سکتے تھے کہ ایک اور کا ترجمہ کیا  
تپ کے نزدیک تمام فساد اور بھی ہوا ماضی اسلام میں اگر مطلق ختم حقیقت  
یا کہ حقیقت شاعری اور مطلق حلال میں ہے نہ سب غیر مسلم ہیں؟ ماضی شریعت میں  
بعض چیزیں کے ماضی اور ماضی کو لے کر ہے۔ وہ بھی سب غیر مسلم ہیں؟

دوسرے جواب

ایک نبی کی سمت ہونے کی حیثیت سے کیا ساری امت کا نام مل حدیث "مَنْ  
شَاقَّ نَافِلَ" ماضی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی "مَنْ شَاقَّ نَافِلَ" ماضی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی  
الجواب

ایک خدا کے ایک قرآن کی جس طرح ساری امت میں ہیں کہ جس سے ہر امت مکمل  
قرآن ہے اسی طرح مذہب لبرہ میں سے کسی ایک مذہب ہے، مگر کیا وہی حدیث ہے کہ

اللہ تعالیٰ نے جو حدیث میں کرانی میں مسجد کے بنائے ہوئے اپنی قرآن کا نام کہیں  
مسلمان معنی غیر ماضی نہیں دیکھا ہے کہ حدیثوں کے ضرورہ تمام اللہ تعالیٰ نے ہرگز  
نہیں دیکھا اگرچہ قرآن میں دو جگہ، کائنات سورہ ہے مگر حدیثوں کے ساتھ ساتھ قرآن  
اور ان کا کوئی تعلق نہیں۔ اسی طرح مسعودی (قرآن و حدیثوں کے ساتھ) کی حدیث میں کہ  
تعلق قرآن و حدیث میں نہ کہ حدیث مسلمان سے کیے ہو سکتے ہیں؟ مسلم نام کے بعد کسی  
دوسرے امتیاز کے نام نہ کہ حدیث قرآن و حدیث میں کہیں مع نہیں کیا گیا اس کو اپنی  
طرف سے منع کا نتیجہ شریعت ماضی ہے۔ جس طرح سورہ کے اہل اور مہل اپنی طرف  
سے تمام ماضی کہتے تھے اس طرح ماضی نے ماضی اپنی طرف سے اس کو چھوڑ دیا ہے  
ہر شریعت ماضی ہے۔ قرآن پاک میں اہل ماضی علیہ السلام کا مسلم کے ساتھ مل کتاب  
یہود اور ماضی کا گیا ہے یہ مسلم کے ساتھ ہی ہم ہیں جن میں ہل قرآن پاک (سورہ) فی حدیث  
ماضی ہے کہ قرآن لایا ہے آپ کو "ما من المسلمین" کہ حدیث اس کلمے کے بعد  
اس لئے واقعہ لایا کوئی نام نہیں دیکھا کہ مسعودی صاحب کا ماضی ماضی ہی ہے۔ کیا مسعودی  
صاحب قرآن حدیث سے حدیث کر سکتے ہیں کہ قرآن نے انہی وقت میں تھا من  
المسلمین" کلمے کے بعد لایا کوئی اور نام بھی دیکھا ہے؟ مسعودی صاحب جہل نہ  
دیکھے ہیں کہ کائنات ماضی اور بھی ہے اور ماضیوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا  
"قولوا صلحنا واما یدخل الایمان فی قلوبکم" ماضی ہے کہ  
مسلمان کہ کہ حدیث دہل میں لایا ہی نہیں (حدیث) ماضی یہ کہ حدیث "ما  
مسلمان ہیں جن کا ماضی ماضی سے ماضی تھا اور آپ کے ہدف سے میں بھی رسول ماضی  
ﷺ نے "مَنْ شَاقَّ نَافِلَ" ماضی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی "مَنْ شَاقَّ نَافِلَ" ماضی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی  
اللہ



کھیلے۔ جس طرح سلاخ لڑوا کر تیرا کر کے بنائی جاتی ہے، اسی طرح سدا کے عقلی انسانی کھانگی،  
 جنہی است محمد ﷺ ہی ہے، "ابتداء اللہ کا سدا ہی فرقہ رسول ﷺ کو  
 چھوڑ کر مسعود اور کلام مغضوب اللہ بن جانا ہے۔" (۱) نتیجہ ہے۔

کہا کہ جب تم میں اہل سنت، یعنی مشائخ، خلیفہ، امامی، رسول اللہ ﷺ،  
ہوں گے گئے تھے؟

جب آپ نے خود شاکر الہ ربوہ کے مسائل (مجموعہ صفحہ ۱۰۰) میں عمل کیے تو اس وقت نور حق آپ پر یہ غریب من اللہ کی بھی تشریح ہو گئی۔ اہل حدیث تو اس سے پہلے۔

Figure 1

کیونکہ اس لئے کہ اللہ عزوجل نے ایمان کو ایک عظیمہ عمل قرار دیا ہے؟

ذہاب لاریج کی مثل قرآن کی سادہ قرآنیوں کی ہے ہر قرآنیہ مکمل قرآنی ہے عسی  
عسی ہر ذہاب مکمل سادہ ہے جب کہ یہ سادہ سادہ قرآن مستند بنی نہیں بلکہ  
شیرہ سے بنی کے کہہ سکتے ہیں فکر آپ بنی سادہ ہر سادہ ہر سادہ کو سادہ بنی  
قرآنیوں بنی سادہ بنی سادہ بنی

گروہ ذہیب نے کہ محمود اسلام ہے تو ہمارے حق میں کے حکم ۳۷ حل ہوا میں السلام  
کا اعلان دین اسلام میں ہے اس میں جو چیز (القرآن ۴۰) کے تحت ان ذہیب کے ہیں کہ  
اپنے ذہیب کے خلاف باقی ذہیب میں عمل کیوں نہیں کرتے صرف ایک مصری عمل کیوں ہے  
ہے؟

آپ کا یہ دوسرا بھی اکٹھا دھنڈا ہے جی اور غلطی میں فرق نہیں بلکہ فیصلوں سے چرندی کیا ہوا ہے۔ جس طرح تمام ملت قزاقوں کا ہر شخص کو پڑھنا ضروری نہیں صرف ایک قزاق ہی تعلیم کرنے سے یا سب قزاقوں کی تعلیم کتاب خانے آپ جیسا ہمارے کے کارخانے میں قزاقوں پر مبنی ہے بلکہ یہ سب قزاقوں میں ہر ایک صاحب اساتذہ محلی میں داخلہ کے ہمارے ہیں سب ایک راستے سے داخل ہونے سے مشغول ہوا ہو گا تو یہ کتنا کہ ہر چاندنی راستوں پر نکل ضروری نہ چلے گا ہر راستی میں داخل نہیں ہو سکتا ہے کوئی اصل حد نہیں کہ سبک جس فرقے کا میراثہ اصل حد ہوا تو اس فرقے کے لوگوں کا کیا اصل ہو گا۔

اگر حق مذہب اللہ میں سے ہر ایک مکمل دینی اسلام ہے تو کیا اصل اللہ تعالیٰ کا نام ہے؟  
 یا اللہ اسلام بدل دے گا تو کچھ یا ایک؟

دیکھئے اس دوست الہی قرآن وحدیث سے کوئی تعلق نہیں پیدا ہوا ہے۔ فرمایا: جب ہر قرأت کمال قرآن ہے لہذا کمال اللہ تعالیٰ پر سات قرأت







طریقے کو سنت قرار دیا۔ علیہ کم ہستی (الرحمن) اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو  
 بدعت قرار دینی میں اہل سنت و جماعت ہر وقت جس طرح نبی ﷺ اور صحابہ  
 رضی اللہ عنہم کو اہل فرقہ کو اہل سنت کے سنت قرار دینے سے مرتب کیا کرتے ہیں سے  
 یہ قرار دے کہ آپ کے حکم میں عوام و خواص ہر امر پر عوام و خواص کی رائے اور صحابہ  
 رضی اللہ عنہم رضی اللہ عنہم کا طریقہ ہے اسی طرح آپ ﷺ کی سنت کی شکلوں کو اہل  
 سنت و جماعت کے ہمارے مذہب و مرتب قرار دینا ان چاروں میں سے جس کو آپ میں  
 حکم میں ملا حوازا ہو گا میں یہ عمل کرانی ہی سنت قرار دیتا ہوں اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے  
 طریقہ پر عمل بہ ہر صورت میں کرانی کو مذہب و مرتب قرار دینی میں یہ ممکن  
 دوسرے نمبر پر

کہاں یہ قرار دیتے؟ اصل اللہ تعالیٰ ﷻ کے درمیان ہے ؟  
 الجواب

ہر صورت میں فرقہ اہل حدیث کے اہل سے ہم لینے والی فرقہ یا مسنونہ ﷻ  
 کے نام میں سمجھتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اہل سنت تھے میں  
 کثیر افراد کے متعلق میں کچھ حقائق تھے۔ مگر ہمیں یہ علم ہوا ہے کہ آج تک اہل سنت  
 و جماعت کے متعلق یہ بدعت ہے جس میں سے ایک مسودہ فرقہ بھی ہے۔  
 دوسرے نمبر پر

اصل اللہ تعالیٰ ﷻ عوام و خواص میں سے کسی فرقے کے ساتھ تعلق رکھتے  
 تھے اگر کسی خاص فرقہ سے تعلق رکھتے تھے تو ہم اس کلمہ کا مذاق کیا ہے؟ "ان الذین  
 فرقوا بعبادہم و کمالوا شیعہا" لست عنہم میں شیعہ (شاخہ) ان  
 لوگوں نے اپنے آپ کو نکلتے نکلتے کر دیا اور جو کچھ فرقے فرقے (اہل) اصل آپ

ﷺ انھوں سے کوئی تعلق نہیں۔

الجواب

جواب کو چونکہ ہماری حدیث معلوم نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرقہ اہل حدیث  
 میں اہل سنت و جماعت کو اپنی قرار اور فرقے اہل حدیث میں ان سے کچھ کئے گی کہ  
 فرقے قرار دیا اہل سنت و جماعت کے یہی ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح کوئی تفریق  
 نہیں ہے۔ پہلی بدعتی اختلاف صحابہ رضی اللہ عنہم میں بھی قائم رہا مگر یہ کہ ہم فرقہ  
 میں بھی اس کا تعلق میں سمجھتے ہیں۔ مگر ہمیں یہ فرقہ چونکہ عوام و خواص میں  
 لئے اختلاف اختلاف کے فرقے کا ارتقا ہے ان میں سے کسی سے اختلاف یہ کرنا  
 دیتا ہے جس کو مذہبی طرح معلوم ہے کہ اختلاف فرقہ کی قرار دینا میں بھی ہے۔  
 اختلاف حدیث میں بھی ہے۔ بدعتی اختلاف صحابہ رضی اللہ عنہم میں بھی ہے۔ اصل  
 حدیث میں ہم میں کی اختلاف رائے کسی حدیث کے صحیح ضعیف ہونے میں ہم میں کی  
 اختلاف رائے میں سب اختلاف کو اپنی فرقہ بدعت کہتے ہیں وہاں آیات تعلق نہیں بدعت  
 عوام میں ہر صورت میں ہر فرقہ یا خاص وقت اسے اہل تفریق یا نہیں دی جس طرح  
 مگر یہ فرقہ کو اختلاف کی کوئی امت یا حدیث اہل بدعتوں کو اختلاف قرار دے چکیں  
 کہتے ہیں مگر یہ حدیثوں کو اختلاف حدیث مگر یہ صحابہ رضی اللہ عنہم اختلاف  
 صحابہ رضی اللہ عنہم مگر یہ اہل حدیث رضی اللہ عنہم ان کو اہل حدیث رضی اللہ عنہم  
 چاہیں کہتے ہیں ہر سب "یجر ہوں الکلام علی مواضع" پر عمل کرتے ہوئے  
 ان آیات و احادیث کا یہ موقع استعمال کرتے ہیں۔ اپنی فرقہ طوالت ہے اختلاف وہ قسم  
 کہتے۔ حدیث بدعت ہے اور بدعتی اختلاف۔ چنانچہ اپنی تفسیر قرآن میں اس حدیث کا  
 تفسیر ہے اختلاف ایک لغوی امر ہے ہر فرقہ کہتے ہیں۔ "یجر ہوں الکلام"



[illegible]

نہ میں قبلہ کی طرف نہ کیا شرعاً نہ میں سے ہے۔ ایک غصّی قبر میں ہے جہاں  
 بیگانوں و مساجد کے عرب نظر آ رہے ہیں جن سے قبلہ کلمہ معلوم ہو گیا ہے۔ یہ عروسی نقوی  
 قبلہ دو منزلہ بنتے نظر آ رہے ہیں۔ انھوں کوئی قبلہ کا نشانہ دے سکتا ہے۔ سو وہ ہیں کہ قبلہ میں  
 سے مغرب کی طرف ہے اسی وضاحت کے بعد کوئی اس قبر میں مشرق کی طرف نہ کرے  
 نہ لڑے نہ توبہ نہ استغفار عقل خدا اور عقاب حق ہے۔ ایسے ہی بیوقوف کی کتاب وضاحت میں  
 وضاحت ہے۔ لیکن چار کوئی کسی ایسے بیوقوف میں ہیں۔ وہ مسجد کا عرب نہ نقوی نہ کوئی قبلہ  
 کا نشانہ دے سکتا ہے۔ بلکہ کوئی مساجد نظر آئے نہ کہ ان کو شرعی حکم بھی ہے  
 کہ حق قبر میں مساجد نماز کے لئے نہ ہیں۔

اس سورج پہلے میں ان کا اختلاف ہو گیا۔ پہلی نے انگ انگ صفوں کی طرف لڑ پڑی اور دوسرے نے چادر انگ کے مشرق کی طرف چھی ٹو سرے سے مغرب کی طرف نصیرے نے غل کی طرف بچھے۔ نے جنوب کی طرف انھوں میں چادر سے صرف ایک نے حقیقتاً جگہ کی طرف لڑ پڑی تھیں نے حقیقتاً جگہ کی طرف لڑ میں چھی ٹو صفوں نے پہلی کی لڑ کو قبول فرمایا۔ پہلی کی لڑ صحیح قرار دی گئی۔ لڑ صفوں نے اس پہلی کی لڑ قبول فرمائی مگر مسودہ صاحب اس پر غرق رہی آجی وقت کر کے اس پر شرک کے غلوے لگائے۔ یہیں لڑ صفوں کو یہی سمجھنے لگیں کہ جی جی شریعت کے مطابق جگہ کی طرف لڑ کے لڑ جانا سول ہے اور جگہ کی طرف پڑتہ کر کے لڑ پڑنا حرام ہے۔ اس لڑ میں

میں حرمِ اہلِ کائنات ہے تو نے کیسے دلوں کی نواز قبول کیا اور قبول کیا تو نہیں کے کہ  
 حق کے سر میں اس سے زیادہ کچھ نہیں تھا میں نے اپنی رست سے چلنے کی نواز قبول کیا  
 تو انہی حق ہے تو میرے اور میرے بدل کے حلقہ میں داخل دے رہا ہے "اگر حرج  
 خدا کی کو جیہ"۔



مرحوم ابو عبد اللہ رحمہ اللہ نے دعوتِ اسلامی سے پیشانی کی جگہ (بریل و ماکس لٹریچر) کا دور سے لکھ کر اپنے آقا علیہ السلام

عبدالحق صاحب کے دوری مطلب ان کی تکمیل کا ہے۔

\_\_\_\_\_ في صالحه

.....ہیں مسائل میں علیحدہ اصولوں کی قیادت۔

اگر وہ اصل حقدار اور حجت ہے تو یہ دلیل اس کو بھی ملنا چاہئے۔ فلسفہ اسلام اکثر میں انہی ہی سے ہے۔ جو حجت علیہ السلام پر تقریباً پانچ سو سال تک رہی اس وقت اکثر فاضل اور سلفی جنکی تھے۔ سلفی اور غلامی تقریباً چار سو سال قبلہ ہے۔ یہ سب جنکی تھے اس واسطے کہ حرم محمد میں چار سطحات قائم ہوئے۔ جو حجت علیہ السلام سے چار سو سال تک رہی۔ یہ سب جنکی تھے جن کے زمانہ میں چار سطحوں کے ساتھ چار فاضل بھی مقبور رہے۔

حضرت تلامذہ جماعت المسلمین و اہل اہم جس سے بانی فرقہ کو گوارا  
 کہ جو کہ دے رہا ہے اس وقت کہ انہی بخاری امام مسلم اور امام ابو یوسف تینوں کتاب فقہ  
 میں لکھتے ہیں اور ابو یوسف میں اس کے بعد حضرت ابو انور حلالہ "منہج ہر سائے"  
 لے کر فتح حتیٰ تقوم الساعة کتب عمر میں حضرت علی بن علی محمد بن ابی یوسف



ہے گی کہ قیامت آئے گی۔ کیا مسودہ کے نذر میں کوڑا ہوں نے ہے نہیں ہے؟ غرض  
ہے کہ حدیث کے یہ سوغ کل میں مسودہ کے یہ کوڑا ہوں نے ہے نہیں ہے؟ غرض  
نے حدیث میں یہ شکیلی تھی ہے کہ مسکوں معدی النعد لا یستون مہلنی  
ولا یستنون یسنی وسیقوم فیہم رجال فلوہم فلوہم  
الشباب اطلین فی جثمانی انس اس ہ ہرج ہاگن ایچہ نام اور امیروں کے  
ہر اقل منت نہیں ہوں گے ان میں ایچہ لوگ ہوں گے جن کے ہم فلوہاں جیسے اور اقل  
شیطان ایچہ ہوں گے مسودہ صاحب کیجے کہ دعوت مسلمان اقل منت دہا دعوت جی  
اور اقل منت کی لالہ میں دعوت انیٹا میں دعوت آئی۔ آپ نے اکی دیکھی ہر تو  
کوڑا ہوں کاہنی ہا ہا ہا نام آکا کاہنی میں دیکھتے ہیں۔

دوسرے نمبر تک

کوڑا ہوں دعوت مسلمان ہے جس سے چاہتے؟

الجواب

دعوت اقل منت دہا دعوت ہے جس کو رسول اللہ ﷺ نے پہلے ہوں سے  
قلی فرادہ ہا دعوت کوہی فرق ہر کوہر کوہر میں فرق ہا دعوت اقل منت دہا دعوت  
کاسب سے ہا دعوت ہے کہ آپ ﷺ نے فرق ہا دعوت اگر ہا نام نہ ہر دو سب  
فرقوں سے ایک ہر ہا دعوت کی جزیں چاہتے چاہتے مرید ہا دعوت سے پہلے مسودہ  
صاحب کے پہلی میں نہ دعوت مسلمان قس نہ ہا دعوت ہا دعوت ہا دعوت ہا دعوت ہا دعوت  
دعوت رسول اللہ ﷺ کے سواقی اس کا فرض ہا دعوت کہیں ہا دعوت کی جزیں چاہتے  
چاہتے مرید ہا دعوت ﷺ نے کہیں میں فرق ہا دعوت ایک پہلی دعوت مسلمان ہا  
لیہا دعوت نہ ہر کوہر رسول ہے نہ کہ امیر مسلمان بلکہ مسلم شریف کی ہر دہا دعوت ہا دعوت

ہے کہ میں انکا ہوا ہر کم جمیع علی ہر حل واحد ہر ہا دعوت  
عصا اکہ او یفرق جماعت کم ہا دعوت ہا دعوت ہا دعوت ہا دعوت ہا دعوت ہا دعوت  
اور تم سب ایک ہوں ہر ہا دعوت ہا دعوت ہا دعوت ہا دعوت ہا دعوت ہا دعوت  
تواری دعوت میں ہر ہا دعوت ہا دعوت ہا دعوت ہا دعوت ہا دعوت ہا دعوت  
ہے ہر ہا دعوت مسودہ کتاب کے یہی دعوت کو فرض ہا دعوت

دوسرے نمبر تک

ہر کوہر دعوت مسلمان کے ساتھ دعوت میں ہوں گے کہاں دعوت ہا دعوت  
دعوت ہا دعوت ہا دعوت ہا دعوت ہا دعوت ہا دعوت ہا دعوت ہا دعوت ہا دعوت ہا دعوت

الجواب

دعوت مسلمان اقل منت دہا دعوت جی ہوں کے ساتھ دعوت میں ہا دعوت ہا دعوت  
ہر کوہر ہا دعوت ہے۔ دعوت مسلمان سے مراد ہر فرق میں ہا دعوت ہا دعوت ہا دعوت  
ہر فرق ہر سب مشترک ہا دعوت ہا دعوت ہا دعوت ہا دعوت ہا دعوت ہا دعوت  
چاہتے کی چاہتے ایک پہلی دعوت مسلمان ہا دعوت ہا دعوت ہا دعوت ہا دعوت ہا دعوت  
ہا دعوت کے ہا دعوت میں آپ ﷺ نے فرق ہا دعوت ہا دعوت ہا دعوت ہا دعوت ہا دعوت

دوسرے نمبر تک

ہر کوہر ہا دعوت ہر کوہر ہا دعوت کے سواقی ہم فرقوں سے نہیں نہیں  
ہوئے کیا ہا دعوت رسول اللہ ﷺ کے پہلی میں ہا دعوت ہا دعوت ہا دعوت ہا دعوت ہا دعوت  
فرقوں نے یہی فرقوں کی اس نے نہ ہا دعوت میں چاہتے سے ہا دعوت ہا دعوت

الجواب

اقل منت دہا دعوت پہلے ہوں سے ہی سب فرقوں سے ایک ہر ہا دعوت ہا دعوت ہا دعوت



اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی سعادت سے دولت ہے۔ چنانچہ مسلم اور ابو داؤد کی حدیث اہل  
سعادت کے نزدیک مومنوں کے لئے سے حلقہ فی نہیں و اہل قرب قیامت سے حلقہ ہے جنت  
مسور اور کے نزدیک یہ حدیث اس لئے سے حلقہ ہے لیکن اس لئے اس حدیث کی  
دائریہ کہ کے اپنے اور اپنے فرقہ پر متعصب نہ ہوئے کہ کے وہم کر لی کہ اسے فرقوں سے  
فکدہ کہ اور انہوں کی باری چلنے کا حکم قرار کہ اور فی حلقہ مسلمانوں کے لئے کہیں  
تو یہ کہوں انہیں کہی کہلا ہے اگر وہ اپنے ہی فرقہ کو ذکر اور سب ہی فرقوں سے ایک  
ہو کر لای سعادت مسلمان اہل سنت و اہل امت میں شامل ہو چلے تو ممکن ہے کہ اس کے  
کلموں کو اہل حق تعالیٰ مداف کہیں۔



صلوة المسلمین پر

وقت صبر و تبصر







پاکستان تک مکمل غیر مسلم ہو گیا اور اس کے فرقہ پرست پہاڑی بھی غیر مسلم طریقہ سے لڑتے  
پڑھتے ہیں۔ کیونکہ اس کتاب کا ایک ایک مسئلہ ان لوگوں کی نگاہوں سے چھوٹی کیا ہوا ہے  
جس کو اپنی فرقہ فرقہ پرست اور غیر مسلم کہتے ہیں۔ خصوصاً اپنی صاحب سے جو اپنے رسول  
ﷺ کا خداوند تقدسہ میں بالکل خوف ہو گئے ہیں۔

مجاز فرات

رسول خدا ﷺ نے اسے کہ اگر ایک مسلمان فرات پر اپنی بیوی لے کر جاتا ہے  
تو اس کی اسلام میں ایسا نہیں گوارا جس دن اللہ تعالیٰ کسی جگہ ولایت لگی ہو اپنی فرقہ پرستی  
بابت سے اللہ نہیں کر سکتا اپنی فرقہ کے مدافعی آباد میں ایسا غیر مکتوبی دیکھ کر کے ہر دلی  
بے چارے ہوتا رہتے ہیں۔ انھوں کو لگتا ہے کہ اپنی فرقہ دیکھ کر کے ہر دلی ہوتا رہتے ہیں  
سے ایک ٹیڈ کے سوال کرتے ہیں "پتا چلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ  
دیکھ کر کے ہر دلی ہوتا رہتے تھے مگر اسے قطعیت کے پتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب رسول اللہ  
ﷺ ہوتا رہتے تھے تو صاحب کام دشمنی تمام بھی ہوتا رہتے ہوں گے مگر  
تاہم رسول اللہ بھی ہوتا رہتے ہوں گے اور اسی طرح یہ سلسلہ آگے چلا رہا  
ہو گا۔۔۔۔۔

اور اس میں ہے کہ ہمیں یہ سوشلایا جاتا ہے جس سوا پر پہنچ کر لوگوں نے ہوتا رہتے  
کے فعل کو ایک لذت چھوڑا رکھی ہے جس کی تکلیف دہی۔۔۔۔۔ ہم نے جس  
سوا کے حلقوں میں لپکا ہے ظاہر ہے کہ ہوتا رہتے ہیں کہ اس میں بالکل جواب نہیں  
ہو رہا بھی جھٹکتا ہے کہ ہمیں یہ نہ کہ اس میں رسول اللہ ﷺ سے بچتے۔ تو یہ کہنا  
سچ ہے کہ دیکھ کر کے ہر دلی ہوتا رہتے ہی نہیں کے ٹیڈ ہوتا چھوڑے گئے اور یہی  
فعل رسول اللہ ﷺ کے بعد ہمارے فرقہ پرستی اور نہ رسول اللہ ﷺ کے بعد

کے ساتھ مکمل ہو گیا اور آج اس کا فرقہ پرستی اور اسلام ہے ہم رسول اللہ ﷺ  
سے لڑا ہوتا رہا کہ ہوا میں یہ آتی تھی کہ اس میں مکمل طور کے شکیانہ نہیں  
تاکر کوئی مکمل حوازا چلا کہ ہوا اور رسول اللہ ﷺ کا رسول اللہ ﷺ کا رسول اللہ ﷺ کا رسول اللہ  
اس کے لئے کہ اس کا خداوند تقدسہ نہ ہو تو مکمل جنت ہو گا۔۔۔۔۔

رسول اللہ ﷺ میں سے ہوا رسول اللہ ﷺ

ہزاروں مکمل منتہا اہل امت اس فرقہ پرستی کی مسئلہ سوا دلائل حاکمیت کرتے ہیں  
جس میں رسول اللہ ﷺ حوازا ہے اس میں رسول اللہ ﷺ کا مسئلہ چھوڑتے ہیں یہ لڑا ہوتا  
ہے۔ اپنی فرقہ پرستی اس لڑا ہوتا فرقہ کے خلاف لڑا ہوتا ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کا رسول اللہ  
فرقہ پرستی کی لڑی کا لڑا ہے یہ لڑا ہوا کے حوازا میں گوارا۔  
حاکمیت

ایک ایسا ہی فرقہ پرست مسیحی جو یہاں آئے اور کہتے تھے کہ تم لوگ یہی رسول  
ہم صرف فرقہ پرست رسول اللہ ﷺ کی لڑتے ہیں۔ میں نے یہ جواب اس پر کہ رسول اللہ ﷺ کی لڑی  
ہر امت کو فرقہ پرست سے قطع کر سکا۔ انھوں نے کہا مکمل اگر ایک امت میں لڑی مکمل  
تو اس میں کائنات ہم امت یا امت سے نہ رہے گئے تو ہم اپنے دلوں میں بالکل ہوسٹے  
ہوں گے۔ میں نے کہا کہ آپ کا دعویٰ ہے کہ آپ صرف فرقہ پرست کہتے ہیں تو انھوں  
کہنے کا طریقہ ایک ہی ہے بالکل ایک کہنے گئے کہ ایک ہی طریقہ ہے۔ میں نے کہا  
جس طرح ہر امت کی ضد تلاش کرتے ہو ہر دور دینی کے حالات تلاش کرتے ہو ہر  
امت کا گج اور کسی کو صیغہ کہتے ہو کیا فرقہ پرستی کی ہر امت کی ضد تلاش کرتے  
ہو ہر دور دینی کے حالات دیکھتے ہو ہر امت کی امت کو اپنے ضد اور اپنے ضد کہ کہ ہر  
دینہ ہو انھیں کہنے گئے کہ اگر فرقہ پرستی کے ساتھ یہی مساک کریں تو سوا فرقہ پرستی ہوتا ہے



چاہئے۔ ہم قرآن پاک پر ایسا اہم کیسے کر سکتے ہیں کہ اس کی تمام آیات اور اس کی ترتیب کا شواہد ہی نہ دے سکیں۔ اس لئے ہم قرآن پاک کی ہر آیت کی حد و حاشیہ نہیں کرتے نہ ہر آیت کی حد و حاشیہ کرتے ہیں اور مثلاً قرآنی کتب میں نے کیا کہ اس فرقہ کوئی آیت یا حدیث نہیں کہہ سکیں گے اس فرقہ پر تو ان کی حدیث یا حدیث میں ہر فرقہ میں لئے کرتے ہیں کہ قرآن پاک حدیث مستحضر ہے اور حدیث مستحضر نہیں ہیں۔ میں نے کیا کہ آپ قرآن پہلے سوال کے جواب میں ہی مجھے حدیث دے دی تھی کہ آپ نے قرآن کو کھنگھڑا کر دیا ہے کہ آپ نے حدیث کو بھی بھڑکائی ہے آپ نے فرقہ یہ بیان کیا کہ قرآن مستحضر ہے اور حدیث مستحضر نہیں۔ آپ کے فرقہ کو اپنی گتہ ہے۔

”حدیث کی حفاظت دو طرح سے ہوئی ہے (۱) عملاً (۲) فقہاً۔“ جو حدیث رسول اللہ ﷺ نے فرمائی تھی اس پر ہر مذہب میں عمل ہو گیا۔ ہر مذہب میں وہی چل رہی ہے اور چھٹی چالی دہائی میں حدیث میں ہے کہ قرآن پاک حدیث کی فرض ہے۔ عسکری چار رکعت میں صلیب کی تھی رکعت میں ہر رکعت میں ایک دو رکعت اس کے بعد دو رکعت ہیں۔ عمل میں وہ محمدی ہیں، انجو اس قسم کی ہے خود وہ شیعی ہیں وہ ہر مذہب میں ہے یہ کہی نہیں مگر مذہب سے جان نہ لیں کہ یہی تو اہم تو کہہ رہی ہیں اور عمل میں ہر ایک کے مسجد میں قرآن کے ساتھ ہیں، عمل ہر مذہب اور ہر فرقہ کے ساتھ قرآنی جلدیں ہیں۔ ان احادیث کی صحت نفسی اور اس فرقہ میں قرآن کے ساتھ ہی قرآن کا نسخہ ہے۔ قرآن پاک کی کتاب چھ طبع اور خلافت کی حفاظت میں نہیں لیکن یہ احادیث ہر مذہب چلی اور مسجد عورت چھوٹے اور بڑے کے عمل میں آتی ہیں۔

(تفہیم اسلام ص ۵۸)

پہلی فرقہ نے اس عبارت میں عملی فرقہ کو غلطی بتا دیا کہ قرآنی احادیث سے بھی یہ فرقہ

دعا ہے۔ بلکہ طہل حنفیہ اور اہل سنت کی انو اس احادیث سے حدیث ہے اور اس فرقہ کے خلاف ہے کہ سوزنی فرقہ کی مسئلہ بائبلین ہے جس میں سبکی حدیث کی حدیث انو کا خلاف دعا ہے اس کتب کی حدیث ایسی ہے جیسے کوئی آن چند حدیث قرآن میں کے خلاف مثلاً اور حوا کہ قرآن میں حدیثوں سے متفق کر کے اس کام قرآن بائبلین رکھ دے اور یہاں نفس میں ہر مذہب مثلاً وہ بھی۔ بالکل اسی طرح یہ کتب مسئلہ بائبلین مسائل میں مذہب نفس ہے کہ وہ مذہب کے عمل مسائل ہیں نہ عمل ترتیب اور حدیث کے خلاف مثلاً حدیث پر عمل ہے کوئی مسئلہ جیسے حدیث قرآن کے خلاف کسی مثلاً اور نفس قرآن بائبلین کو قبول نہیں کر سکتا اسی طرح کوئی مسئلہ اس مثلاً اور نفس مسئلہ بائبلین کو ہر فرقہ میں کر سکتا۔

دوسرا سوال۔

پہلی فرقہ پر سنوں سے میں نے یہ چھ فرقہ حدیث کی قرآن کیا ہے اس پہلے تو خود چاہنے لگے کہ سب جانتے ہیں۔ میں نے کیا کہ حدیث میں کیا حدیث ہے جب حدیث میں کوئی حدیث نہیں اور حدیث میں دیکھیں کہ آپ کو اتنی نہیں دیکھ رہی ہیں کہ آپ یہ جانتے ہیں کہ وہ حدیث میں ہے۔ تو ایک صاحب نے کہا قرآن وہ کتب ہے جو رسول اللہ ﷺ پر نقل ہوئی حدیث صحابہ میں کسی ہوئی ہے جو انور کسی حدیث حدیث ہے اور حدیث رسول اللہ ﷺ کے قول اور فعل اور قرآن کو کہتے ہیں۔ میں نے یہ چھ فرقہ یہ حدیث قرآنی کی حدیث یا حدیث کا ترجمہ ہیں اور احوال ہیں قرآنی۔ کہنے لگے یہ قرآنی خود اور رسول سے حدیث میں مسئلہ اصل سے حدیث ہیں۔ میں نے کہا کہ آپ تو ہر اپنے اور حدیث میں مجھے دے دیے کہ ہم قرآن حدیث کو کہتے ہیں۔ اور ہر اصل کی کتب کا اور حدیث کہ اس نے کسی اس حدیث میں کسی حدیث کو قرآن قرآن کی



دائے کو کب شریعت سازی قرار دی گئی تھی اس کے جواب میں یہ کہلی عارف فرماتے  
کہ

تیسرا سوال

کب کسی حدیث کو صحیح اور کسی کو ضعیف سمجھتے ہیں تو ہر حدیث کے بارے میں یہ  
فیصلہ لڑنے والی اور اصل لڑنے والی حدیثوں سے نقل کی گئی ہیں یا امتیاز سے کیے گئے اور  
اصل حدیثوں کے علاوہ کسی کی بناء پر نقل نہیں۔ یہ کہنے لگے کہ ہاں ہمیں کسی  
ایک حدیث کا بھی یا ضعیف ہو تاہم اصل حدیثوں سے منقول نہیں اس بناء میں  
ہم صریحاً اپنے اپنی فرقہ پر امتیاز کرتے ہیں اور اپنی فرقہ جگہ میں ہر حدیث منقولہ عام شافعی  
وہ حدیث ائمہ کا نقل ہے اور اپنی غیر منقولہ جگہ فرقہ پرست غیر مسلمین پر امتیاز کرتے ہیں۔  
انہوں نے اہل اہل سے بھی یا ضعیف حدیث کی نقل نہیں کرتے ہیں اور فرقہ حدیث میں ہر  
گز ۱۰۰ حدیثیں ۱۰۰ حدیثیں امام مغنضی جلالی و بنی مسعود صاحب سمجھتے ہیں اس کتاب میں  
ضعیف حدیث نہیں لی گئی اگر کوئی صاحب اس کتاب کی کسی حدیث کے ضعیف ہونے کی  
تذکرہ ہی نہائیں گے تو انہوں نے اسے شاعت میں اسے اس کتاب میں نہ لکھا ہے کہ  
(مسئلہ ۱۰ مسلمان ص ۳۳)

میں نے کہا اس سے ایک قویہ پتہ چلتا ہے کہ حدیث کے مدد کو اہل کاسبار و جیہ کی  
دائے پر سے تو سرے پر کہ باقی کے وقت کولانے کے اور کولانے کے اور ہیں۔ میں نے  
۱۳۳۱ھ کو کہتے مولانا کاظمین اپنی فرقہ کو بھیجا جس میں ضعیف حدیث اور نیاں  
کی تذکرہ کی گئی تھیں تک صراحہ نہیں کی گئی۔

چوتھا سوال

اگر لوہہ کھدیں اور شعلہ کھدیں تو انہوں نے انہیں شعلہ کی جگہ پر لڑائی کی کہ

وہو اللہ و جہاد میں کہنے فرماتے ہیں جس میں سے کسی ایک کے مدد کرنے سے وہو اللہ و جہاد  
ہو جاتے ہیں اور بعض اصل یا لڑنے کے رک سے ہیں سو اسلام آگئے بعض اصل پر  
تاکید فرماتے ہیں کہ ہم نے ہمیں فریخت و وجوب کے مواظبت فرمائی ہیں کہ سنت کا پابانہ ہے  
اور جن کو اپنے فرمایا اگر مواظبت نہ فرمائی ہیں کہ سنت کا پابانہ ہے۔ اپنی فرقہ نے ہر سمت  
کے خلاف یہ گھوڑا ہے جس طریقہ سے رسول اللہ نے سنت وادائی وہ طریقہ فرض ہے اس  
طریقہ میں فرض واجب سنت اور سنت کی تعلیم فرض ہے۔

(مسئلہ ۱۰ مسلمان ص ۳۳)

سوال یہ ہے کہ اپنی فرقہ نے اصل قویہ فرض یا سنت گھوڑی مگر صریحاً یہ نہ اور کولانے  
کی سرکاری سے کہ فرض سنت صاحب کی اس فرض تعلیم کو تعلیم کر لیا۔ یہ بھی لڑا ہلے کہ  
کھ نہیں کی تعلیم حدیث صحیح ضعیف "سورۃ نزل" اس "مستحب معصوم" منکر  
دفعہ میں کو اپنی فرقہ تعلیم کرتے ہیں "قرآن و حدیث سے علم ہے یا اصل فرض اس کے  
جواب میں ان پانچوں نے تعلیم کیا کہ حقیقت یہ ہے کہ ہم اپنے دعویٰ پر کہ ہم صرف قرآن  
و حدیث کو لیتے ہیں، کبھی اپنا نہیں کرتے۔













کے بعد غلاب آگیا اور یہ حدیث اس سے پہلے ہی درج فرمادی۔ اس حدیث کی یہ ہے جس  
 کی تہ پہلی۔ صفحہ ۳۳ پر مولانا ابن کثیر رحمہ اللہ کی حدیث نقل کی ہے جس کا مرفوع ہونا  
 ہی سہ سے مشکوک ہے۔ صفحہ ۳۴ پر حضرت عائشہ بن ابی بکر کی حدیث نقل کی ہے  
 جس کا مرفوع قطب بھی اور غریب عام مذکور ہے کہ اس سے نقلی میں مجدد کے وقت  
 دمشق پہلی کتاب بھی موی ہے اپنی فرقہ نے اس بات کو چھپا ہے۔ صفحہ ۳۵ پر حضرت عائشہ  
 رحمہ اللہ کی حدیث ذکر کی ہے جس کی سند میں محمد بن خالد شیعہ ہے اور مجدد میں اس  
 میں مجدد کے مرفوع پہلی کتابی ذکر ہے صفحہ ۳۶ پر دعویٰ کیا ہے کہ مرفوع پہلی کتاب  
 سب ہی صحیح کرتے تھے اور مکمل میں حضرت عائشہ رحمہ اللہ کی حدیث کو مرفوع اور مجدد  
 کی ہے مجدد اور اس میں دو سنی کے وقت مولانا ابن کثیر کے مرفوع پہلی کتاب کے مگر  
 اپنی فرقہ اس میں کہ اس کے مرفوع پہلی کتابی ذکر ہے۔ صفحہ ۳۷ پر قراوت خلف امام کی  
 بحث میں حضرت ابو ہریرہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث نقل کی ہے کہ امام کے  
 سکتے میں عشق قراوت کر لیا کہ اس میں نہ کہا کہ امام سنی خلف امام شافعی  
 ہے نہ مراد امام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہے فقیر مولانا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث  
 صحیح ہے 'امام قراوتی ابو ہریرہ صحیح ہے یہ سب اپنی فرقہ کے نزدیک فرقہ پرست اور  
 مشرک ہیں اس کے علاوہ محمد بن عبد اللہ ابو العیوب اشجری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
 قراوتی ابو ہریرہ بن عبد اللہ کی نقلی حدیث میں اور شیعہ اور مجدد اور مولانا ابن کثیر  
 ایک حد کامل ہے جس کو اپنی فرقہ صحیح کر رہا ہے۔

جو پہلے آپ کا حسن کرو رہا کہ  
 اور کے ہاتھ حکم دہم مل فریدم  
 کہ تو تھوہ شری دہم علی بیادست

علامہ ابن کثیر مولانا المسلمین در اپنی فرقہ نے غیر مسلموں کی کتابوں سے قرآن کی ہے  
 اچھا اچھا بھی ہے اور مسائل مولانا اور دیگر فرقہ اپنی کتب میں نہایت ناقص بھی ہے۔  
 اکثر ضعیف و لافظ نقلی ہے جو علی قراوت کے خلاف ہو سکتی ہے جس سے کسی طرح بھی دور  
 اعتقاد نہیں۔ احادیث کے انتخاب اور ان کی صحیح تصدیق میں دلیل شرعی کا ہرگز خیال نہیں  
 رکھا کہ اپنے حق تعالیٰ ہم سب مسلموں کو جو قرآن کی طرح احقر فرقہ نے ہر کی نقلی دعا  
 قرآن اور فرقہ پرستی حق کے بدلے سے محفوظ نہایت حفاظت

